بسمه سبحانه و بذکر ولیه

منتخب کتاب کنز العمال فی سن الأقوال والأفعال

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی متوفی ۹۷۵ھ

ترتیب وتحقیق میر مراد علی خان

۱۲۵۲۱۔اعوذ باللہ أن أعیش فی قوم لست فیھم یا أبا الحسن ص۵۰۸ تا۵۰۹۔(اس وقعہ کو بخاری ج۱، باب۱۰۱۱، حدیث ۱۵۰۳؛عبدالقادر جیلانی **غنیة الطالبین** مکتبہ ابراہیمیہ لاہور صفحہ ۴۳۵ ،اورکنزالعمال جلد۵ ص۱۷۸ سلسلہ ۱۲۵۲۱ حضرت عمر نے فرمایا: اے ابوالحسن (حضرت علی علیہ السلام)! اللہ کی میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ ایسی قوم میں زندہ رہوں جس میں آپ نہ ہوں۔

۱۴۱۸۰۔ یا ابن الخطاب انی انما استخلفتک نظرا لما خلفت ورائی۔وحذرک ھؤلآء النفر من اصحاب محمد ﷺ الذین قد انتفخت اجوافھم و طمحت ابصارھم واحب کل امرءٍ منھم لنفسہٖ وان لھم لخیرة عند زلة واحدة منھم فایاک ان تکون واعلم انھم لن یزالوا منک۔جب عمر ابن خطاب کو ابوبکر نے خلافت کے لئے نامزد کردیا تو کہا: اے ابن خطاب! میں نے تم کو خلیفہ بنایا اُس کام پر نظر کرتے ہوئے جو تم نے میرے لئے کیا۔میں تم کو اصحاب محمد ﷺ میں سے اُن لوگوں کے طریقہ سے بچانا چاہتا ہوں جن کے پیٹ پھول گئے اور اُن لوگوں کی نگاہیں اونچی ہوگئیں اور اُن میں سے ہر ایک اپنے نفس کو پسند کرنے لگا اور ہر لغزش کو ایک خیر سمجھنے لگا۔خبردار کہ تم ایسے ہوجاؤ(**تاریخ مدینه ابن شبة النمیری ج۲ ص۶۷۳؛ ابن عساکر ج۳۰ ص۴۱۶؛ کنزالعمال ج۵ ص ۶۷۹ سلسه ۱۴۱۸۰**

۲۹۵۵۲ عمر ابن خطاب نے حضرت علیؑ کے مشورہ سے سن ہجری شروع کی یہ ۱۶ھ میں ہوا۔تاریخ الخلفاء سیوطی اردو ص۱۴۲؛
وأخرج البخاری فی تاریخه عن ابن المسیب قال أول من کتب التاریخ عمر بن الخطاب لسنتین ونصف من خلافته فکتب لست عشرة من الھجرة بمشورة علی ؛کنزالعمال ج۱۰ ص۳۱۰ سلسله ۲۹۵۵۲ و ۲۹۵۵۳؛

۱۴۰۴۳ عن طارق بن شهاب عن رافع بن أبي رافع قال :لما استخلف الناس أبا بكر، قلت :صاحبي الذي أمرني أن لا أتامرعلى رجلين، فارتحلت فانتهيت إلى المدينة فتعرضت لأبي بكر، فقلت له يا أبا بكر أتعرفني؟ قال :نعم؟ قلت: أتذكر شيئا قلته لي أن لا أتأمرعلى رجلين، وقد وليت أمر الأمة؟ فقال :إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض والناس حديث عهد بكفر فخفت عليهم أن يرتدوا وأن يختلفوا فدخلت فيها وأنا كاره، ولم يزل بي أصحابي، فلم يزل

يعتذر حتى عذرته.ابن راهويه والعدني والبغوي وابن خزيمة).

۱۴۰۴۳ یعنی رافع بن ابی رافع (صحابی) بیان کرتے ہیں کہ جب ابوبکر کو لوگوں نے خلیفہ بنایا تو ہم نے کہا: یہ تو ہمارا وہی صاحب ہے جس کے کو ہم کو حکم دیا گیا تھا کہ کبھی دو آدمیوں پر بھی حکومت نہ کرنا۔ اسی خیال سے ہم گھر سے سفر کیا اور وارد مدینہ ہوئے۔ ابوبکر سے ملاقات کر کے ہم نے کہا: ہم کو پہچانتے ہو۔ کہا: ہاں۔ تب ہم نے کہا یہ بھی تم کو یاد ہے کہ ہم کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ دو آدمیوں پر بھی حکومت نہ کرنا پھر یہ کیا ہو گیا جو تم ساری اُمت کے حاکم بن بیٹھے؟۔ ابوبکر نے کہا: آنحضرت ﷺ وآلہ کی وفات کے بعد جو لوگ تازہ عہد تھے کافر ہونے لگے لہذا خوف ہوا کہ کہیں مرتد اور اختلاف نہ پیدا ہو اس لئے ہم اس میں داخل ہوئے کراہت کے ساتھ اور ہمارے اصحاب بھی ہم کو سمجھاتے رہے۔ ابوبکر اس قسم کا عذر کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اُن کا عذر قبول کر لیا۔ کنزالعمال ج ۵ص ۵۸۶ سلسلہ ۱۴۰۴۳۔

۱۴۱۳۹ ۔عن عروة ان ابابكر و عمر لم يشهدوا دفن النبي و كانانى الانصارفدفن قبل ان يرجعها- عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر اور عمر آنحضرت ﷺ وآلہ وسلم کے دفن میں شریک نہیں ہوئے کیونکہ یہ دونوں انصار کے پاس تھے اور ان دونوں کے واپس آنے سے پہلے آنحضرت ﷺ وآلہ دفن ہو چکے تھے۔ کنزالعمال ج ۵ص ۶۵۲ سلسلہ ۱۴۱۳۹

۳۱۶۹۳عن حذيفة قال :لتعملن بعمل بني إسرائيل !فلا يكون فيهم شيء إلا كان فيكم مثله، فقال رجل :يكون فينا قردة وخنازير؟ قال :وما يبرئک من ذلک - لا أم لک؟ قالوا :حدثنا يا أبا عبد الله !قال :لوحدثتكم لافترقتم على ثلاث فرق :فرقة تقاتلني، وفرقة لا تنصرني، وفرقة تكذبني؛ أما !إني سأحدثكم ولا أقول :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، أرأيتكم لو حدثتكم أنكم تأخذون كتابكم فتحرقونه وتلقونه في الحشوش صدقتموني؟ قالوا :سبحان الله !

۔تمہاری ماں (ام المؤمنین) مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ خروج کرے گی اور تم لوگوں سے لڑائی ہو گی۔ کیا تم اس قول کی تصدیق کر سکتے ہو؟۔ تو لوگوں نے کہا سبحان اللہ کیا ایسا ہو بھی سکتا ہے؟۔ کنز العمال جلد ۱۱ ص ۳۴۱ واقعہ جمل سلسلہ ۳۱۶۹۳؛

۳۳۰۴۵ ۔قال رسول الله ﷺ وآلہ: من لم يقل: علي خير الناس، فقد كفر۔ فرمایا رسول اللہ صل اللہ علیہ وآلہ: اگر کوئی یہ نہیں کہے کہ علیؑ تمام انسانوں میں افضل نہیں ہے تو اُس نے کفر کیا۔ کنز العمال ج ۱۱ ص ۶۲۵ سلسلہ ۳۳۰۴۵

۲۴۴۹۲ ۔وأخرج البيهقي عن الزهري قال : قلت لضمرة بن عبد الله بن أنيس، ما قال النبي صلى الله عليه وسلم لأبيک ليلة القدر؟ قال : كان أبي صاحب بادية، قال : فقلت يا رسول الله مرني بليلة أنزل فيها ؟ قال : " أنزل ليلة ثلاث وعشرين " .عن ابراهيم قال كانت عائشة ترى ليلة القدر ثلاث وعشرون كنز العمال ج ۸ص ۶۳۴ سلسلہ ۲۴۴۹۲ ۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شب قدر ۲۳ کی رات ہے۔

۲۲۴۰۱ ۔أن عمر بنخطاب صلی بالناس و هو جنب، فاعادَ ولم یأمرهم أن یعیدو ا ۔یعنی عمر بن خطاب حالت جنابت میں نماز باجماعت کی، جب یاد آیا تو نماز دوبارہ خود ادا کی مگر لوگوں کو جواُن کے پیچھے نماز ادا کی تھی دوبارہ ادا کرنے نہیں کہا۔کنز العمال ج ۸ ص ۱۶۱ سلسلہ ۲۲۴۰۱ اور سلسلہ ۲۲۴۰۲؛ سنن الکبریٰ البیهقی باب امامت الجنب ج ۳ ص ۳۸۷ سلسلہ ۱۴۱۰۷؛ سنن الدار قطنی باب الصلاۃ الامام ج ۱ ص ۳۵۴ سلسلہ ۱۳۵۰؛ جامع المسانید والمرسل جلال الدین سیوطی ج ۱۴ ص ۱۷۰ سلسلہ ۲۶۸۶۔المغنی کتاب الصلاۃ ج ۲ ص ۴۶۴۔ایسی ہی روایت عبداللہ ابن عمر کے بارمیں اِن ہی کتابوں میں موجود ہے۔

۲۲۴۰۶ ۔أن عثمان بن عفان صلی بالناس و هو جنب، فاعادَ ولم یأمرهم أن یعیدو ا ۔یعنی حضرت عثمان بن عفان حالت جنابت میں نماز باجماعت کی، جب یاد آیا تو نماز دوبارہ خود ادا کی مگر لوگوں کو جواُن کے پیچھے نماز ادا کی تھی دوبارہ ادا کرنے نہیں کہا۔ کنز العمال ج ۸ ص ۱۶۱ سلسلہ ۲۲۴۰۶

۳۰۰۸۴۔لما کرر قوله الارجل یاتینی بخبر القوم یکون معی یوم القیامة ولم یجیبه احد قال ابوبکر یا رسول حذ یفة: خندق کے وقت جب رسولؐ اللہ نے بار بار لوگوں سے کہا کیا کوئی بھی جا کر خبر لاسکتا ہے؟ تو ابوبکر نے کہا یا رسولؐ اللہ آپ حذیفہؓ سے کہئے۔صحیح مسلم باب غزوۃ احزاب جلد ۵ ص ۱۷۷؛ تاریخ ابن عساکر ج ۱۲ ص ۲۷۸ و ۲۸۱؛ کنز العمال ج ۱۰ ص ۴۴۶؛

۳۰۰۲۵ ۔عن عروة في نزول النبي صلى الله عليه وسلم الحديبية قال :وفزعت قريش لنزوله عليهم وأحب رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يبعث إليهم رجلا من أصحابه فدعا عمر بن الخطاب ليبعثه إليهم فقال :يا رسول الله إني لألعنهم وليس أحد بمكة من بني كعب يغضب لي إن أوذيت فأرسل عثمان

۳۰۰۲۵۔حدیبیہ کے وقت آنحضرتؐ نے عمر ابن خطاب سے کہا کہ جا کر شرفاءِ قریش کو مطلع کرو کہ ہم لڑنے نہیں آئے ہیں، بلکہ زیارت کعبہ کے لئے آئے ہیں تو عمر ابن خطاب نے کہا کہ وہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے یا ایذا دیں گے آپؐ عثمان بن عفان کو بھیجئے کہ بنی اُمیہ کے لوگ وہاں ہیں ان کی حفاظت کریں گے۔کنز العمال ج ۱۰ ص ۴۸۱

۳۵۷۰۸۔الفه یا خلیفه۔ جاء اعرابی فقال انت خلیفة رسول الله فقال لا قال فما انت قال انا الخالفة بعده: ایک اعرابی حضرت ابوبکر کی خدمت میں آیا اور پوچھا کیا آپ رسولؐ اللہ کے خلیفہ ہیں تو انھوں نے جواب دیا نہیں پھر اُس نے پوچھا کہ آپ کیا ہیں؟ جواب دیا میں خالفہ ہوں۔لسان العرب میں ہے کہ خالفہ وہ ہے جس سے لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں ہو اور اس میں کوئی خیر نہیں یعنی (Good For Nothing) تاریخ ابن عساکر جلد ۱۹ ص ۴۹۷؛ کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۳۱ سلسلہ ۳۵۷۰۸۔

۴۲۹۱۔کان یوم أحد هزمنا ففررت حتی صعدت الجبل عمر ابن خطاب کہا کہ جب ہم کو احد کے دن ہزیمت اٹھانی پڑی تو ہم سب بھاگ گئے یہاں تک کہ میں پہاڑ پر چڑھ گیا۔وہاں میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ اس طرح اچھل کود رہا ہوں جیسے بکری

کودتی ہے۔تفسیر درمنثور سیوطی ج ۲ ص ۸۸؛ جامع البیان طبری ج ۴ ص ۱۹۳؛ کنزالعمال ج ۲ ص ۳۷۶۔

۴۴۲۲۰۔حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا ستکون من بعدی ولاۃ یستحلون الخمر بالنبیذوالخبس بالصدقة والسحت بالهدیة واقتل بالموعظة: عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولؐ اکرم نے میرے بعد بہت جلد مسلمان پر ایسے لوگ حکومت کرنے لگیں گے جونبیذ کے بہانے سے شراب،کوصدقہ کے بہانے سے ناجائز مالوں کو،ہدیہ وتحفہ کے بہانے سے رشوت کو،اور پندونصیحت کے بہانے سے قتل کوحلال سمجھ لیں گے۔درمنثور جلد ۲ ص ۲۸۴؛ کنزالعمال (یہی حضرت حذیفہؓ سے منقول ہے) ج ۱۱ ص ۲۳۴؛ اور جلد ۱۴ ص ۲۲۶۔

۴۱۷۰۔عن سليمان بن يسار أن رجلا من بني تميم، يقال له صبيغ بن عسل قدم المدينة، وكان عنده كتب، فجعل يسأل عن متشابه القرآن، فبلغ ذلک عمر، فبعث إليه، وقد أعد له عراجين النخل فلما دخل عليه قال :من أنت؟ قال: أنا عبد الله صبيغ، قال عمر وأنا عبد الله عمر وأومأ إليه، فجعل يضربه بتلک العراجين، فما زال يضربه حتى شجه وجعل الدم يسيل على وجهه، فقال :حسبک يا أمير المؤمنين فقد والله ذهب الذي أجد في رأسي.

(الدارمي ونصر والأصبهاني معا في الحجة وابن الأنباري واللالكائي كر)

۴۱۷۰۔دورعمرابن خطاب میں ایک شخص مدینہ آیا اورلوگوں سے آیات قرآنی کا مطلب پوچھنا شروع کیا۔جب اسکی خبرعمرابن خطاب کوملی توانھوں نے اس کو بلایااور پوچھا کہ تو کون ہےاُس نے کہامیرا نام عبداللہ بن صبیغ چنانچہ اسکوکوڑوں سے پیٹنا شروع کیا برابر مارتے رہے جب اسکی کھال ادھڑگئی اورخون بہنے لگا تو اُس آدمی نے کہابس بس مجھے معلوم ہوگیا۔تفسیر قرطبی ج ۴ ص ۱۵؛ درمنثور ج ۲ ص ۷؛ تاریخ ابن عساکر ج ۲۳ ص ۴۱۱؛ کنزالعمال ج ۲ ص ۳۳۴

۲۷۲۴۱۔ان عمر ابن الخطاب کان له حجر اوعظم فی حجر فی حائط فی مکان فکان یاتیه فیبول فیه ثم یمسحه بذلک الحجر او بذلک العظم ثم تیوضاء وما یمسه ماء: عمرابن خطاب کامعمول تھا کہ ایک مکان کی دیوار میں کوئی پتھر تھایا پتھر میں ہڈی (گڑی) تھی اسی مکان میں آتے اور پیشاب کر کے اُسی پتھر یاہڈی سے رگڑ دیتے تھے۔غرض پانی کو چھوتے بھی نہیں تھے۔ کنزالعمال ج ۹ ص ۵۱۹ سلسلہ ۲۷۲۴۱

۷۵۲۲۔فرمایا آنحضرتؐ: **الشرک اخفی فیکم من د بیب النمل** نے ابوبکر سے کہ شرک تمھارے اندر چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی پایا جاتا ہے۔مسند ابویعلی ج ۱ ص ۶۲؛ کنزالعمال ج ۳ ص ۸۱۶و۴۸۱

۷۷۰۱۴۔و كان منزله بالسنح (بالسنح : بضم السين والنون، وقيل بسكونها۔ موضع بعوالی المدينة فيه بنی الحارث بن الخزرج۔

حضرت ابوبکر اپنے گھر سنح میں (مدینہ کے مضافات میں ایک مقام) پر تھے جہاں قبیلہ بنی حارث بن خزرج کی آپ کی بیوی حبیبہ بنت خارجہ بنت زہیر تھیں۔ خلافت سے قبل اور خلافت کے چھ ماہ بعد تک ابوبکر سنح میں ہی رہا کرتے تھے۔

۱۴۰۵۰ ۔انا بشرولست بخیرمن احد منکم فراعونی فاذا رأیتمونی استقمت فاتبعونی وانرأیتمونی زغت فقومونی واعلموا ان لی شیطانا یعترینی فاذا رأیتمونی غضبت فاجتنبونی لا اوثر فی اشعارکم وابشارکم ۔یہ ابوبکر نے خلافت کے بعد جو خطبہ دیا اس میں انھوں نے ''کہا کہ آگاہ ہو کہ میں ایک بشر ہوں اور تم میں سے کسی سے بھی بہتر نہیں ہوں لہٰذا میری رعایت کرو جب مجھے دیکھو راہ راست پر ہوں تو میری پیروی کرو، اور اگر دیکھو کہ میں ٹیڑھا ہو گیا ہوں تو سیدھا کرو۔ آگاہ ہو کہ میرے لئے ایک شیطان ہے جو مجھے گھیرے ہوئے ہے۔ جب بھی مجھے غضب میں دیکھو تو مجھ سے بچو، میں بالوں اور کھالوں پر کوئی اثر نہیں رکھتا''۔الامامۃ والاسیاسۃ ج ص ۱۴، مجمع الزوائد الھیثمی ج ۵ ص ۱۸۳؛ کنزالعمال ج۵ ص ۶۳۱ حرف الخا ، خلافت ابوبکر

۱۲۸۳۸ ۔جبار فی الجاھلیۃ و خوّار فی الاسلام۔ابوبکر نے یہ عمر سے کہا کہ تو جہالت کے زمانے میں بڑا سرکش تھا اور اسلام لانے کے بعد ناتواں اور کمزور۔ کنز العمال ج۶ ص ۵۲۷، ج۱۲ ص ۴۹۴

ثبوت: یہ روایت خود اُن ہے کے زبانی؛عن عمر رضي الله عنه قوله : أمران في الجاهلية . أحدهما : يبكيني والآخر يضحكني.

أما الذي يبكيني : فقد ذهبت بابنة لي لوأدها ، فكنت أحفر لها الحفرة وتنفض التراب عن لحيتي وهي لا تدري ماذا أريد لها ، فإذا تذكرت ذلك بكيت. والأخرى : كنت أصنع إلهاً من التمر أضعه عند رأس يحرسني ليلاً ، فإذا أصبحت معافى أكلته ، فإذا تذكرت ذلك ضحكت من نفسي . الكتاب : أضواء البيان المؤلف : محمد الأمين الشنقيطي تفسير سورة التكوير صفحة 438جلد8

حضرت عمر سے روایت ہے کہ: دو امور زمانے جاہلیت (سلام لانے سے قبل) کے جب بھی مجھے یاد آتے ہیں تو ایک مجھے رُلا دیتی اور دوسری ہنسا دیتی ہے۔ جو چیز مجھے رولا دیتی وہ یہ کہ میں اپنی بیٹی کو زندہ دفن کرنے زمین کھودرہا تھا، میری داڑھی کو مٹی لگ گئی تھی تو جس لڑکی کو میں دفن کرنے جارہا تھا اُس نے ہاتھ بڑھا کر میری داڑھی سے مٹی کو صاف کیا۔ اور دوسری بات جس پر ہنسی آتی ہے وہ یہ کہ میں ایک بت کھجور کا بناتا تھا اور رات کو میرے سرھانے رکھتا تھا۔ اور صبح کو جب بیدار ہوتا تھا وہ بُت کو کھالیتا تھا۔

۳۳۰۷۵۔فرمایا رسولؐ اکرم نے کہ اگر تم علیؑ کو خلیفہ بناؤ گے مگر تم ایسا کرنیوالے نہیں ہو تو علیؑ کو ہادی اور مہدی پاؤ گے اور راہ مستقیم پر سیدھا چلانے والا پاؤ گے مسند احمد ابن حنبل جلد اول ص ۱۰۹؛ مستدرک الصحیحین حاکم جلد ۳ ص ۷۰؛ کنز العمال ج ۱۱ ص ۶۳۰

۳۰۰۲۵ ۔یوم احد کنت اول من فاء الیٰ رسول:عائشہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ ابوبکر نے کہا کہ بروز جنگ اُحد میں

رسولؐ اللہ کے پاس بھاگ جانے کے بعد سب سے پہلے واپس آنے والوں میں تھا۔مسند ابی داؤد باب احادیث ابی بکر ص ۳؛ فتح الباری ج ۷،ص ۲۷۸،مستدرک حاکم ج ۳ص ۲۸،کنز العمال ج ۱۰ص ۴۲۵،سلسلہ ۳۰۰۲۵

۲۴۳۲۹ ـعن سعيد بن المسيب قال :خرج عمر بن الخطاب على أصحابه فقال :أفتوني في شيء صنعته اليوم فقال :ما هو يا أمير المؤمنين؟ قال :مرت بي جارية فأعجبتني فوقعت عليها وأنا صائم، فعظم عليه القوم وعلي ساكت فقال :ما تقول يا ابن أبي طالب؟ قال :جئت حلالا ويوم مكان يوم، فقال :أنت خيرهم فتو

کنواری جارہی تھی اُس نے مجھے لبھالیا میں اُس پر چڑھ بیٹھا حالانکہ میں روزہ دار ہوں پس صحابہ کو یہ واقعہ سنکر تعجب ہوا۔طبقات ابن سعد جلد ص ۳۸۳ ۱۳اردو نفیس اکیڈمی؛ کنز العمال جلد ۸ ص ۶۰۰ حدیث ۲۴۳۲۹؛

۲۷۲۳۶ ـعن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال :رأيت عمر بن الخطاب بال، ثم مسح ذكره بالتراب، ثم التفت إلينا فقال :هكذا علمنا.

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر کو پیشاب کرتے دیکھا پھر آپ عضو مخصوص کو مٹی کے ساتھ پونچھا، پھر ہماری طرف مخاطب ہوکر کہا: ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے۔

(ایستادہ پیشاب کرنے یا دیوار و پتھر سے مسح کرنے کا جواز کی) کوئی حدیث رسول نہیں اور بیشک گوبر سے استنجا کرنا عمر ابن خطاب کا قیاسی مذہب ہے۔مستدرک الصحیحین جلد اول ص ۱۸۵؛ صحیح ابن حبان جلد ۴ ص ۲۷۱

۲۷۲۳۷ ـعن زيد بن وهب قال :رأيت عمر بن الخطاب يبول قائما ففرج حتى رحمته. عب).

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر کو کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا اور وہ اپنی ٹانگوں کو اسطرح کھولتے تھے کہ دیکھنے والوں ترس آتا تھا۔

۲۷۲۳۸ ـعن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال :كان عمر بن الخطاب يبول ثم يمسح ذكره بحجر أو بغيره، ثم إذا توضأ لم يمس ذكره الماء.عب).

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر کو پیشاب کرتے دیکھا پھر عضو مخصوص کو پتھر سے صاف کرتے دیکھا پھر جب وضو کرتے تو عضو مخصوص کو پانی سے دھوتے نہیں تھے۔

۲۷۲۴۱ ـعن الحكم أن عمر بن الخطاب كان له حجر أو عظم في جحر في حائط في مكان، فكان يأتيه فيبول فيه، ثم يمسحه بذلك الحجر أو بذلك العظم، ثم يتوضأ وما يمسه ماء. ص).

حکم کی روایت ہے کہ حضرت عمر ایک دیوار کی سوراخ میں پتھر یا ہڈی رکھتے۔آپ اس جگہ آتے تو سوراخ میں پیشاب کرتے پھر اُس پتھر یا ہڈی سے صاف کرتے وضو کرتے پانی کو چھوتے تک نہیں تھے۔

۲۷۲۴۴۔عن عمر قال :البول قائما أحصن للدبر، والبول جالسا أرخى للدبر. عب).

حضرت عمر کہتے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے دبر کی حفاظت رہتی ہے اور بیٹھ کر پیشاب کرنے سے دبر کی فراخی ہوتی ہے۔

۳۹۰۵۰۔یصف الناس یوم القیامة صفوفا فیمر الرجل من أهل النارعلى الرجل من أهل الجنة فیقول :یا فلان :أما تذکر یوم استسقیت فسقیتک شربة؟ فیشفع له، ویمر الرجل على الرجل فیقول :أما تذکر یوم ناولتک طهورا؟ فیشفع له، ویقول :یا فلان !أما تذکر یوم بعثتني في حاجة کذا و کذا فذهبت لک؟ فیشفع له.

محمد بن عبداللہ بن نمیر، علی بن محمد وکیع ،اعمش یزید القراشی کہتے ہیں کہ انس بن مالک کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ والہ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اہل جنت کی صف بندی ہوگی اور ایک دوزخی کا ادھر سے گذر ہوگا یہ اُن لوگوں میں سے پہچان کر اُس جنتی کہے گا تمہیں یاد یا نہیں میں نے فلاں وقت تجھے ایک گھونٹ پانی پلایا تھا؟ حضور ﷺ فرماتے ہین وہ جنتی اسی بات پر اُس کی شفاعت کرے گا اور پھر دسرا دوزخی گذرے گا اور ایک شخص سے کہے گا تمہیں یاد ہے کہ نہیں ایک بار میں نے تمھیں وضو کرایا تھا تو جنتی اس دوزخی کی شفاعت کرے گا، تیسرا شخص گذرے گا تو ایک جنتی سے کہے گا تمہیں یاد ہے تم نے مجھے فلاں کام کے لئے بھیجا تھا جو میں نے پورا کیا تھا وہ جنتی اس دوزخی کی شفاعت کرے گا۔

۳۱۰۵۸إذا بلغت بنو أمية أربعين رجلا اتخذوا عباد الله خولا ومال الله دخلا و کتاب الله دغلا.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: کہ جب بنوامیہ کی تعداد چالیس مردوں تک پہنچ جائے گی تو وہ اللہ کے بندوں کو غلام بنالیں گے اور اللہ کے مال کو ذاتی دولت اور اللہ کی کتاب کو فتنے کا ذریعہ بنالیں گے۔

۳۱۰۵۹ویل لبني أمية ثلاث مرات. فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے تین بار: بنی اُمیہ ہلاک ہو۔

۳۱۰۶۰۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے معاذ! ٹھرجا گن لے جب حاکم کی تعداد پانچ ہوجائے گی تو پانچواں یزید ہوگا۔ اللہ یزید کی حکومت میں برکت نازل نہ کرے، مجھے حسینؑ کی شہادت کی قبر دی گئی ہے اور میرے پاس اُس کے مقتل کی مٹی بھی لائی گئی اور اُنکے قاتل کو بھی بتلایا گیا۔

۳۱۰۷۰۔لا یزال أمر أمتي قائما بالقسط حتى یکون أول من یثلمه رجل من بني أمية یقال له یزید.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میری اُمت کا معاملہ انصاف سے چلتا رہے گا یہاں تک ایک اُس میں رخنہ ڈالے گا وہ بنی اُمیہ کا ایک مرد یزید ہوگا۔

۱۴۰۸۵۔عن عبد الرحمن بن الأصبهاني قال :جاء الحسن بن علي إلى أبي بکر وهوعلى منبر رسول الله صلى الله علیه و سلم فقال :انزل عن مجلس أبي قال صدقت، إنه مجلس أبیک وأجلسه في حجره و بکى، فقال علي :والله ما هذا عن أمري، فقال :صدقت والله ما اتهمتک.

ایک مرتبہ ابوبکر منبر پر خطبہ دے رہے تھے اُسوقت آنحضرت ﷺ کے نواسے حضرت حسن ابن علی وہاں آ گئے اور ابوبکر کو مخاطب ہوکر کہا :انزل عن مجلس (منبر) أبی ۔ فقال: مجلس أبیک والله لا مجلس أبی۔ میرے باپ کی جگہ سے اُتر جا۔ اس پر ابوبکر نے کہا

کہ بیشک یہ تمہارے ہی باپ کی جگہ ہے واللہ میرے باپ کہ جگہ نہیں ہے ص ۲۲۰ (اس حدیث کا ذکر کنزالعمال ج ۵ ص ۶۱۶ سلسلہ ۱۴۰۸۴ اور ۱۴۰۸۵، ابن عساکر ج ۳۰ ص ۳۰۷)

۳۷۶۶۴۔عن أبي البختري قال :كان عمر بن الخطاب يخطب على المنبر فقام إليه الحسين بن علي فقال :انزل عن منبر أبي، قال عمر :منبر أبيک لا منبر أبي، من أمرک بهذا؟ فقام علي فقال :ما أمره بهذا أحد، أما !لأوجعنک يا غدر !فقال :لا توجع ابن أخي فقد صدق، منبر أبيه.

بوالبختری کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر منبر پر خطبہ دے رہے تھے حضرت امام حسینؑ کھڑے ہوئے اور کہا: میرے باپ کے منبر سے اُتر!۔ حضرت عمر نے کہا یہ منبر تمہارے باپ کا ہے میرے باپ کا نہیں مگر یہ بتاؤ یہ آپ سے کس نے کہا؟ حضرت علیؑ وہیں تھے فرمایا: اسے کسی نے نہیں کہا، پھر امام حسینؑ نے فرمایا: دور ہو یا غدار۔ حضرت عمر یہ سُن کر کہا :اے میرے بھائی کے بیٹے !آپ سچ کہہ رہے ہیں یہ منبر آپ کے باپ کا ہے مجھے کو نچیں مت مارو۔

۳۶۴۱۷۔عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال :خطب علي فقال :أنشد الله امرأ نشدة الإسلام سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم غدير خم أخذ بيدي يقول :ألست أولى بكم يا معشر المسلمين من أنفسكم؟ قالوا :بلى يا رسول الله !قال :من كنت مولاه فعلي مولاه، اللهم !وال من والاه وعاد من عاداه، وانصر من نصره واخذل من خذله - إلا قام فشهد !فقام بضعة عشر رجلا فشهدوا وكتم قوم؛ فما فنوا من الدنيا إلا عموا وبرصوا.

%)خط) في الأفراد.

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: میں اُس شخص کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں جس نے غدیرخم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم کو سُنا ہو وہ ضرور گواہی دے کہ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر یہ فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! مین تمہاری جانوں سے زیادہ تم پر حق رکھتا ہوں؟ تو لوگوں نے کہا تھا: ہاں یارسول اللہ۔ پھر آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا: جس کا میں مولا یہ علی بھی اُس کا مولا۔ یااللہ! جو علی کو دوست رکھتا ہو تو بھی اسے دوست رکھ جو علیؑ کا دشمن ہو تو، تو بھی اُس کا دشمن ہو جا، جو اِس کی مدد کرے تو بھی اُس کی مدد کر اور جو علیؑ کو بے یارومددگا چھوڑے تو بھی اُس کو بے یاروندگا کردے۔ چنانچہ دس (۱۰) لوگوں نے گواہی دی اور جو اپنے کو چھپا گئے گواہی دینے سے وہ دنیا ہی میں اندھے اور برص زدہ فنا ہوئے۔

۲۳۱۷۴۔ عن بلال كان بلال يؤذن بالصبح فيقول :حي على خير العمل.

حضرت بلالؓ سے روایت ہے کہ وہ صبح کی اذان میں حي على خير العمل کہتے تھے۔

-أنا سيد ولد آدم وعلي سيد العرب.

ک وتعقب - عن عائشة قط في الأفراد - عن ابن عباس؛ ک - عن جابر).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور علیؑ تمام عرب کے سردار ہیں

۳۳۰۰۷ـيا أنس !انطلق وادع لي سيد العرب، قالت عائشة :ألست سيد العرب؟ قال :أنا سيد ولد آدم وعلي سيد العرب، فلما جاء قال :يا معشر الأنصار !ألا أدلكم على ما إن تمسكتم به لن تضلوا بعده أبدا، هذا علي فأحبوه بحبي وأكرموه بكرامتي، فإن جبريل أمرني بالذي قلت لكم عن الله عز وجل.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے انس! جا کر میرے لئے عرب کے سردار کو بلالا۔۔عائشہ نے پوچھا کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ تو فرمایا میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور علیؑ عرب کے سردار ہیں۔اور حضرت علیؑ تشریف لائے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا اے گروہ انصار کیا میں تمہیں بتلاؤں کہ اگر تم اس کو مضبوطی سے تھامے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔یہ علیؑ ہیں اِن سے محبت میری محبت ہے اور میرے اکرام کی وجہ سے اس کا اکرام کرو کیونکہ جبرائیل نے مجھے حکم دیا ہے کہ جو کچھ میں نے کہا وہ اللہ عزوجل کے حکم سے کہا ہے۔

۳۶۴۳۱أيضا إن عليا حمل الباب يوم خيبر حتى صعد المسلمون ففتحوها، وأنه جرب فلم يحمله إلا أربعون رجلا.(ش) حسن.

ایضاً۔خیبر کے دن حضرت علیؑ نے قلعہ کا دروازہ اُٹھایا تا کہ لوگ قلعہ میں داخل ہوئیں۔اور جب بعد میں تجربہ کیا گیا تو اُس دروازے کو چالیس لوگ مل کر بھی اُٹھا نہ سکے۔

۴۵۵۸۶عن عمر قال :والله إني لأكره نفسي على الجماع رجاء أن يخرج الله مني نسمة تسبح.(ق).

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں جماع سے اس لئے کراہت کرتا ہوں کے جو منی کے قطرے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں وہ خارج نہ ہو جائیں۔

۴۵۵۸۹۔ حضرت عمر نے کہا: گھر میں پڑی ہوئی چٹائی بہتر ہے اُس عورت سے جو بچے پیدا نہ کر سکے۔میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سُنا: محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی سے نکاح کرو تا کہ قیامت کے دن میں تمہاری کثرت پر فخر کر سکوں۔

۱۳۴۹۷ ـ عن قسامة بن زهير قال :لما كان من شأن أبي بكرة والمغيرة الذي كان، ودعا الشهود فشهد أبو بكرة وشهد ابن معبد ونافع بن عبد الحارث فشق على عمر حين شهد هؤلاء الثلاثة، فلما قام زياد قال عمر :إني أرى غلاما كيسا لن يشهد إن شاء الله إلا بحق، قال زياد :أما الزنا فلا أشهد به، ولكن قد رأيت أمرا قبيحا، قال عمر :الله أكبر حدوهم فجلدوهم فقال أبو بكرة :أشهد أنه زان، فهم عمر أن يعيد عليه الحد فيها، فنهاه علي وقال :إن جلدته فارجم صاحبك(مغيره) فتركه ولم يجلده.هق) (رواه البيهقي في السنن الكبرى كتاب الحدود (8/234(ص).

قسامة ب زهير سے مروی ہے کہ جب ابوبکرۃ اور مغیرہ کا واقعہ پیش آیا جس میں ابوبکرۃ نے مغیرہ پر زنا کا الزام لگا تھا۔جب گواہ بلوائے گئے تو سب سے پہلے ابوبکرۃ نے گواہی دی پھر شبل بن معد اور نافع بن عبدالحارث نے بھی گواہی دیدی۔جب چوتھے گواہ کی باری آئی جس

کی گواہی پر زنا ثابت ہوجاتا اور حد جاری ہوجاتی تھی تو حضرت عمر کو گوارہ نہ ہوا کہ مغیرہ پر حد جاری ہو چنانچہ جب زیاد گواہی کے لئے اُٹھا تو حضرت عمر نے کہا کہ: کسی غلام حق کے سوا ہرگز کوئی گواہی نہ دے گا۔ چنانچہ زیاد نے کہا: میں گواہی نہیں دیتا لیکن میں نے پھر بھی ایک بُری بات دیکھی تھی۔ حضرت عمر خوش ہو کر نعرہ تکبیر بلند کیا اور حکم دیا کہ: جو تین لوگوں نے زنا کی گواہی دی ہے اُنہیں تہمت کے الزام میں اُن پر حد جاری کی جائے۔ چنانچہ اُن پر حد جاری کی گئی۔ ابو بکرۃ نے حد کھانے کے بعد پھر کہا میں اب بھی شہادت دیتا ہوں کہ مغیرہ زانی ہے۔ حضرت عمر نے پھر دوبارہ تہمت کے الزام میں حد جاری کرنا چاہا۔ تو حضرت علیؑ منع کیا اور کہا: اگر آپ نے اُسے حد جاری کرنا ہے تو مغیرہ کو رجم کرو۔ حضرت عمر ابو بکرۃ کو چھوڑ دیا۔ (السنن بیہقی)

۴۲۶۴عن ابن عباس قال :حدثني عمر بن الخطاب، قال :لما اعتزل النبي صلى الله عليه وسلم نسائه دخلت المسجد فإذا الناس ينكتون بالحصى ويقولون طلق رسول الله صلى الله عليه وسلم نسائه، وذلك قبل أن يؤمرون بالحجاب فقلت لأعلمن ذلك اليوم، فدخلت على عائشة فقلت :يا بنت أبي بكر قد بلغ من شأنك أن تؤذي رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقالت مالي ولك يا ابن الخطاب؟

جب عمر ابن خطاب کو یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے تو وہ عائشہ کے پاس گئے اور پوچھا اے ابو بکر کی بیٹی! مجھے تیرے بارے میں یہ معلوم ہوا ہے کہ تو رسول اللہ ﷺ کو اذیت دیتی ہے۔ تو عائشہ نے جواب دیا اے خطاب کے بیٹے! تجھے مجھ سے باز پرس کرنے کا کیا حق ہے؟

۴۲۲۲ـمن مسند عمر رضي الله عنه) عن الشعبي قال :نزل عمر بالروحاء، فرأى ناسا يبتدرون أحجارا فقال :ما هذا؟ فقالوا يقولون إن النبي صلى الله عليه وسلم صلى إلى هذه الأحجار، فقال :سبحان الله ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا راكبا، مر بواد فحضرت الصلاة فصلى ثم حدث فقال :إني كنت أغشى اليهود يوم دراستهم،

جب حضرت عمر روحاء میں اُترے تو وہاں لوگوں کو دیکھا کہ پڑے ہوئے پتھروں کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ: یہ کیا ہو رہا ہے تو لوگوں نے جواب دیا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے اِن پتھروں پر نماز پڑھی تھی۔ حضرت عمر نے کہا: سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ سفر میں سواری ہی پر تھے وادی سے گذر رہوا اور نماز پڑھ لی اور بس (اس میں کونسی فضیلت ہے)۔ پھر حضرت عمر نے کہا: میں یہودیوں کے پاس اُن کے درس کے دن جاتا تھا۔ تفسیر الدر المنثور جلد ۱ ص ۹۰۔

۳۰۱۱۹ـعن علي قال :سار رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى خيبر، فلما أتاها رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث عمر ومعه الناس إلى مدينتهم وإلى قصرهم فقاتلوهم، فلم يلبثوا أن هزموا عمر وأصحابه فجاء يجبنهم ويجبنونه فساء ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :لأبعثن عليهم رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله يقاتلهم حتى يفتح الله له ليس بفرار فتطاول الناس لها، ومدوا أعناقهم يرونه أنفسهم رجاء ما قال، فمكث رسول الله صلى الله

عليه وسلم ساعة فقال :أين علي؟ فقالوا :هو أرمد قال :ادعوه لي فلما أتيته فتح عيني، ثم تفل فيها، ثم أعطاني اللواء فانطلقت به سعيا خشية أن يحدث رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها حدثا أو في حتى أتيتهم فقاتلتهم فبرز مرحب يرتجز وبرزت له أرتجز كما يرتجز حتى التقينا، فقتله الله بيدي، وانهزم أصحابه فتحصنوا وأغلقوا الباب فأتينا الباب فلم أزل أعالجه حتى فتحه الله.ش) والبزار، وسنده حسن.

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر چڑھائی کی تو خیبر کے قریب پہنچ کر آپ ﷺ نے حضرت عمر کی کمان میں حملہ کرنے کے لئے فوج بھیجی۔لیکن حضرت عمر اور اُن کی فوج کو شکست ہوئی۔حضرت عمر فوج کو بزدل کہتے تھے اور فوج حضرت عمر کو بزدل۔رسول اللہ ﷺ کو یہ شکست ناگوار گذری آپؐ نے یہ اعلان فرمایا کہ کل امیر مقرر کر کے ایسے شخص کو بھیجوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہو اور اللہ اور اُس کا رسول بھی اُس سے محبت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اُس کے ہاتھ پر فتح نصیب کرے گا اور وہ بھاگنے والا نہیں۔یہ سُن لشکر اسلام میں اس شرف کی طمع ہوئی حتیٰ کے لوگ اپنے سر اُٹھا کر اپنے کو ظاہر کر رہے تھے۔تھوڑی دیر بعد رسول کریم ﷺ وآلہ وسلم نے پوچھا:علیؑ کہاں ہیں؟۔ صحابہ نے کہا: اُنہیں آشوب چشم ہے۔فرمایا: میرے پاس لاؤ۔حضرت علیؑ فرماتے ہیں جب میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے میری آنکھیں کھولیں اور آنکھوں پر لعاب دہن لگایا۔پھر مجھے علم دیا۔میں تیزی سے چلا۔میں اہل خیبر کے پاس پہنچا اور حملہ کیا، مرحب رجز پڑھتا ہوا آیا۔میں نے بھی رجز پڑھا اور اُس کے مدمقابل ہوا۔اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتوں سے اُسے قتل کیا، اُس کے ساتھی شکست کھا کر قلعہ بند ہو گئے اور قلعہ کا دروازہ بند کر دیا۔

۲۲۴۰۱ن مطيع بن الأسود قال :صلى عمر بن الخطاب بالناس الصبح، ثم ذكر احتلاما فاغتسل، ثم أعاد صلاة الصبح ولم يأمر أحدا بإعادة الصلاة.ق).

مطیع بن اسود کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ عمر ابن خطاب نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی پھر اُنہیں یاد آیا کہ انہیں احتلام ہوا ہے۔چنانچہ حضرت عمر نے خود تو نماز کا اعادہ کیا مگر جو لوگ اُن کے پیچھے نماز پڑھے تھے اُنہیں نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا

۲۲۴۰۲عن الشريد الثقفي أن عمر صلى بالناس وهو جنب فأعاد ولم يأمرهم أن يعيدوا.

یعنی حضرت عمر بن خطاب حالت جنابت میں نماز باجماعت کی، جب یاد آیا تو نماز دوبارہ خود ادا کی مگر لوگوں کو جو اُن کے پیچھے نماز ادا کی تھی دوبارہ ادا کرنے نہیں کہا۔کنزالعمال ج۸ص ۱۶۱ سلسلہ ۲۲۴۰۱ اور سلسلہ ۲۲۴۰۲؛ سنن الکبری البیھقی باب امامت الجنب ج ۳ص ۳۸۷ سلسلہ ۴۱۰۷ ا؛ سنن الدارقطنی باب الصلاۃ الامام ج ۱ص ۳۵۴ سلسلہ ۱۳۵۰؛ جامع المسانید والمرسل جلال الدین سیوطی ج ۱۴ص ۱۷۰ سلسلہ ۲۶۸۶۔المغنی کتاب الصلاۃ ج ۲ص ۴۶۴ ۔ایسی ہی روایت عبداللہ ابن عمر کے بارمیں اِن ہی کتابوں میں موجود ہے۔

۲۲۴۰۶عن محمد بن عمرو بن الحارث أن عثمان صلى بالناس وهو جنب، فلما أصبح نظر في ثوبه احتلاما فقال: كبرت والله إلا أني أرى أجنب، ثم لا أعلم ثم أعاد ولم يأمرهم أن يعيدوا.

أن عثمان بن عفان صلى بالناس و هو جنب، فاعادَ ولم يأمرهم أن يعيدو ا ۔یعنی حضرت عثمان بن عفان حالت جنابت میں نماز باجماعت کی

امامت، جب یاد آیا تو نماز دوبارہ خود ادا کی مگر لوگوں کو جو اُن کے پیچھے نماز ادا کی تھی دوبارہ ادا کرنے نہیں کہا۔ کنزالعمال ج۸ ص ۱۶۱ سلسلہ ۲۲۴۰۱ اور سلسلہ ۲۲۴۰۲؛ سنن الکبری البیهقی باب امامت الجنب ج۳ ص ۳۸۷ سلسلہ ۱۰۸؛ ۱۴۱؛ سنن الدارقطنی باب الصلاۃ لاامام ج۱ ص ۳۵۴ سلسلہ ۱۳۵۱

۳۱۶۷۰۔ عن عروه قال :قلت لعائشة : من كان أحب الناس إلى رسول لله ﷺ ؟ قالت علی؏ ابن ابی طالب۔ قلت أى شئى كان سبب خروجكعلی؏ ہ؟ قلت: لم تزوجک أبوک أمک؟ قلت من قدر الله قالت و كان من قدر الله

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ کہ انھوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ: رسول اللہ ﷺ کے نزدیک محبوب ترین کون تھے تو فرمایا: علیؑ ابن ابی طالب۔ پھر پوچھا کہ اُن کے خلاف خروج کرنے کا کیا سبب تھا؟ اس پر حضرت عائشہ نے اُن سے پوچھا کہ تمھارے باپ اور ماں کے نکاح کا کیا سب تھا؟ انھوں نے جواب دیا: یہ تقدیر الٰہی سے ہوا۔ تو حضرت عائشہ نے جواب دیا: یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہوا۔

۳۱۶۹۳عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، أرأيتكم لو حدثتكم أنكم تأخذون كتابكم فتحرقونه وتلقونه في الحشوش صدقتموني؟ قالوا :سبحان الله !ويكون هذا؟ قال :أرأيتكم لو حدثتكم أنكم تكسرون قبلتكم صدقتموني؟ قالوا :سبحان الله ويكون هذا؟ قال :أرأيتكم لو حدثتكم أن أمكم تخرج في فرقة من المسلمين وتقاتلكم صدقتموني؟ قالوا :سبحان الله !ويكون هذا.

فرمایا حذیفہؓ نے :اگر میں نے حدیث سُنائی تو تم تین حصوں تقسیم ہو جاؤ گے۔ بتاؤ اگر میں کہوں کہ تم کتاب اللہ کو جلا دو گے کیا میری تصدیق کرسکو گے لوگوں نے کہا سبحان للہ کیا ایسا ہونے والا ہے، پھر کہا کہ اگر میں کہوں کے تم کعبہ کو توڑ دو گے تو کیا میری تصدیق کرسکو گے؟ لوگوں نے کہا: کیا ایسا ہوسکتا ہے۔ پھر حذیفہؓ نے کہا: تمہاری ماں، مسلمانوں می ایک جماعت کے ساتھ نکلے گی اور تم قتال کرو گے تو لوگوں نے تعجب سے کہا کیا ایسا ہوسکتا ہے؟

۱۵۴۷عن عمر أنه خطب بالجابية فحمد الله وأثنى عليه ثم قال :من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له فقال له قس (كذا) بين يديه كلمة بالفارسية فقال عمر لمترجم يترجم له ما يقول قال :يزعم أن الله لا يضل أحدا فقال عمر :كذبت يا عدو الله بل الله خلقک وهو أضلک وهو يدخلک النار إن شاء الله ولولا ولت (كذا) عقدا لضربت عنقک ثم قال إن الله لما خلق آدم نثر ذريته فكتب أهل الجنة وماهم عاملون وأهل النار وما هم عاملون ثم قال هؤلاء لهذه وهؤلاء لهذه فتفرق الناس ويختلفون في القدر.

عمر ابن خطاب سے مروی ہے کہ انھوں نے جابیہ میں خطبہ دیا تو اللہ کی حمد و ثنا کے بعد کہا کہ جس شخص کو اللہ تعالی ہدایت دے اُس کو کوئی گمراہ نہیں کرنے والا نہیں اور جس کو اللہ گمراہ کردے اُس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ ایک قس (پادری) جو آپ کے سامنے بیٹھا تھا اُس نے

فارسی زبان میں آپ سے کوئی بات کہی۔تو عمر نے مترجم سے پوچھا کہ یہ کیا کہتا ہے(سبحان اللہ خلیفہ دوسرے کا محتاج اوز بان سے ناواقف ۔حضرت امام حسنؑ ۶ سال کی سن میں صدقہ کا کھجور دہن اقدس میں جب ڈالے تو رسولؐ اللہ نے انہیں "کخ کخ" (یہ لفظ فارسی ہے) تھوکو فرمایا تھا۔مرّاد) مترجم نے کہا کہ یہ کہہ رہا ہے کہ: اللہ کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔تو عمر نے کہا اے دشمن خدا! تو نے جھوٹ بولا بلکہ اللہ نے ہی تجھے پیدا کیا اور وہی تجھے گمراہ کرتا ہے اور وہی تجھے دوزخ میں ڈالے گا۔اور اگر تمہارے اور ہمارے درمیان معاہدہ نہ ہوتا تو ابھی تیری گردن اُڑا دیتا۔اس کے بعد لوگ متفرق ہوگئے اور قدر کے بارے میں پھر کبھی بحث نہیں کیئے۔(یہ ہی موجد تھے فرقہ قدریہ کے جس کے لئے (آنحضرتؐ کی حدیث مرجئہ اور قدریہ فرقہ کے بارے میں کہ یہ اسلام سے خارج ہیں)۔صِنفَانِ من امتی لیس تنالهم من شفاعتي المرجئة والقدرية: یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری اُمت میں دو گروہ میری شفاعت سے محروم ہیں ایک مرجئہ اور دوسرے قدریہ۔

۲۹۵۵۲۔عن ابن المسيب قال :أول من كتب التاريخ عمر لسنتين ونصف من خلافته، فكتب لست عشرة من الهجرة بمشورة علي بن أبي طالب.

عمر ابن خطاب نے حضرت علیؑ کے مشورہ سے سن ہجری شروع کی یہ ۱۶ھ میں ہوا۔تاریخ الخلفاء سیوطی اردو ص ۱۴۲

۳۲۸۷۷۔أما بعد فإني أمرت بسد هذه الأبواب غير باب علي فقال فيه قائلكم، وإني والله ما سددت شيئا ولا فتحته ولكني أمرت بشيء فاتبعته.حم والضياء - عن زيد بن أرقم).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: میں نے سب کے دروازے بند کروادئے سوائے علیؑ کے دروازے کہ واللہ! میں نے کسی کا دروازہ کھلا رکھا اور نہ بند کیا مگر یہ کہ میں نے حکم کی تعمیل۔

۳۲۸۷۸۔لا يحبك إلا مؤمن ولا يبغضك إلا منافق - قاله لعلي.

ت (أخرجه الترمذي كتاب المناقب باب مناقب علي رقم (۳۷۱۶و۳۷۱۷ (وقال :حسن صحيح ص)، ن، ه - عن علي).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: یا علی! تم سے مومن ہی محبت کرے گا اور منافق ہی بغض کرے گا۔

۳۲۸۷۹۔أنت أخي في الدنيا والآخرة - قاله لعلي. فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: یا علیؑ تم سے مومن ہی محبت کرسکتا اور منافق ہی بغض کرے گا۔فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: یا علیؑ تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

۳۲۸۸۰۔ا نت مني وأنا منک - قاله لعلي.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: یا علیؑ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے۔

۳۲۸۸۱۔أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: یا علیؑ! تمہاری حیثیت میرے لئے ایسی ہے جیسے موسیٰ کے لئے ہارون۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۳۲۸۸۲ ما أنا انتجيته ولكن الله انتجاه.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہو سلم نے: میں نے علیؑ (سرگوشی) کو راز دار نہیں بنایا بلکہ اللہ نے (سرگوشی) کی۔

ت (أخرجه الترمذي كتاب المناقب باب مناقب علي رقم (3726(وقال حسن غريب ص) - عن جابر).

۳۲۸۸۲ ما تريدون من علي؟ ما تريدون من علي؟ ما تريدون من علي؟ إن عليا مني وأنا منه وهو ولي كل مؤمن بعدي.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: تم علیؑ سے کیا چاہتے ہو، تم علیؑ سے کیا چاہتے ہو، تم علیؑ سے کیا چاہتے ہو بلا شبہ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔

۳۲۸۸۴_لا يحب عليا منافق ولا يبغضه مؤمن.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: منافق کبھی بھی علیؑ سے محبت نہیں کرے گا اور مومن علیؑ سے بغض نہیں کرے گا۔

۳۲۸۸۵_ يا علي !لا يحل لأحد أن يجنب في هذا المسجد غيري وغيرك.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہو سلم نے: یا علیؑ! کسی کے لئے یہ حلال نہیں کے سوائے میرے اور تمہارے کہ وہ حالت جنابت مین مسجد میں آئیں۔

۳۲۸۸۷_ما أنا أخرجتكم من قبل نفسي ولا أنا تركته ولكن الله أخرجكم وتركه، إنما أنا عبد مأمور، ما أمرت به فعلت، إن أتبع إلا ما يوحي إلي.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: یا علیؑ! میں نے نہ تم کو اپنی طرف سے نکالا اور نہ کسی کو چھوڑا بلکہ اللہ نے نکالا اور چھوڑا میں تو اللہ کا مامور بندہ ہو اُس کا حکم بجالاتا ہوں اور اُسی کی پیروی کرتا ہوں۔

۳۲۸۸۸_اجلس يا أبا تراب - قاله لعلي.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے ابوتراب! بیٹھ جاؤ۔ یہ آپ نے حضرت علیؑ سے فرمایا

خ (البخاري كتاب فضائل الصحابة باب مناقب علي (235؟ ؟) ص) - عن سهل بن سعد).

۳۲۸۸۹_أنا دار الحكمة وعلي بابها.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ ہیں۔

۳۲۸۹۰_أنا مدينة العلم وعلي بابها، فمن أراد العلم فليأت الباب.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ جسے علم حاصل کرنا ہو وہ دروازے سے آئے۔

۳۲۸۹۱۔إن اللّٰه تعالی أمرني أن أزوج فاطمة من علي.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا گیا کہ میں فاطمہؑ کا عقد علیؑ سے کروں۔ ۔

۳۲۸۹۲۔إن اللّٰه تعالی جعل ذرية كل نبي في صلبه۔ وإن اللّٰه تعالی جعل ذريتي في صلب علي بن أبي طالب.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد کو اُس کے صلب (نسل) میں رکھا اور میری اولاد کو علیؑ ابن ابی طالب کی صلب میں۔

-۳۲۸۹۳۔خير أخوتي علي وخير أعمامي حمزة.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: میرے بھائیوں میں سب سے بہترین علیؑ ہیں اور میرے چچاؤں میں سب سے بہتر حمزہ ہیں۔

۳۲۸۹۴۔ذكر علي عبادة.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: علیؑ کا ذکر عبادت ہے۔

۳۲۸۹۵۔النظر إلی وجه علي عبادة.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: علیؑ کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے۔

۳۲۸۹۶۔السبق ثلاثة :فالسابق إلی موسی يوشع بن نون، والسابق إلی عيسی يس، والسابق إلی محمد علي بن أبي طالب.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: سابق میں سبقت لے جانے والے تین ہیں موسیٰ کے لئے یوشع بن نون اور عیسیٰ کے لئے صاحب یٰس اور محمد (ﷺ وآلہٖ وسلم) کی طرف سے سبقت لے جانے والے علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

۳۲۸۹۷۔الصديقون ثلاثة :حزقيل مؤمن آل فرعون، وحبيب النجار صاحب آل يس، وعلي بن أبي طالب.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: صدیق تین ہیں ایک حزقیل مؤمن ال فرعون، حبیب النجار مومن آل یس اور علیؑ ابن طالب۔

۳۲۸۹۸۔الصديقون ثلاثة :حبيب النجار مؤمن آل يس قال :(يا قوم اتبعوا المرسلين)وحزقيل مؤمن آل فرعون الذي قال :(أتقتلون رجلا أن يقول ربي اللّٰه) وعلي بن أبي طالب وهو أفضلهم.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: صدیق تین ہیں ایک حزقیل مؤمن ال فرعون، حبیب النجار جنہوں نے یہ کہا تھا: يا قوم اتبعوا المرسلين)اور مومن آل یٰس جنہوں نے یہ فرمایا تھا: أتقتلون رجلا أن يقول ربي اللّٰه۔ اور علیؑ ابن طالب اُن سب سے افضل ہیں۔

۳۲۸۹۹۔عادی اللّٰه من عادی عليا.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: اے اللہ! دشمنی رکھ اُس سے جس نے علیؑ سے دشمنی کی۔

۳۲۹۰۰عنوان صحيفة المؤمن حب علي بن أبي طالب.

فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: مؤمن کے ایمان کی صفحہ کا عنوان علیؑ ابن ابی طالب کی محبت ہے۔

۳۲۹۰۱_من آذى عليا فقد آذاني.

فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: جس نے علیؑ کواذیت دی اُس نے مجھ کواذیت دی۔

۳۲۹۰۲_من أحب عليا أحبني و من أبغض عليا فقد أبغضني.

فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: جس نے علیؑ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت اور جس نے علیؑ سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا۔

۳۲۹۰۳_من سب عليا فقد سبني و من سبني فقد سب الله.

فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: جس نے علیؑ پرلعنت کی اُس نے مجھ پرلعنت کی اور جس نے مجھ پرلعنت کی اُس نے اللہ پرلعنت کی

۳۲۹۰۴_من كنت مولا فعلي مولاه.

فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: میں جس کا مولا علیؑ اُس کے مولا ہیں۔

۳۲۹۰۵_من كنت وليه فعلي وليه.

فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: میں جس کا ولی علیؑ اُس کے ولی۔

۳۲۹۰۶_ألا أحدثكم بأشقى الناس رجلين :أحيمر ثمود الذي عقر الناقة، والذي يضربک يا عليعليؑ هذه حتى يبل منها هذه.

فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: کیا میں تم کو دوبدترین مردوں کے بارے میں نہ بتاؤں، ایک قوم ثمود کا وہ بدبخت جس نے اونٹنی کے کونچیں کاٹیں اورایک وہ یاعلیؑ جو تمہارے سر پر ضرب لگائے گا حتی کہ تمہاری داڑھی کو تر کردے گا۔

۳۲۹۰۷_علي أخي في الدنيا والآخرة.

فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: علیؑ دنیااور آخرت میں میرے بھائی ہیں۔

۳۲۹۰۸_علي أصلي و جعفر فرعي.

فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: علیؑ میری اصل ہیں (جڑ) اور جعفرابن ابی طالب میرے فروع۔

۳۲۹۰۹_علي إمام البررة وقاتل الفجرة، منصور من نصره، مخذول من خذله.

فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: علیؑ نیک لوگوں کے امام ہیں اور گنھگاروں کو ختم کرنے والے ہیں جس نے علیؑ کی مدد کی وہ بامراد ہوا اور جس نے علیؑ کو چھوڑ دیا وہ نامراد ہوا۔

۳۲۹۱۰_علي بن أبي طالب باب حطة (حطة :قوله تعالى} :وقولوا حطة {أي حط عنا أوزارنا.والمعنى :أن علي

بن أبي طالب طريق حط الخطايا .انتهى .فيض القدير (۴/۳۵۶)(ب)، من دخل منه كان مؤمنا، ومن خرج منه كان كافرا -.عن ابن عباس). فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: علیؑ باب حطہ یعنی مغفرت کادروازہ ہیں جواس میں داخل ہواوہ مومن اور جواس سے کترا کے نکل گیاوہ کافر۔

۳۲۹۱۱_لي عتبة علمي.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: علیؑ میرے علم کی چوکھٹ ہے(threshhold)

۳۲۹۱۲_علي مع القرآن والقرآن مع علي، لن يتفرقا حتى يرداعليّ الحوض.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: علیؑ قران کےساتھ ہیں اورقرآن علیؑ کےساتھ ہے یہ دونوں حوض کوثر تک اکھٹے رہیں گے

۳۲۹۱۳_علي مني وأنا من علي، ولا يؤدي عني إلا أنا أو علي.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں اپنا کام یاتو میں خود کرتا ہوں یا پھر علیؑ ۔

۳۲۹۱۴_علي مني بمنزلة رأسي من بدني.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: علیؑ کی اہمیت میرے لئے ایسی ہے جیسے کہ میرے سرکومیرے بدن کی۔

۳۲۹۱۵_علي مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: علیؑ کامرتبہ میرے نزدیک وہی ہے جو موسیٰ کے نزدیک ہارون کا تھامگر میرے بعدکوئی نبی نہیں۔

۳۲۹۱۶_علي بن أبي طالب مولى من كنت مولاه.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: علیؑ مولا ہیں ہراس کےجس کا میں مولا ہوں۔

۳۲۹۱۷_علي بن أبي طالب يزهر في الجنة ككوكب الصبح لأهل الدنيا.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: علیؑ ابن ابی طالب جنت کے لئے ایسے روشن رہیں گے جیسے صبح کا ستارہ اہل دنیا کے لئے۔

۳۲۹۱۸_علي يعسوب (يعسوب :أي ملك المؤمنين .واليعسوب - بوزن اليعقوب - ملك النحل.

انتهى.المختار (339(ب) المؤمنين، والمال يعسوب المنافقين.عد عن علي).

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: علیؑ یعسوب ہیں مومن کے لئے اورمنافقین کے لئے۔(یعسوب شہد کی مکھیوں کا بادشاہ جس کا کام یہ کہ جب شہد کی مکھی پھولوں کارس لے کراپنے چھتے کی طرف آتی ہے تو یعسوب سونگھتا ہے کہ وہ رس شہد کے چھتے کے لئے مناسب ہے یانہیں اگر غیر مناسب ہے تو اُس مکھی کے دوٹکڑے کر دیتا ہے)

۳۲۹۱۸_علي يقضي ديني.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: علیؑ میرا قرض ادا کرنے والے ہیں۔

۳۲۹۲۰_ما أنزل الله تعالى آية "يا أيها الذين آمنوا"۔ إلا وعلي رأسها وأميرها.

فرمایارسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے: جب کسی آیت میں یہ" یا أیها الذین امنوا " نازل ہوئی اس کے مصداق اور سردار علیؑ ہیں۔

۳۲۹۲۱_كفى وكف علي في العدل سواء.

فرمایارسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے: میرا اور علیؑ کا ہاتھ عدل میں برابر ہے۔

۳۲۹۲۳_أما علمت أن الله عز وجل أطلع على أهل الأرض فاختار منهم أباك فبعثه نبيا، ثم اطلع ثانية فاختار بعلك فأوحى إلي فأنكحته واتخذته وصيا - قاله لفاطمة.

فرمایارسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: کیا تمہیں اس کا علم نہیں اللہ تعالی نے زمین پر نظر ڈالی پھر اُن میں سے تمہارے باپ کو چُنا اور اُن کو نبی بنا کر بھیجا پھر دوبارا نظر دوڑائی اور تمہارے شوہر کو چُنا۔ پھر اُس نے مجھے وحی کی چنانچہ میں نے اُن کا نکاح تم سے کیا اور اُنہیں اپنا وصی مقرر کیا۔

۳۲۹۲۴_ما ترضين أني زوجتك أقدم أمتي سلما (سلما :قرأ أبو عمرو} :ادخلوا في السلم كافة {وذهب بمعناها إلى الإسلام .المختار (۲۴۲(ب) وأكثرهم علما وأعظمهم حلما.

فرمایارسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیؑ ھا سے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری شادی کی ایسے شخص سے جو اسلام سب سے پہلے لے آیا اور بڑا عالم اور سب سے بڑا حلیم ہے۔

۳۲۹۲۵_أما ترضين أني زوجتك أول المسلمين إسلاما وأعلمهم علما فإنك سيدة نساء أمتي كما سادت مريم قومها، أما ترضين يا فاطمة أن الله اطلع على أهل الأرض فاختار منهم رجلين فجعل أحدهما أباك والآخر بعلك.

ك (أخرجه الحاكم في المستدرك (۲۱۹/۳)

فرمایارسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تمہاری شادی ایسے شخص سے کی جو سب سے قبل اسلام لایا اور سب سے بڑا عالم ہے کیونکہ تم میری اُمت کی عورتوں کی سردار ہو جیسے کہ مریم اپنی قوم کے سردار تھیں۔

اے فاطمہؑ! کیا تم اس راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالی نے اہل زمین پر نظر دوڑائی اور اُن میں سے دو مردوں کو منتخب کیا ایک تمہارا باپ اور دوسرا تمہارا شوہر۔

۳۲۹۲۶_زوجتك خير أهلي، أعلمهم علما وأفضلهم حلما وأولهم سلما - قاله لفاطمة.

الخطيب في المتفق والمفترق - عن بريدة).

۳۲۹۲۹_يا أنس !أتدري ما جائني به جبريل من عند صاحب العرش؟ قال :إن الله أمرني أن أزوج فاطمة من علي.

هق والخطيب وابن عساكر - عن أنس) قال :كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فغشيه الوحي فلما سري عنه قال :فذكره. راوی کہتا ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا کہ آپ کو وحی نے ڈھانپ لیا اور جب آپ بحال ہوئے تو یہ بات ارشاد فرمائی۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انس! کیا تمہیں اس بات کے بارے میں علم ہے کہ جو جبرئیل، صاحب عرش کی جانب سے میرے پاس لائے، پھر ارشاد فرمایا: اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں (حضرت) فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کا عقد علیؑ سے کرادوں۔

۳۲۹۳۰ فاطمة؟ أما إني ما ألوتک أن أنكحتک خير أهلي.

%(ابن سعد - عن عكرمة مرسلا).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے فاطمہ (سلام اللہ علیہا) واضح رہے کہ میں نے تمہارا نکاح میرے اہل میں سے بہترین فرد سے کیا ہے۔

۳۲۹۳۱_أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنک ليس بنبي، إنه لا ينبغي لي أن أذهب إلا وأنت خليفتي. حم، ک - عن ابن عباس).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: یا علیؑ! کیا تم اس بات راضی نہیں کہ میرے نزدیک تمہارا مرتبہ وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارونؑ کا مگر تم نبی نہیں ہو۔ میرے لئے مناسب نہیں کے تمہیں میرا خلیفہ بنائے چلا جاؤں۔

۳۲۹۳۲_أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى.۔طب عن مالک بن الحسن بن الحويرث عن أبيه عن جده).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: یا علیؑ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کے تمہارا مرتبہ میرے نزدیک وہی ہے جو حضرت ہارونؑ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔

۳۲۹۳۳_أما قولک :يقول قريش :ما أسرع ما تخلف عن ابن عمه وخذله !فإن لک بي أسوة قالوا :ساحر وكاهن وكذاب، أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي؛ وأما قولک أتعرض لفضل الله، هذه أبهار من فلفل جائنا من اليمن فبعه واستمتع به أنت وفاطمة حتى يأتيكم الله من فضله، فإن المدينة لا تصلح إلا بي وبک.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا: تمہارا یہ کہنا کہ قریش یہ کہیں گے کہ کتنا جلد اپنے چچازاد بھائی کو چھوڑ دیا اس کو رسوا کیا۔ تمہیں مجھ سے مطابقت ہے لوگوں نے مجھے جادوگر، کاہن، اور کذاب کہا۔ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہاری حیثیت میرے ہاں ایسی ہے جیسے ہارون کی موسیٰ کے ہاں مگر یہ کہ میرے بعد کوئی اور نہیں، تمہارا یہ کہنا کہ اللہ کا فضل پیش کروں یہ مرچیں یمن سے آئی ہیں اُس کو فروخت کر کے تم اور فاطمہؑ فائدہ حاصل کرو یہاں تک کے اللہ اپنا فضل نازل کرے، یہ مدینہ میرے اور تمہارے لئے ہی لائق ہے۔

۳۲۹۳۵_قم فما صلحت أن تكون إلا أبا تراب، أغضبت علي حين وآخيت بين المهاجرين والأنصار ولم أؤاخ بينك وبين أحد منهم؟ أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه ليس بعدي نبي، ألا من أحبك حف بالأمن والإيمان، ومن أبغضك أماته الله ميتة الجاهلية وحوسب بعمله في الإسلام.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اُٹھو! اے ابوتراب! کیاتم ناراض ہوئے جب میں نے مہاجرین اورانصار میں مواخات قائم کی اورتمہاری کسی کے ساتھ قائم نہ کیا؟ کیا تم اس پر راضی نہیں ہوتمہارا مقام میرے ہاں ایسا ہے جیسے ہارون کا موسیٰ کے ہاں۔ مگر یہ کہ میرے بعد سلسلہ نبوت ختم۔ سن لو! جوتم سے محبت کرے وہ امن وایمان کی زندگی گذارے گا، جوتم سے بغض رکھے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا اوراُسکے اعمال جواسلام کے لانے کے بعد ہوئے محسوب ہوں گے(یعنی بغض علیؑ کی وجہ سے وہ دائرہ اسلام خارج ہوگیا)

۳۲۹۳۶_یا أم سليم !إن عليا لحمه من لحمي ودمه من دمي وهو مني بمنزلة هارون من موسى.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے ام سلیم! بلاشبہ علیؑ کا گوشت میرے گوشت سے ہے اوراُس کا خون میرے خون سے اوراُس مرتبہ میرے نزدیک وہی ہے جوحضرت موسیٰ سے حضرت ہارون کا تھا۔

۳۲۹۳۷_یا علي !أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي.

طب - عن أسماء بنت عميس).

ایسی اوراسی قسم کی حدیث مذکورہوچکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۳۸_إن عليا مني وأنا منه وهو ولي كل مؤمن.

ط والحسن بن سفيان وأبو نعيم في فضائل الصحابة - عن عمران بن حصين).

ایسی اوراسی قسم کی حدیث مذکورہوچکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۳۹_إنما تركتك لنفسي، أنت أخي وأنا أخوك، فإن حاجك أحد فقل :أنا عبد الله وأخو رسوله، لا يدعها بعدك إلا كذاب.عد عن - عمرو بن عبد الله بن يعلى بن مرة عن أبيه عن جده).

ایسی اوراسی قسم کی حدیث مذکورہوچکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۴۰_دعوا عليا، دعوا عليا، دعوا عليا؛ إن عليا مني وأنا منه وهو ولي كل مؤمن بعدي.ش - عن عمران بن حصين). ایسی اوراسی قسم کی حدیث مذکورہوچکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۴۱_علي مني وأنا من علي، وعلي ولي كل مؤمن بعدي.

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: بلاشبہ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اورعلیؑ تمام مومنین کے ولی میرے بعد ہیں۔

۳۲۹۴۲_لا تقع في علي فإنه مني وأنا منه وهو وليكم بعدي.ش عن عبد الله بن بريدة عن أبيه).

ایسی اور اسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۴۳_أنا وعلي من شجرة واحدة والناس من أشجار شتى.

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: میں اور علیؑ ایک ہی نسل سے ہے اور دوسرے لوگ مختلف نسلوں سے ہیں۔

۳۲۹۴۴_یا علي !الناس من شجر شتى وأنا وأنت من شجرة واحدة.ک - عن جابر).

ایسی اور اسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۴۵_ ألا إن اللّٰه وليي وأنا ولي كل مؤمن، من كنت مولاه فعلي مولاه.

أبو نعيم في فضائل الصحابة - عن زيد بن أرقم والبراء بن عازب معا).

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: سُن لو! بلاشبہ اللہ میرا ولی اور میں بھی ولی ہوں تمام مؤمنین کا اور جس کا میں مولا ہوں یہ علیؑ بھی اُس کا مولا ہے۔

۳۲۹۴۶_اللهم !من كنت مولاه فعلي مولاه، اللهم !وال من والاه، وعاد من عاداه، وانصر من نصره، وأعن من أعانه.طب - عن حبشي بن جنادة).

۳۲۹۴۷_ اللهم اشهد لهم الله قد بلغت !هذا أخي وابن عمي وصهري وأبو ولدي، اللهم كب من عاداه في النار.

الشيرازي في الألقاب وابن النجار - عن ابن عمر).

۳۲۹۴۸_من يكن اللّٰه ورسوله مولاه فإن هذا مولاه - يعني عليا، اللهم !وال من والاه وعاد من عاداه، اللهم !من أحبه من الناس فكن له حبيبا، ومن أبغضه من الناس فكن له بغيضا، اللهم !إني لا أجد أحدا أستودعه في الأرض بعد العبدين الصالحين غيرک فاقض عني بالحسنى.(أورده الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۰۶/۹) وقال رواه الطبراني وفيه :بشر بن حرب وهو لين ص).

۳۲۹۴۹_یا بريدة !ألست أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟ من كنت مولاه فعلي مولاه.

حم، حب وسمويه، ک، ص - عن ابن عباس عن بريدة).

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: اے بریدہ! کیا میں مؤمنین کا اُن کی جان پر ولی نہیں ہوں؟ پس جس کا میں مولا یہ علیؑ بھی اُس مولا۔

۳۲۹۵۰_من كنت مولاه فعلي مولاه، اللهم !وال من والاه، وعاد من عاداه.

طب - عن ابن عمر !ش - عن أبي هريرة واثني عشر من الصحابة؛ حم، طب، ص - عن أبي أيوب وجمع من الصحابة؛ ک - عن علي وطلحة؛ حم، طب، ص عن علي وزيد بن أرقم وثلاثين رجلا من الصحابة؛ أبو نعيم في فضائل الصحابة - عن سعد؛ الخطيب - عن أنس).

ایسی اوراسی قسم کی حدیث مذکور ہوچکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۵۱_من كنت مولاه فعلي مولاه، اللهم !واله من والاه، وعاد من عاداه، وانصر من نصره، وأخذل من خذله، وأعن من أعانه.طب عن عمرو بن مرة وزيد بن أرقم معا).

ایسی اوراسی قسم کی حدیث مذکور ہوچکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۵۲_إن وصيي وموضع سري وخير من أترک بعدي وينجز عدتي ويقضي ديني علي بن أبي طالب.

طب - عن أبي سعيد وسلمان) (أورده الهيثمي في مجمع الزوائد (۹/۱۱۴)

ایسی اوراسی قسم کی حدیث مذکور ہوچکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۵۳_وصي من آمن بي وصدقني بولاية علي بن أبي طالب، فمن تولاه فقد تولاني، ومن تولاني فقد تولى الله، ومن أحبه فقد أحبني ومن أحبني فقد أحب الله، ومن أبغضه فقد أبغضني، ومن أبغضني فقد أبغض الله عز وجل.

طب وابن عساكر - عن أبي عبيدة بن محمد بن عمار ابن ياسر عن أبيه عن جده).

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے : میں ہراُس شخص کووصیت کرتا ہوں جومجھ پرایمان لایا،تصدیق کی بولایت علیؑ ؑ جس نے علیؑ سے تولا رکھا اُس نے مجھ سے تولا کی اوراُس نے اللہ سے تولاّ کی۔اورجس نے علیؑ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت اوراللہ سے محبت کی۔

۳۲۹۵۴_اللهم أعنه وأعن به، وارحم به وانصره وانصر به، اللّٰهم وال من والاه وعاد من عاداه - يعني عليا.

طب - عن ابن عباس).

ایسی اوراسی قسم کی حدیث مذکور ہوچکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۵۵ألا أرضيک يا علي؟ أنت أخي ووزيري تقضي ديني وتنجز موعدي وتبرئ ذمتي، فمن أحبک في حياة مني فقد قضى بحبه، ومن أحبک في حياة منک بعدي ختم الله له بالأمن والإيمان، ومن أحبک بعدي ولـم يرک ختم الله له بالأمن والإيمان وآمنه يوم الفزع، ومن مات وهو يبغضک يا علي مات ميتة جاهلية يحاسبه الله بما عمل في الإسلام. طب عن ابن عمر).

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے:یاعلیؑ!کیا آپ اس پرراضی نہیں کہا آپ میرے بھائی اورمیرے وزیر ہیں میرے واعدوں کوپورے کرنے والے اورمیری ذمہ داری ادا کرنے والے جوتجھ سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اُس کا خاتمہ امن وایمان پرفرمائے گا اوراُس کوامن عطافرمائے گا۔اے علیؑ!جس کی موت تیری عداوت پرآئے وہ جاہلیت کی موت مرے گا جواُ سنے اسلام میں عمل کیا وہ محسوب ہوگا۔

۳۲۹۵۶علي بن أبي طالب ينجز عداتي ويقضي ديني.ابن مردويه والديلمي - عن سلمان).

ایسی اوراسی قسم کی حدیث مذکور ہوچکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۵۷_علي بن أبي طالب يزهر في الجنة ككوكب الصبح لأهل الدنيا

ایسی اوراسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۵۸_اللهم !من آمن بي وصدقني فليتول علي بن أبي طالب فإن ولايته ولايتي وولايتي ولاية الله.

طب - عن محمد بن أبي عبيدة بن محمد بن عمار بن ياسر عن أبيه عن جده عن عمار).

ایسی اوراسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۵۸_من أحب أن يحيى حياتي ويموت موتي ويسكن جنة الخلد التي وعدني ربي فإن ربي عز وجل غرس قضبانها بيده فليتول علي بن أبي طالب فإنه لن يخرجكم من هدى ولن يدخلكم في ضلالة.

طب، ك وتعقب وأبو نعيم في فضائل الصحابة - عن زيد بن أرقم).

ایسی اوراسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۶۰_من أحب أن يحيى حياتي ويموت ميتتي ويدخل الجنة التي وعدني ربي قضبانا من قضبانها غرسها بيده وهي جنة الخلد فليتول عليا وذريته من بعده فإنهم لن يخرجوكم من باب هدى ولن يدخلوكم في باب ضلالة.

مطير والباوردي وابن شاهين وابن منده - عن زياد بن مطرف وهو واه) (أورده الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۰۸/۹) وقال رواه الطبراني وفيه يحيى ابن يعلى الأسلمي وهو ضعيف ص).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: جو اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ میری جیسی زندگی گذارے اور میری جیسی موت نصیب ہو اور میرے رب کی جنت میں داخل جس کا مجھ سے وعدہ میرے رب نے درخت لگائے اور وہ جنت الخلد میں رہے تو اُس کو چاہئے کہ وہ علیؑ ابن طالب تولا کرے اور اُن کے بعد اُن کی اولاد سے محبت (تولا) رکھے کیونکہ وہ تمہیں ہدایت سے نکال کر گمراہی کے دروازے داخل نہیں کرے گا۔

۳۲۹۶۱_لا تقل هذا فهو أولى الناس بكم بعدي - يعني عليا.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: ایسی بات مت کرو وہ یعنی علیؑ میرے بعد تم سب سے افضل ہیں

۳۲۹۶۲_لا يقضي ديني غيري أو علي.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میرا قرض میں یا علیؑ کوئی ادا نہیں کرسکتا۔

۳۲۹۶۳_یا بريدة !إن عليا وليكم بعدي فأحب عليا فإنه يفعل ما يؤمر.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے بریدہ! علیؑ میرے بعد تمہارے ولی ہیں علیؑ سے محبت کر کیونکہ یہ وہی کام کرتے ہیں جس کا میں حکم دیتا ہوں۔

۳۲۹۶۴سيكون بعدي فتنة فإذا كان ذلک فالزموا علي بن أبي طالب فإنه الفاروق بين الحق والباطل.
فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: میرے بعد فتنے ظاہر ہوں گے جب ایسا ہوتو تم علیؑ ابن ابی طالب کا ساتھ دو کیونکہ وہی (فاروق) حق و باطل کے درمیان جدائی کرنے والا ہوگا۔

۳۲۹۶۵_يا علي !أنت تغسل جثتي وتؤدي ديني وتواريني في حفرتي وتفي بذمتي وأنت صاحب لوائي في الدنيا والآخرة.
فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: اے علیؑ! تم ہی میرے جسم کو غسل دینا میرا قرض ادا کرنا مجھے قبر میں اُتارنا، میری ذمہ داریوں کو پورا کرنا تم میرے علم بردار ہو دنیا اور آخرت میں۔

۳۲۹۶۶_إن تولوا عليا تجدوه هاديا مهديا يسلک بكم الطريق المستقيم.
فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے :اگر تم لوگ علیؑ سے محبت کروگے تم علیؑ کو اپنا ہادی اور مہدی پاؤ گے اور تمہیں وہ سیدھے راستہ پر چلائیگا

۳۲۹۶۷_إن منكم من يقاتل على تأويل القرآن كما قاتلت على تنزيله، قيل :أبو بكر وعمر، قال :لا، ولكنه خاصف النعل - يعني عليا.
فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے :تم میں سے بعض قرآن کی تاویل پر قتال کریں گے جیسا مجھ سے تنزیل پر قتال کیا گیا اور جب کیا پوچھا گیا کہ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہیں؟ تو فرمایا نہیں وہ بلکہ وہ جو میری جوتی درست کر رہا ہے یعنی علیؑ ابن ابی طالب۔

۳۲۹۶۸ _أنا أقات لعلى تنزيل القرآن وعلي يقاتل على تأويله.
ایسی اور اسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۶۹_والذي نفسي بيده !إن فيكم لرجلا يقاتل الناس من بعدي على تأويل القرآن كما قاتلت المشركين على تنزيله وهم يشهدون أن لا إله إلا الله فيكبر قتلهم على الناس حتى يطعنون على ولي الله تعالى ويسخطون عمله كما سخط موسى أمر السفينة والغلام والجدار، فكان ذلک كله رضي الله تعالى. الديلمي - عن أبي ذر).
فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے:قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو میرے بعد لوگوں سے تاویل قران پر قتال کرے گا جیسے میں نے مشرکین سے تنزیل پر قتال کیا وہ گواہی دینے والے ہوں گے لا الہ إلا اللہ اُن کو قتل کرنا لوگوں کو شاق گذرے گا حتیٰ کہ وہ علیؑ ولی اللہ پر طعن کریں گے اور ان کے اس عمل پر ناراض ہوں گے جیسے موسیٰ کشتی توڑنے کے معاملہ میں غلام کے قتل کرنے اور دیوار کے سیدھی کرنے میں (خضر) سے ناراض تھے حالانکہ یہ سب کام اللہ کی مرضی کے مطابق ہوئے۔

۳۲۹۷۰يا علي !ستقاتلک الفئة الباغية وأنت على الحق، فمن لم ينصرک يومئذ فليس مني.ابن عساكر - عن

عمار بن ياسر). فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے علیؑ ! عنقریب تجھ سے باغی قتال کریں گیں جب کہ تو حق پر ہوگا اس زمانے میں جو تیری مدد نہ کرے اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

۳۲۹۷۱۔ا أبا رافع !سيكون بعدي قوم يقاتلون عليا، حق على الله جهادهم، فمن لم يستطع جهادهم بيده فبلسانه من لم يستطع بلسانه فبقلبه، ليس وراء ذلک شيء.طب - عن محمد بن عبيد الله بن أبي رافع عن أبيه عن جده).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے ابورافع !میرے بعد ایک قوم علیؑ سے قتال کرے گی حق اللہ یہ ہے کہ اُن کے خلاف جہاد کرنا ہاتھ سے اور اگر اس پر قادر نہیں ہو تو زبان سے جہاد کرے اور زبان سے جہاد کرنے پر قادر نہیں تو دل سے جہاد کرنا اس لئے اس سے کم جہاد کا کوئی درجہ نہیں۔

۳۲۹۷۲یا عمار !إن رأيت عليا قد سلک واديا وسلک الناس واديا غيره فاسلک مع علي ودع الناس، إنه لن يدلک على ردي ولن يخرجک من الهدى. الديلمي - عن عمار بن ياسر وعن أبي أيوب).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے عمارؓ!اگر تو دیکھے کہ علیؑ ایک راستے پر چل رہے ہیں اور لوگ دوسرے راستے پر تم لوگوں کا راستہ چھوڑ کر علیؑ کے راستے پر علیؑ کے ساتھ ساتھ چلو۔ وہ تمہاری رہنمائی کبھی بھی غلط راستے کی طرف نہیں کریں گئیں اور تم کو ہدایت کے راستے ہی سے نکالے گئیں۔

۳۲۹۷۳۔من أطاعني فقد أطاع الله عز وجل ومن عصاني فقد عصى الله ومن أطاع عليا فقد أطاعني ومن عصى عليا فقد عصاني.ک - عن أبي ذر).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے علیؑ کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی، اور جس نے علیؑ سے نافرمانی کی اُس نے مجھ سے نافرمانی کی۔

۳۲۹۷۴۔من فارق عليا فارقني، ومن فارقني فقد فارق الله. طب عن ابن عمر).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: جس نے علیؑ کو چھوڑا اُس نے مجھ کو چھوڑا اور جس نے مجھے چھوڑا اُس نے اللہ کو چھوڑا۔

۳۲۹۷۵۔من فارقک يا علي فقد فارقني، ومن فارقني فقد فارق الله.طب - عن ابن عمر).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: جس نے علیؑ کو چھوڑا اُس نے مجھ کو چھوڑا اور جس نے مجھے چھوڑا اُس نے اللہ کو چھوڑا۔

۳۲۹۶۹۔من فارقک يا علي فقد فارقني، ومن فارقني، فقد فارق الله.ک - عن أبي ذر).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے علیؑ جس نے تمہیں چھوڑا اُس نے مجھے چھوڑا اور جس نے مجھے چھوڑا اُس نے اللہ کو چھوڑا۔

۳۲۹۷۷۔أعلم أمتي من بعدي علي بن أبي طالب.الديلمي - عن سلمان).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میرے بعد میری اُمت کا سب سے بڑا عالم علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

۳۲۹۷۸_أنا مدينة العلم وعلي بابها.أبو نعيم في المعرفة - عن علي).
فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ ہیں۔
۳۲۹۷۹_أنا مدينة العلم وعلي بابها، فمن أراد العلم فليأته من بابه(.طب - عن ابن عباس).
فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: میں شہر علم ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ ہیں جسے علم حاصل کرنا ہو وہ دروازے سے آئے۔
۳۲۹۸۰_علي بن أبي طالب أعلم الناس بالله والناس حبا وتعظيما لأهل لا إله إلا الله.أبو نعيم - عن علي).
فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: علی ابن ابی طالب تمام لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کو پہچاننے والے ہیں محبت اور تعظیم کے لحاظ سے لا الہ الا اللہ کے اقرار کرنے والوں کے حق میں ہیں۔
۳۲۹۸۱_علي باب علمي ومبين لأمتي ما أرسلت به من بعدي، حبه إيمان وبغضه نفاق والنظر إليه رأفة.الديلمي - عن أبي ذر).
فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: علیؑ میرے علم کا دروازہ ہے میرے بعد میری شریعت کو لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرنے والا اُن کی محبت ایمان ہے اور اُن سے بغض نفاق ہے اور اُن کی طرف نظر شفقت رکھنا ہے۔
۳۲۹۸۲_قسمت الحكمة عشرة أجزاء فأعطي علي تسعة أجزاء والناس جزئا واحدا، وعلي أعلم بالواحد منهم. -
فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: حکمت کو دس حصوں پر تقسیم کیا گیا اور علیؑ کو (۹) نو حصے ملے بقیہ لوگوں کو ایک حصہ دیا گیا اُس ایک حصے میں بھی علیؑ ابن ابی طالب سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔
۳۲۹۸۳_يا علي !أنت تبين لأمتي ما اختلفوا فيه من بعدي.الديلمي - عن أنس).
فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: اے علیؑ میرے بعد آپ لوگوں کو مختلف مسائل کا حل بتائیں گے۔
۳۲۹۸۴_أبشر يا علي !حياتک وموتک معي. ابن قانع وابن منده، عد، طب وابن عساكر -
فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: اے علیؑ! بشارت ہو تمہاری زندگی اور موت میرے ساتھ ہے۔
۳۲۹۸۷_ إذا كان يوم ضربت لي قبة من ياقوتة حمراء علىٰ يمين العرش، وضربت لإبراهيم قبة من ياقوتة خضرائعلىٰ يسار العرش، وضربت فيما بيننا لعلي بن أبي طالب قبة من لؤلؤة بيضاء؛ فما ظنک بحبيب بين خليلين. هق في فضائل الصحابة وابن الجوزي - عن سلمان).
فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: قیامت کے دن میرے لئے سرخ یاقوت ایک قبہ ہوگا عرش کے دائیں جانب اور حضرت ابراہیمؑ کے لئے سبز یاقوت کا قبہ ہوگا عرش کے بائیں جانب اور ہم دونوں کے درمیان علیؑ کے لئے سفید موتیوں کا قبہ نصب کیا جائے گا پس تمہارا کیا خیال ہے دو خلیلوں کے درمیان ایک حبیب کا۔

۳۲۹۸۸_إن الله اتخذني خليلا كما اتخذ إبراهيم خليلا، فقصري في الجنة وقصر إبراهيم في الجنة متقابلين، وقصر علي بن أبي طالب بين قصري وقصر إبراهيم، فياله من حبيب بين خليلين.ك في تاريخه، هق في فضائل الصحابة وابن الجوزي عن حذيفة).

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیل بنایا جیسے ابراہیم کو خلیل بنایا جنت میں میرا محل اور ابراہیمؑ کا محل مدمقابل ہوگا اور علی کا محل ہم دونوں کے محل کے سامنے ہوگا۔ خوش نصیب ہے ایک حبیب کی دوخلیلوں کے درمیان۔

۳۲۹۸۹_إن الملائكة صلت علي وعلى علي سبع سنين قبل أن يسلم بشر. كر؛ وفيه عمرو بن جميع).

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: فرشتوں نے مجھ پر اور علیؑ پر کسی انسان کے اسلام لانے سے سات سال قبل درود بھیجا۔

۳۲۹۹۰_إن هذا أول من آمن بي وأول من يصافحني يوم القيامة، وهذا الصديق الأكبر، وهذا فاروق هذه الأمة يفرق بين الحق والباطل وهذا يعسوب المؤمنين، والمال يعسوب الظالمين - قاله لعلي_.طب - عن سلمان وأبي ذر معا؛ هق - عد - عن حذيفة) (أورده الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۰۲/۹) وقال :رواه الطبراني والبزار وفيه عمر بن سعيد المصري ص).

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے حضرت علی کی طرف اشارہ کرکے: یہ وہ ہیں جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور روز قیامت مجھ سے مصافحہ کریں گے یہ بڑے صدیق ہیں یہ اُمت کے فاروق ہیں جو حق وباطل کے درمیان فرق کریں گے یہ مسلمانوں کے یعسوب (یعسوب وہ مکھی ہے جو شہد کی مکھیاں پھولوں سے رس لے کر واپس آتے ہیں تو یہ یعسوب سنگھتا ہے کہ جو رس لائے ہیں وہ قابل ہے کہ اُس کو شہد میں شامل کریں اور اگر نہیں تو جو مکھی خراب رس لاتی ہے وہ اُس کے دوٹکڑے کر دیتا ہے)۔

۳۲۹۹۱_أولكم وارداعلیَّ الحوض أولكم إسلاما علي بن أبي طالب.ك ولم يصححه والخطيب - عن سلمان).

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: حوض کوثر پر سب سے پہلے وہ حاضر ہوگا جو سب سے قبل اسلام لایا ہو اور علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

۳۲۹۹۲_أول من صلى معي علي. ك في تاريخه والديلمي - عن ابن عباس)

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: جس نے سب سے قبل میرے ساتھ نماز پڑھی وہ علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

۳۲۹۹۳_لو أن السماوات والأرض موضوعتان في كفة وإيمان علي في كفة لرجح إيمان علي.الديلمي - عن ابن عمر).

فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اگر آسمان وزمین کے لوگوں کا ایمان ترازو کے ایک پلہ میں اور دوسرے پلہ میں ایمان علیؑ ابی طالب رکھا جائے علیؑ کا پلہ بھاری رہے گا۔

۳۲۹۹۴_يا علي !أخصمك بالنبوة ولا نبوة بعدي، وتخصم بسبع ولا يحاجك فيها أحد من قريش :أنت أولهم

إيمانا بالله وأوفاهم بعهد الله وأقومهم بأمر الله وأقسمهم بالسوية وأعدلهم في الرعية وأبصرهم بالقضية وأعظمهم عند الله مزية.حل - عن معاذ).

فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے: اے علیؑ میں تم پر نبوت کی وجہ سے فوقیت رکھتا ہوں اور سات (۷) باتوں کی وجہ سے جس میں کوئی اور شریک نہیں وہ یہ کہ تم قریش میں سب سے پہلے ایمان لائے، اور سب سے زیادہ عہد کو پورا کرنے والا، اللہ کے حکم کو سب زیادہ قائم رکھنے والا اور سب سے زیادہ عدالت کرنے والا سب سے زیادہ رعایا مین انصاف فراہم کرنے والا مقدمات کو سب سے زیادہ سمجھنے والا اور ان میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ خصوصیات والا۔

۳۲۹۹۵_يا علي لک سبع خصال لا يحاجک فيها أحد يوم القيامة :أنت أول المؤمنين بالله إيمانا وأوفاهم بعهد الله وأقومهم بأمر الله وأرأفهم بالرعية وأقسمهم بالسوية وأعلمهم بالقضية وأعظمهم مزية يوم القيامة.ـ حل - عن أبي سعيد).

فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے: اے علیؑ تمہاری سات خصوصیات ہیں روز قیامت میں کوئی تمہارا اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا، تم اللہ پر ایمان سب سے پہلے لائے، اللہ کے عہد کو پورا کیا، اللہ کے حکم کو سب سے زیادہ قائم کیا، رعایا پر سب سے زیادہ شفقت کرنے والا، اور قضایا کو سب سے زیادہ سمجھنے والا اور روز قیامت سب سے معظم ہیں۔

۳۲۹۹۶_أما إنک ستلقى بعدي جهدا !قال :في سلامة من ديني؟ قال :نعم - قاله لعلي.ک - عن ابن عباس).

فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے: یا علیؑ میرے بعد تمہیں سخت مشقت اُٹھانی پڑے گی۔ حضرت علیؑ نے پاچھا کیا میرے دین کی سلامتی رہے گی۔ فرمایاؐ: ہاں

۳۲۹۹۷_إن الأمة ستغدر بک من بعدي، وأنت تعيش علىٰ ملتي وتقتل علىٰ سنتي، من أحبک أحبني ومن أبغضک أبغضني، وإن هذا سيخضب من هذا - يعني لحيته من رأسه. قط في الأفراد، ـک، خط - عن علي).

فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے: یا علی میرے بعد اُمت تم سے غداری کرے گی تم میرے دین پر رہو گے اور میری سنت پر شہید ہو گے جس نے تم سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی جس نے تم سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا یعنی تمہاری داڑھی تمہارے خون سے تر ہو جائے گی۔

۳۲۹۹۸_لا تموت حتى تضرب ضربةعلىٰ هذه فتخضب هذه، ويقتلک أشقاها كما عقر ناقة الله أشقى بني فلان. قط في الأفراد - عن علي).

فرمایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے: یا علیؑ تمہیں موت نہ آئے گی یہاں تک تمہارے سر پر ضربت لگے گی جس سے تمہاری داڑھی خون سے تر ہو جائے گی اور تم کو قوم کا بدبخت قتل کرے گا جیسے ناقہ صالح کو بنی فلاں کے بدبخت قتل کیا تھا۔

۳۲۹۹۹_إن هذا لن يموت يملأ غيظا ولن يموت إلا مقتولا - قال لعلي.قط في الأفراد وابن عساكر - عن أنس).
فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے حضرت علیؑ کے بارے میں کہ اُنہیں موت نہ آئے گی مگر شھادت پر۔

۳۳۰۰۰_يأتي الوحيد الشهيد، يأتي الوحيد الشهيد - قاله لعلي. ع - عن عائشة).
فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے حضرت علیؑ کے بارے میں کہ وہ تنہا شہید ہوکر آئیں گے،تنہا شہید ہوکر آئیں گے۔

۳۳۰۰۴_أما بعد فإني أمرت بسد هذه الأبواب غير باب علي فقال فيه قائلكم، وإني والله ما سددت شيئا ولا فتحته ولكن أمرت بشيء فاتبعته.حم، ص - عن زيد بن أرقم).
فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: امابعد میں نے دروازے بند کرنے کا جوحکم سوائے علیؑ کے در ۔تم میں سے کہنے والا کہہ لے۔ یہ واللہ نہ میں نے بند کیا اور نہ میں نے کھلا رکھا۔لیکن جس کا بات حکم ہوا میں نے بجالایا۔

۳۳۰۰۵_سدوا هذه الأبواب إلا باب علي.حم، ک، ص - عن زيد بن أرقم).
فرمایارسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: تمام دروازے بند کردو سوائے علی کے دروازے کے۔

۳۲۹۹۴_يا علي !أخصمک بالنبوة ولا نبوة بعدي، وتخصم بسبع ولا يحاجک فيها أحد من قريش :أنت أولهم إيمانا بالله وأوفاهم بعهد الله وأقومهم بأمر الله وأقسمهم بالسوية وأعدلهم في الرعية وأبصرهم بالقضية وأعظمهم عند الله مزية.حل - عن معاذ).
یہ روایت پہلے مذکور ہوچکی۔

۳۲۹۹۵_يا علي لک سبع خصال لا يحاجک فيها أحد يوم القيامة :أنت أول المؤمنين بالله إيمانا وأوفاهم بعهد الله وأقومهم بأمر الله وأرأفهم بالرعية وأقسمهم بالسوية وأعلمهم بالقضية وأعظمهم مزية يوم القيامة.حل - عن أبي سعيد).
یہ روایت پہلے مذکور ہوچکی۔

۳۲۹۹۶_ما إنک ستلقى بعدي جهدا !قال :في سلامة من ديني؟ قال :نعم - قاله لعلي.ک - عن ابن عباس).
یہ روایت پہلے مذکور ہوچکی۔

۳۲۹۹۷إن الأمة ستغدر بک من بعدي، وأنت تعيش علىٰ ملتي وتقت لعلىٰ سنتي، من أحبک أحبني ومن أبغضک أبغضني، وإن هذا سيخضب من هذا - يعني لحيته من رأسه.قط في الأفراد، ک، خط - عن علي).
یہ روایت پہلے مذکور ہوچکی۔

۳۲۹۹۸لا تموت حتى تضرب ضربةعلىٰ هذه فتخضب هذه، ويقتلک أشقاها كما عقر ناقة الله أشقى بني فلان.

قط في الأفراد - عن علي).

یہ روایت پہلے مذکور ہوچکی۔

۳۲۹۹۹إن هذا لن يموت يملأ غيظا ولن يموت إلا مقتولا - قال لعلي.

قط في الأفراد وابن عساكر - عن أنس).

۳۳۰۰۰_يأتي الوحيد الشهيد، يأتي الوحيد الشهيد - قاله لعلي.ع - عن عائشة).

یہ روایت پہلے مذکور ہوچکی۔

۳۳۰۰۴_أما بعد فإني أمرت بسد هذه الأبواب غير باب علي فقال فيه قائلكم، وإني والله ما سددت شيئا ولا فتحته ولكن أمرت بشيء فاتبعته.حم، ص - عن زيد بن أرقم).

یہ روایت پہلے مذکور ہوچکی۔

۳۳۰۰۵_سدوا هذه الأبواب إلا باب علي.حم، ک، ص - عن زيد بن أرقم). ابن النجار - عن عبد الله بن أسعد بن زرارة).

یہ روایت پہلے مذکور ہوچکی۔

۳۳۰۱۲_أنا المنذر وعلي الهادي، وبک يا علي يهتدي المهتدون من بعدي. الديلمي - عن ابن عباس).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ڈرانے والا ہوں اور علیؑ ہدایت کرنے والے یا علیؑ! آپ ہی کے ذریعہ ہدایت حاصل کرنے والے ہدایت پائیں گے۔

۳۳۰۱۳_أنا وهذا حجةعلی ؑ أمتي يوم القيامة - يعني عليا. الخطيب عن أنس).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت میں اور علیؑ ہی میری اُمت پر حجت رہیں گے۔

۳۳۰۱۴_أيها الناس لا تشكوا عليا، فوالله !إنه لأخيشن (لأخيشن :الخشونة ضد اللين .واخشوشن الرجل :تعود لبس الخشن والأخشن :مثل الخشن .وفي الحديث (أخيشن في ذات الله) .المختار (137(ب) في ذات الله عز وجل وفي سبيل الله.حم، ک، ض - عن أبي سعيد).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! علیؑ کی شکایت مت کرو وہ اللہ کی ذات اور اللہ کی راہ میں سختی کے ساتھ لڑنے والے ہیں۔

۳۳۰۱۵_يا أيها الناس لا تشكوا عليا، فوالله إنه لأخيشن في دين الله.حل - عن أبي سعيد).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! علیؑ کی شکایت مت کرو وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں انتہائی سخت ہیں۔

۳۳۰۱۶_تكون بين الناس فرقة واختلاف فيكون هذا وأصحابه علی ؑ الحق - يعني عليا.طب - عن كعب بن عجر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں اختلاف ہوگا یہ علی اور اُن کے ساتھی حق پر ہوں گے۔

۳۳۰۱۷لا تسبوا عليا فإنه ممسوس في ذات اللّٰه تعالى. طب - حل عن كعب بن عجرة).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کو گالی مت دو کیونکہ وہ اللہ کی ذات میں انتہای سخت ہیں۔

۳۳۰۱۸_الحق مع ذا، الحق مع ذا - يعني عليا. ع، ص - عن أبي سعيد).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حق اُن کے ساتھ ہے یعنی علیؑ کے ساتھ ہے۔

۳۳۰۱۹_اللّٰه ورسوله وجبريل عنک راضون.

طب - عن محمد بن عبيد اللّٰه بن أبي رافع عن أبيه عن جده) أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بعث عليا مبعثا فلما قدم قال له :فذكره.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! اللہ اور اُس کا رسولؐ و جبرئیل تجھ سے راضی ہیں،

۳۳۰۲۰_يا علي !إن جبريل زعم أنه يحبک قال :وقد بلغت أن يحبني جبريل؟ قال :نعم، ومن هو خير من جبريل؛ اللّٰه عز وجل يحبک.الحسن ابن سفيان - عن أبي الضحاک الأنصاري).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! جبرئیل کا خیال ہے کہ وہ آپؑ سے محبت کرتے ہیں حضرت علیؑ نے تعجب سے پوچھا: کیا آپؐ کا یہ ارشاد ہے کہ جبرئیل مجھ سے محبت کرتے ہیں؟ فرمایاؐ: ہاں وہ (یعنی تم سے) جو جبرئیل سے بہتر ہو۔

۳۳۰۲۱_حب علي يأكل الذنوب كما تأكل النار الحطب .(تمام وابن عساكر - عن أبي؛ وأورده ابن الجوزي)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کی محبت گناہوں کو ایسے کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔

۳۳۰۲۲ما ثبت اللّٰه حب علي في قلب مؤمن فزلت به قدم إلا ثبت اللّٰه قدما يوم القيامةعلىٰ الصراط.الخطيب في المتفق والمفترق - عن محمد بن علي معضلا).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی نے جس مؤمن کے دل میں علیؑ کی محبت پختہ ہو جائے تو اگر اُس کا قدم ڈگمگائے تو اللہ اس کے قدم کو روز قیامت پل صراط پر ثبت کردے گا یعنی قائم رکھے گا۔

۳۳۰۲۳_محبک محبي ومبغضک مبغضي - قاله لعلي .(طب - عن سلمان) (أورده الهيثمي في مجمع الزوائد ۱۳۲/۹ (وقال :رواه الطبراني وفيه عبد الملک الطويل وثقه ابن حبان ضعفه الأزدي وبقية رجاله وثقوا ورواه البزار بنحوه .ص).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! جو مجھ سے محبت کرنے والا وہ تجھ سے محبت کرے گا اور جو مجھ سے بغض رکھنے والا تجھ سے بغض رکھے گا۔

۳۳۰۲۴۔من أحب عليا فقد أحبني ومن أحبني فقد أحب الله ومن أبغضه فقد أبغضني ومن أبغضني فقد أبغض الله.
طب - عن محمد بن عبد الله بن أبي رافع عن أبيه عن جده؛ طب - عن أم سلمة).
رسول اللهؐ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علیؑ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی۔اور جس نے علیؑ سے بغض کیا اُس نے مجھ سے بغض کیا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا وہ اللہ سے بغض رکھا۔

۳۳۰۲۵۔من أحبک فبحبي أحبک، فإن العبد لا ينال ولايتي إلا بحبک - لعلي. الديلمي - عن ابن عباس).
رسول اللهؐ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ جس نے تجھ سے محبت کی میری محبت کی وجہ کی کیا نکہ کوئی بندہ میرا قرب حاصل نہیں کرسکتا مگر تیری محبت کے ذریعہ۔

۳۳۰۲۶۔لا يبغضک مؤمن ولا يحبک منافق - قاله لعلي.عم عن أم سلمة)
ایسی یا یسی ہی حدیث مذکور ہوچکی ہے

۳۳۰۲۷۔لا يبغض عليا مؤمن ولا يحبه منافق. ش - عن أم سلمة).
ایسی یا یسی ہی حدیث مذکور ہوچکی ہے

۳۳۰۲۸۔لا يحبک إلا مؤمن ولا يبغضک إلا منافق - قاله لعلي. م - عن علي).
ایسی یا یسی ہی حدیث مذکور ہوچکی ہے

۳۳۰۲۹۔لا يحب عليا إلا مؤمن ولا يبغضه إلا منافق.طب - عن أم سلمة).
ایسی یا یسی ہی حدیث مذکور ہوچکی ہے

۳۳۰۳۰۔يا علي !طوبى لمن أحبک وصدق فيک، وويل لمن أبغضک وكذب فيک.طب، ک وتعقب والخطيب - عن عمار بن ياسر).
رسول اللهؐ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ بشارت ہو ہر اُس کے لئے جو تجھ سے محبت کرتا ہو اور تیرے صداقت کا راستہ اختیار کیا اور ہلاکت ہے اس کے لئے جو تجھ سے نفرت کرے اور تجھے جھٹلائے

۳۳۰۳۱۔ ثلاث من كن فيه فليس مني ولا أنا منه :بغض علي، ونصب (نصب :أي :تعب، وبابه طرب .المختار ۵۲۴(ب) أهل بيتي، ومن قال :الإيمان كلام(.الديلمي - عن جابر).
رسول اللهؐ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کسی میں تین باتیں ہو اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں، علیؑ سے بغض اور میرے اہل بیت کو نشانہ بنانا (ظلم کا) اور قول اختیار کرے کہ ایمان کلام ہے (یعنی باتیں ہی باتیں ہیں عمل نہیں)

۳۳۰۳۲۔ا علي !إن فيک من عيسى مثلا، أبغضته اليهود حتى بهتوا أمه أحبته النصارى حتى أنزلوه بالمنزلة التي

ليس بها.-عد، ك وأبو نعيم في فضائل الصحابة، ك وتعقب - عن علي).

رسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! آپ کی مثال عیسیٰ جیسی ہے اُن سے یہودیوں نے عدوات کی اور اُن کی ماں پر بہتان باندھا نصاریٰ نے اُن سے محبت کی اور اُن کو اُس مقام تک پہنچایا جس کے وہ اہل نہیں تھے۔

۳۳۰۳۳۔اللهم !انصر من نصر عليا، اللهم !أكرم عليا، اللهم !اخذل من خذل عليا.طب - عن عمرو بن شراحيل).

رسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! مدد کر اُس کی جس نے علیؑ کی مدد کی اور اے اللہ مکرم فرما علیؑ کو۔ اے اللہ! اُس کو رسوا کر جو علیؑ کی رسوای کا خواہاں ہے۔

۳۳۰۳۴۔اللهم !إنك أخذت مني عبيدة بن الحارث يوم بدر وحمزة ابن عبد المطلب يوم أحد وهذا علي فلا تذرني فردا وأنت خير الوارثين. الديلمي - عن علي).

رسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو نے عبیدہؓ بن حارث کو مجھ سے بدر میں جدا کیا اور حضرت حمزہؓ کو احد کے دن یہ علیؑ ہیں تو مجھ کو تنہا نہ چھوڑنا، تو خیر الوارثین ہے۔

۳۳۰۳۵۔لمبارزة علي لعمرو بن عبد ود أفضل من أعمال أمتي إلى يوم القيامة.

رسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: علیؑ کی لڑائی عمر ابن عبدود کے مقابل میں قیامت تک بہتر ہیں میری اُمت کے تمام اعمال سے۔

(ملاحظہ ہو تفسیر رازی جلد ۳۲ ص ۱۳۱ باب تفسیر سورہ انا انزلنا؛ تاریخ بغداد خطیب ج ۱۳ ص ۱۹ سلسلہ ۶۹۷۸)

۳۳۰۳۹۔النظر إلى وجه علي عبادة. ابن عساكر - عن عائشة) (أورده الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۱۹/۹) وقال رواه الطبراني وفيه :عمران بن خالد الخزاعي ص).

رسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: علیؑ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

۳۳۰۴۰۔رأيت ليلة أسري بي مثبتاعلیؑ ساق العرش :أني أنا الله لا إله غيري، خلقت جنة عدن بيدي، محمد صفوتي من خلقي، أيدته بعلي نصرته بعلي.ابن عساكر وابن الجوزي - عن أبي الحمراء).

رسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میں نے معراج کی رات عرش پر لکھا دیکھا: کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی مخلوق میں سے منتخب ہیں میں نے اُن کی مدد علیؑ کے ذریعہ کی۔

۳۳۰۴۱۔لما أسري بي إلى السماء دخلت الجنة فرأيت في ساق العرش الأيمن مكتوب :لا إله إلا الله محمد رسول الله، أيدته بعلي ونصرته. طب - عن أبي الحمراء).

رسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات میں جنت میں داخل ہوا ستون عرش پر دائیں جانب لکھا ہوا دیکھا: لا اله الا الله محمد رسول الله ہیں اور میں نے علیؑ کے ذریعہ اُن کی مدد کی۔

۳۳۰۴۲_مکتوب في باب الجنة قبل أن يخلق السموات والأرض بألفي سنة :لا إله إلا الله محمد رسول الله، أيدته بعلي. عق - عن جابر).

رسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: آسمان اور زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل جنت کے دروازے پر لکھا گیا کہ:لا اله الاالله محمد رسول الله ہیں اور میں نے علیؑ کے ذریعہ اُن کی مدد کی۔

۳۳۰۴۳_مکتوب علی باب الجنة :لا إله إلا الله محمد رسول الله،علیؑ أخو رسول الله صلی الله علیه وسلم، قبل أن يخلق السموات والأرض بألفي عام.طس، خط في المتفق والمفترق وابن الجوزي في الواهيات - عن جابر).

رسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا ہے۔لا إله إلا الله محمد رسول الله،علیؑ بھائی ہیں رسول الله کے زمین وآسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل۔

۳۳۰۴۴سلام علیک أبا الريحانتين !أوصيک بريحانتي من الدنيا، فعن قليل ينهدم رکناک، والله خليفتي عليک -قاله لعلي. أبو نعيم وابن عساكر - عن جابر).

رسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت علیؑ سے سلام ہو تم ریحانتین (یعنی امام حسنؑ اور امام حسینؑ) کے باپ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں ایمان کے بارے میں تمہارا عنقریب ستون گرایا جائے گا واللہ تم خلیفہ ہو۔

۳۳۰۴۵_علي خير البشر، فمن أبى فقد كفر. الخطيب - عن جابر).

رسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ خیر البشر ہیں جس نے انکار کیا اُس نے کفر کیا۔

۳۳۰۴۶_من لم يقل؛ علي خير الناس؛ فقد كفر.الخطيب - عن ابن مسعود عن علي).

رسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علیؑ کو تمام انسانوں سے افضل نہیں قرار دیا اُس نے کفر کیا۔

۳۳۰۴۸_قم يا علي !فقد برئت، ما سألت الله شيئا إلا أعطاني، وما سألت الله شيئا إلا سألت لک مثله إلا أنه قيل: لا نبوة بعدک. أبو نعيم في فضائل الصحابة - عن علي).

رسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! کھڑے ہو جاؤ آپ بری ہیں میں نے اللہ سے دعا مانگی قبول ہوئی میں نے اپنے لئے بھی دعا مانگی جواب میں یہ کہا گیا کہ میرے بعد نبوت ختم۔

۳۳۰۴۹_ما انتجيته (انتجيته :انتجى القدوم، وتناجوا أي :تساروا .وانتجاه :خصه بمناجاته المختار (۴ ۵۱ (ب) ولكن الله انتجاه.ت :حسن غريب، طب - عن جابر) قال :دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا يوم الطائف فانتجاه فقال الناس :لقد طال نجواه مع ابن عمه قال :فذكره.

رسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے علیؑ سے سرگوشی نہیں کی مگر اللہ نے۔

۳۳۰۵۰_من حسد عليا فقد حسدني ومن حسدني فقد كفر. ابن مردويه - عن أنس).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علیؑ سے حسد کیا اُس نے مجھ سے حسد کی اور وہ کفر ہے۔

۳۳۰۵۱_لا ينبغي لأحد أن يجنب في هذا المسجد إلا أنا أو علي.طب -عن أم سلمة) (أورده الهيثمي في مجمع الزوائد (9/115(وقال :رواه البزار وخارجة لم أعرفه وبقية رجاله ثقات .ص).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی حالت جنابت میں داخل ہونے کی اجازت نہیں سوائے میرے اور علیؑ کے۔

۳۳۰۵۲_يا علي !لا يحل لأحد أن يجنب في هذا المسجد غيري وغيرک.ت :حسن غريب، ع، عن أبي سعيد).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! کسی کے لئے مسجد میں حالت جنابت میں داخل ہونے کی اجازت نہیں مگر میرے اور آپ کے۔

۳۳۰۵۳يا علي !إن الله تعالى قد زينک بزينة لم تزين العباد بزينة أحب إلى الله تعالى منها، هي زينة الأبرار عند الله الزهد في الدنيا فجعلک لا ترزأ (ترزأ :في حديث سراقة بن جعشم (فلم يرزآني شيئا) أي لم يأخذا مني شيئا .يقال رزأته أرزأه وأصله النقص .النهاية (۲۱۸/۲(ب) من الدنيا شيئا ولا ترزأ الدنيا منک شيئا، ووهب لک حب المساكين فجعلک ترضى بهم أتباعا ويرضون بک إماما. حل - عن عمار بن ياسر).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاعلیؑ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی زینت سے مزین کیا کہ بندوں میں کسی کو ایسی پسندیدہ زینت نصیب نہ ہوئی، یہ زینت اللہ کے نزدیک ابرار ہے کہ دنیا سے بے رغبت رہنا۔ اے علیؑ تم نے دنیا سے کچھ نہیں لیا اور دنیا نے تم سے کچھ حاصل نہیں کیا۔ تمہیں مساکین کی محبت دی گئی تو اُن کو تابع بنا کر خوش و راضی رہے۔

۳۴۴۰۲أفضل نساء أهل الجنة خديجة بنت خويلد وفاطمة ابنت محمد ومريم بنت عمران وآسية بنت مزاحم امرأة فرعون. حم، (أورده الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۲۳/۹(رواه أحمد وأبو يعلى والطبراني ورجالهم رجال الصحيح.

والحاكم في المستدرک (3/185(وقال صحيح .ص) طب، ک - عن ابن عباس).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنتی عورتوں میں سب سے افضل حضرت خدیجہؑ بنت خویلد، فاطمہؑ بنت محمد ﷺ وآلہ وسلم، مریمؑ بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون۔

۳۴۴۰۳_حسبک من نساء العالمين مريم بنت عمران وخديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد وآسية امرأة فرعون

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: کافی ہے تیرے لئے جہاں والوں کی عورتوں میں سے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہؑ

بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آسیہ زوجہ فرعون۔

حم، ت؛ حب، ک - عن أنس) .)أخرجه الترمذي كتاب المناقب باب فضل خديجة رضي الله عنها رقم (3878(
وقال صحيح .ص).

۳۴۴۰۴_خير نساء العالمين أربع :مريم بنت عمران؛ وخديجة بنت خويلد، وفاطمة بنت محمد، وآسية امرأةفرعون. حم، ق عن أنس) .)أخرجه الحاكم في المستدرك (3/186(وقالا صحيح والترمذي كتاب المناقب باب مناقب فضل خديجة رضي الله عنها رقم (3877(وقال حسن صحيح .ص).

ایسی ہی حدیث مذکور ہو چکی ہے

۳۴۴۰۵_خير نسائها مريم ابنة عمران، وخير نسائها خديجة بنت خويلد.حم، ق عن علي) .)أخرجه الحاكم في المستدرك (3/186(وقالا صحيح والترمذي كتاب المناقب باب مناقب فضل خديجة رضي الله عنها رقم (3877(وقال حسن صحيح .ص).

ایسی ہی حدیث مذکور ہو چکی ہے

۳۴۴۰۶_سيدات نساء أهل الجنة أربع :مريم، وفاطمة، وخديجة وآسية.
ک - عن عائشة) .)أخرجه الحاكم في المستدرك (3/186(وقالا صحيح والترمذي كتاب المناقب باب مناقب فضل خديجه رضي الله عنها رقم (3877(وقال حسن صحيح .ص).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کی عورتوں کی سردار چار ہیں، مریم، فاطمہ، خدیجہ، اور آسیہ

۳۴۴۰۹_سيدات نساء أهل الجنة مريم بنت عمران فاطمة وخديجة وآسية امرأة فرعون.طب - عن ابن عباس).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کے عورتوں سردار مریم بنت عمران، فاطمہ، وخدیجہ، اورآسیہ زوجہ فرعون ہیں

۳۴۴۱۱_أربع نسوة سادات عالمهن :مريم بنت عمران، وآسية امرأة فرعون، وخديجة بنت خويلد، وفاطمة بنت محمد، وأفضلهن عالما فاطمة.هب - عن ابن عباس).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار عورتیں عالمین کی سردار ہیں، مریم بنت عمران، آسیہ زوجہ فرعون، خدیجہ بنت خویلد، اور فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اِمیں سب سے افضل عالم میں فاطمہ بنت محمد (سلام اللہ عیہا) ہیں۔

بالكتاب والسنة

۸۷۰_يا أيها الناس إني تركت فيكم ما إن أخذتم به لن تضلوا :كتاب الله، وعترتي أهل بيتي.ن عن جابر).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم اُن کو مضبوطی سے تھام لیا تو ہر گز

گمراہ نہ ہوگے، کتاب اللہ۔اور میری عترت میرے اہل بیت۔

۸۷۱۔أیها الناس قد ترکت فیکم ما إن أخذتم به لن تضلوا کتاب الله وعترتي أهل بیتي.ت عن جابر).

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم اُن کو مضبوطی سے تھام لیا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے، کتاب اللہ۔اور میری عترت میرے اہل بیت۔

۸۷۲۔إني تارک فیکم خلیفتین، کتاب الله حبل ممدود ما بین السماء والأرض وعترتي أهل بیتي وإنهما لن یتفرقا حتی یردا علي الحوض.حم طب عن زید بن ثابت).

زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو خلیفہ چھوڑے جا رہا ہوں کتاب اللہ، یہ اللہ کی رسی ہے جو آسمان و زمین کے درمیان تک پہنچی ہوئی ہے دوسرا میرا خاندان یعنی اہل بیت یہ دونوں یعنی کتاب اللہ و میرے اہل بیت باہم کبھی جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کے دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔

۸۷۳۔إني تارک فیکم ما إن تمسکتم به لن تضلوا بعدي أحدهما أعظم من الآخر کتاب الله حبل ممدود من السماء إلی الأرض وعترتي أهل بیتي ولن یتفرقا حتی یردا علي الحوض فانظروا کیف تخلفوني فیهما.ت عن زید بن أرقم

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: مین تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم نے اُن کو مضبوطی سے تھام لیا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے اُن میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے وہ کتاب اللہ، یہ اللہ کی رسی آسمان اور زمین کے درمیان تک پہنچی ہوئی ہے۔دوسرا میرا خاندان یعنی اہل بیت۔کتاب اللہ اور اہل بیت باہم کبھی جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کے دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔لہذا خیال رکھنا کہ میرے بعد تم اُن کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہو۔

۳۶۳۶۲۔عن عفیف الکندي قال :جئت في الجاهلیة إلی مکة وأنا أرید أن ابتاع لأهلي من ثیابها وعطرها فأتیت العباس وکان رجلا تاجرا فإني عنده جالس أنظر إلی الکعبة وقد کلفت الشمس وارتفعت في السماء فذهبت إذ أقبل شاب فنظر إلی السماء ثم قام مستقبل الکعبة فلم ألبث إلا یسیرا حتی جاء غلام فقام عن یمینه ثم لم ألبث إلا یسیرا حتی جائت امرأة فقامت خلفهما فرکع الشاب فرکع الغلام والمرأة فرفع الشاب فرفع الغلام والمرأة فسجد الشاب فسجد الغلام والمرأة، فقلت :یا عباس !أمر عظیم؟ فقال :أمر عظیم، تدري من هذا الشاب؟ هذا محمد بن عبد الله بن أخي، تدري من هذا الغلام؟ هذا علي ابن أخي، تدري من هذه المرأة؟ هذه خدیجة بنت خویلد؛ زوجته؛ إن ابن أخي هذا حدثني أن ربه رب السماوات والأرض أمره بهذا الدین ولا والله ما علی ظهر الأرض أحد علی هذا الدین غیر هؤلاء الثلاثة.

عفیف الکندی کی روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں مکہ آیا اور عباس ابن عبدالمطلب کے ہاں مہمان ہوا۔میں کعبہ کی طرف دیکھ رہا تھا ایک جوان

شخص وہاں آیا، اُس نے آسمان کو دیکھا کعبہ کی سمت بڑھ کر اُس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ فوراً ہی ایک لڑکا اُس کی داہنی سمت آ کر کھڑا ہوا اس کے بعد ہی ایک عورت آ کر دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ اس جوان نے رکوع کیا اس کے ساتھ لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا۔ جوان نے سر اُٹھایا ان دونوں نے بھی سر اُٹھایا پھر وہ سجدے میں گیا وہ دونوں سجدے میں گئے۔ میں نے عباس سے کہا یہ تو کوئی اہم بات ہے۔ انھوں نے کہا بیشک جانتے ہو یہ کون ہے میں نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا یہ محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب میرا بھتیجا ہے۔ جانتے ہو اس کے ساتھ کون ہے؟ میں ے کہا نہیں جانتا۔ انھوں نے کہا یہ علیؑ ابن ابی طالب بن عبدالمطلب میرا بھتیجا ہے اور اس عورت کو جانتے ہو جو دونوں کے پیچھے کھڑی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا یہ خدیجہؓ بنت خویلد میرے بھتیجے کی بیوی ہے اور اُس نے مجھ سے کہا کہ تمہارا رب وہ ہے جو آسمان کا رب ہے اور اس بات کو جو تم دیکھ رہے ہو ان کو اسی نے حکم دیا ہے اور خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ تمام روئے زمین پر اس مسلک پر ان تینوں کے علاوہ اور بھی کوئی ہے اس کے راوی عفیف نے کہا کہ: میرے دل میں اسلام راسخ ہوا اور میں نے دعا کی کہ کاش میں چوتھا ہوتا ان میں شامل ہوتا۔ تاریخ طبری حصہ اول ص ۸۲ نفیس اکیڈمی اردو؛ تاریخ طبری عربی جلد ۲ ص ۵۶؛ التاریخ الکبیر بخاری جلد ۷ ص ۷ ۴؛ مستدرک الصحیحین جلد ۳ ص ۱۸۳؛ مجمع الزوائد الھیثمی جلد ۹ ص ۲۲۳۔

۳۶۳۶۶۔ أيضا عن أبي عبيدة قال :كتب معاوية إلى علي بن أبي طالب :يا أبا الحسن !إن لي فضائل كثيرة وكان أبي سيدا في الجاهلية وصرت ملكا في الإسلام وأنا صهر رسول الله صلى الله عليه وسلم وخال المؤمنين وكاتب الوحي، فقال علي :أبا الفضائل تفخر علي ابن آكلة الأكباد؟ ثم قال :اكتب يا غلام!

محمد النبي أخي وصهري *.*وحمزة سيد الشهداء عمي

وجعفر الذي يمسي ويضحى *.*يطير مع الملائكة ابن أمي

وبنت محمد سكني وعرسي *.*منوط لحمها بدمي ولحمي

وسبطا أحمد ولداي منها *.*فأيكم له سهم كسهمي

سبقتكم إلى الإسلام طرا *.*صغيرا ما بلغت أوان حلمي

فقال معاوية :أخفوا هذا الكتاب لا يقرأه أهل الشام فيميلون إلى ابن أبي طالب.

ابوعبیدہ کی روایت ہے کہ معاویہ نے حضرت علیؑ کو خط لکھا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ: اے ابوالحسن! میرے بہت سے فضائل ہیں میرا باپ جاہلیت میں سردار تھا اور میں اسلام میں بادشاہ ہو گیا ہوں میرا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سسرالی رشتہ ہے، میں مومنین کا ماموں ہوں کاتب وحی ہوں۔ حضرت علیؑ نے اس خط کے جواب لکھا: اے ابوالفضائل جگر چبانے والی کے بیٹے مجھ پر فخر کرتا ہے؟ پھر فرمایا اے لڑکے لکھو! محمد ﷺ جو نبی ہیں میرے بھائی اور سسر ہیں جب کہ حمزہؓ سیدالشھدا میرے چچا ہیں۔ اور جعفرؓ صبح و شام فرشتوں کے ساتھ پرواز کر رہے ہیں اور وہ میرے ماں کے بیٹے ہیں، محمد ﷺ و آلہٖ وسلم کی بیٹی میری زوجہ ہیں دلہن ہیں اُس کی جان میری جان سے ملی ہوئی ہے۔ محمد ﷺ کے دونواسے جو اُن کی بیٹی سے ہیں دونوں میرے فرزند ہیں تم میں سے کون ہے جس کا حصہ میرے حصے جیسا ہو، میں بچپن ہی میں اسلام کی طرف سبقت کی جب کہ میں بالغ بھی نہ ہوا تھا۔ جب معاویہ کو یہ خط ملا تو اُس نے حکم دیا اس خط کو چھپا دو اگر اہل شام کو علم ہو گا تو وہ

علی ابی طالب کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔

۳۶۳۷۰عن علي قال :خطب أبو بكر وعمر فاطمة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأبى رسول الله صلى الله عليه وسلم عليهما، فقال عمر :أنت لها يا علي !قال :مالي من شيء إلا درعي وجملي وسيفي، فتعرض علي ذات يوم لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :يا علي !هل لک من شيء؟ قال :جملي ودرعي أرهنهما، فزوجني رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة، فلما بلغ فاطمة ذلک بكت، فدخل عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :ما لک تبكين يا فاطمة !والله أنكحتک أكثرهم علما وأفضلهم حلما وأقدمهم سلما وفي لفظ :أولهم سلما.

حضرت علیؑ سے روایت کہ ابوبکر نے اور عمر ابن خطاب نے رسول اللہ ﷺ والہ کو فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) سے نکاح کا پیغام بھیجا رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا حضرت عمر نے کہا: اے علیؑ! فاطمہ (سلام اللہ علیہا) تمہارے ہی لئے ہے، حضرت علی نے کہا میرے پاس تو سوائے ،زرہ ،اونٹ اور تلوار کے سوا کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ ایک دن حضرت علی کا اور رسول اللہ ﷺ کا آمنا سامنا ہوا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علیؑ! تمہارے پاس کچھ ہے؟ حضرت علیؑ نے جواب دیا: میں نے اپنا اونٹ اور زرہ رہن رکھا ہے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کی شادی مجھ سے کرادی۔ جب یہ خبر حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کو ہوئی تو آپ رونے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم اُن کے پاس گئے اور فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو اے فاطمہؑ! اللہ کی قسم میں نے ایسی شخص تمہارا نکاح کرایا جو علم میں سب آگے اور بردباری میں سب سے بڑھ کر اور اسلام لانے میں سب سے مقدم ہے۔

۳۶۳۷۱عن علي قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :يا بني عبد المطلب !إني قد جئتكم بخير الدنيا والآخرة وقد أمرني الله أن أدعوكم إليه فأيكم يؤازرني على هذا الأمر على أن يكون أخي ووصيي وخليفتي فيكم؟ قال :فأحجم القوم عنها جميعا وقلت :يا نبي الله !أكون وزيرک عليه؟ فأخذ برقبتي ثم قال :هذا أخي ووصيي وخليفتي فيكم، فاسمعوا له وأطيعوا.

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے بنی عبد المطلب! میں تمہارے پاس دنیا اور آخرت کی بھلائی لے کر آیا ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میں تمہیں دعوت دوں لہذا تم میں سے کون شخص اس امر میں میرا وزن اُٹھائے گا میرا دست راست بنے گا بایں طور کہ وہ میرا بھائی، میرا وصی، اور میرا خلیفہ ہو۔ پھر آپؐ نے مجھے میری گردن سے پکڑا اور فرمایا یہ میرا بھائی، میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے اس کی بات سُنو اور اس کی اطاعت کرو۔

۳۶۳۷۲۔عن علي قال :علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم ألف باب كل باب يفتح ألف باب.

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے مجھے علم کے ہزار ابواب سکھائے اور ہر باب کے ہزار ابواب میں نے کھولے۔

٣٦٣٧٣عن ربعي بن خراش قال :سمعت عليا يقول وهو بالمدائن :جاء سهيل بن عمرو إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال :إنه قد خرج إليک أناس من أرقائنا ليس بهم الدين تعبدا فارددهم إلينا، فقال له أبو بكر وعمر :صدق يا رسول الله !فقال النبي صلى الله عليه وسلم :لن تنتهوا معشر قريش حتى يبعث الله عليكم رجلا امتحن الله قلبه بالإيمان يضرب أعناقكم وأنتم مجفلون عنه إجفال الغنم، فقال أبو بكر :أنا هو يا رسول الله !قال :لا :قال عمر :أنا هو يا رسول الله؟ قال :لا ولكنه خاصف النعل، قال :وفي كف علي نعل يخصفها لرسول الله صلى الله عليه وسلم.

ربعی بن خراش کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کوفرماتے سُنا کہ آپؑ مدائن میں تھے سہیل بن عمرو نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا ہمارے کچھ غلام تمہارے پاس آئے ہیں اُن میں دین کی کوئی سمجھ بوجھ نہیں آپ اُنہیں واپس کر دیں، ابوبکر وعمر بن خطاب دونوں نے کہا: یارسول اللہ! یہ سچ کہتا ہے۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت قریش! تم ہرگز باز نہ آؤ گے جب تک میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایسے شخص کو نہیں بھیجوں جس کے دل اللہ نے ایمان سے جانچ لیا ہے وہ تمہاری گردنیں مارے گا اور تم بھیڑ بکریوں کی طرح بھاگو گے یہ سُن حضرت ابوبکر نے پوچھا: وہ شخص میں ہوں یارسول اللہ؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں، پھر حضرت عمر نے پوچھا: یارسول اللہ! وہ شخص میں ہوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں ،لیکن وہ شخص وہ جو میرا جوتا گانٹھ رہا ہے۔راوی کہتا ہے کہ اسوقت حضرت علیؑ کے ہاتھ میں رسول اللہ کا جوتا تھا جسے وہ گانٹھ رہے تھے۔

٣٦٣٧٨أنا أسلم بن الفضل بن سهل ثنا الحسين بن عبيد الله الأبزاري البغدادي ثنا إبراهيم بن سعيد الجوهري حدثني أمير المؤمنين المأمون حدثني الرشيد حدثني المهدي حدثني المنصور حدثني أبي حدثني عبد الله بن عباس قال :سمعت عمر بن الخطاب يقول :كفوا عن ذكر علي بن أبي طالب فقد رأيت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه خصالا لأن تكون لي واحدة منهن في آل الخطاب أحب إلي مما طلعت عليه الشمس، كنت أنا وأبو بكر وأبو عبيدة في نفر من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فانتهيت إلى باب أم سلمة وعلي، قائم على الباب فقلنا :أردنا رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال :يخرج إليكم، فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فسرنا إليه فاتكأ على علي بن أبي طالب ثم ضرب بيده منكبه ثم قال :إنک مخاصم تخاصم، أنت أول المؤمنين إيمانا، وأعلمهم بأيام الله، وأوفاهم بعهده، وأقسمهم بالسوية، وأرأفهم بالرعية وأعظمهم رزية، وأنت عاضدي، وغاسلي، ودافني، والمتقدم إلى كل شديدة وكريهة، ولن ترجع بعدي كافرا وأنت تتقدمني بلواء الحمد وتذود عن حوضي، ثم قال ابن عباس من نفسه :ولقد فاز علي بصهر رسول الله صلى الله عليه وسلم وبسطة في العشيرة وبذلا للماعون وعلما بالتنزيل وفقها للتأويل ونيلا للأقران.

عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے عمر ابن خطاب کو یہ فرماتے سُنا: علیؑ کے تذکرے سے رُک جاؤ چونکہ میں اُن میں وہ خصلتیں

دیکھی جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حاصل فرمائی ہیں اگر اس میں سے ایک بھی آل خطاب کو ملتیں تو وہ اُس چیز سے زیادہ محبوب ہوتیں جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ: میں، ابوبکر، اور ابوعبیدہ صحابہ کی ایک جماعت میں تھے۔ میں حضرت ام المومنین ام سلمہؓ کے دروازے تک جا پہنچا۔ دروازے پر حضرت علیؑ کھڑے ہوئے تھے، ہم نے عرض کیا: ہم رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے ارادے سے آئیں ہیں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اب باہر آہی چاہتے ہیں۔۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے کہ آپؐ حضرت علی کے کاندھے کا سہارا لئے ہوئے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علیؑ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: یا علیؑ تجھ سے خصومت اور جھگڑا کیا جائے گا تو ایمان کے اعتبار پہلا مومن، سب سے زیادہ اللہ کے دنوں کو جاننے والا سب سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والا، درستی پر چلنے والا، رعیت پر سب سے زیادہ مہربان، تو میرا بازو ہے، مجھے غسل دینا والا ہے مجھے دفن مرنے والا، ہر سختی اور پریشانی زیادہ چلنے والا، اور کبھی کفر نہیں کرے گا،، لواء حمد کو اُٹھائے میرے آگے آگے چلنے والا، اور حوضِ کوثر میرے ساتھ ہوگا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: حضرت علیؑ سسرالی رشتہ حاصل کرنے میں کامیاب، خاندان میں اُن کا غلبہ عام ہے، عام استعمال کی چیزیں دینے والے ہیں تنزیل وتاویل کا علم قرآن رکھے ہیں اور ہر ایک سے آگے رہتے ہیں۔

۳۶۳۸۹عن عباد بن عبد الله سمعت عليا يقول :أنا عبد الله وأخو رسوله، وأنا الصديق الأكبر، لا يقولها بعدي إلا كذاب مفتر، ولقد صليت قبل الناس سبع سنين.

عباد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ: میں نے حضرت علیؑ کو یہ فرماتے سُنا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اُس کے رسولؐ کا بھائی ہوں میں صدیق اکبر ہوں میرے بعد جو یہ کہے گا وہ کذاب ہی ہوگا میں نے لوگوں سے سات قبل نماز پڑھی ہیں۔

۳۶۳۹۰عن حبة بن جوين قال :قال علي :عبدت الله مع رسول الله صلى الله عليه وسلم سبع سنين قبل أن يعبده أحد من هذه الأمة.

حبہ بن جوین کہتے ہیں کہ : میں حضرت علیؑ کو یہ فرماتے سُنا: میں نے رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم کے ساتھ سات سال عبادت کی ہے قبل ازیں کہ اس اُمت کا کوئی فرد عبادت کرتا۔

۳۶۳۹۱۔عن حبة أن عليا قال :اللهم !إنك تعلم أنه لم يعبدك أحد من هذه الأمة قبلي ولقد عبدتك قبل أن يعبدك أحد من هذه الأمة ست سنين

حبہ بن جوین کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؑ کو یہ فرماتے سُنا: یا اللہ! تو جانتا ہے اس اُمت میں مجھ سے قبل تیری عبادت کسی نے نہیں کی اس امت میں سے کوئی شخص تیری عبادت کرتا اُس سے سات قبل میں نے تیری عبادت کی ہے۔

۳۶۴۰۱ ۔ أيضاعن ابن الحنفية قال :لو كان علي ذاكرا عثمان بسوء ذكره يوم جائه ناس فشكوا سعاة عثمان فقال لي علي :اذهب بهذا الكتاب إلى عثمان فأخبره أن فيه صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم فمر سعاتك يعملوا بها

فأتيته فقال :أغنها عنا، فأتيت بها عليا فأخبرته له فقال :لا عليک، ضعها حيث أخذتها.

ایضاً ابن حنفیہ (محمد ابن حنفیہ فرزند علیؑ ابی طالب) سے روایت ہے کہ اگر حضرت علیؑ کو حضرت عثمان کا ذکر بد کرنا ہوتا تو اُس دن ضرور کرتے جس دن لوگوں نے آ کر حضرت عثمان کی شکایت کی تو آپ نے مجھے کہا کہ یہ خط عثمان کے پاس لے جاؤ اور اُن سے کہو کہ اس میں رسولؐ اللہ کے صدقہ کا حکم (یعنی حدیث رسولؐ تحریراً) ہے اپنے گورنروں کو حکم دو کہ اُ کے مطابق عمل کریں۔ میں (محمد ابن حنفیہ) وہ خط لے کر حضرت عثمان کے حاضر ہوئے تو حضرت عثمان نے کہا: مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میں وہ خط لے کر واپس آیا اور حضرت علیؑ کو اُس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں جہاں سے وہ خط اُٹھایا تھا وہیں رکھ دو۔

۳۶۴۰۲عن علي قال :جاء النبي صلى الله عليه وسلم أناس من قريش فقالوا :يا محمد !إنا جيرانک وحلفاؤک وإن ناسا من عبيدنا قد أتوک ليس بهم رغبة في الدين ولا رغبة في الفقه، إنما فروا من ضياعنا وأموالنا فارددهم إلينا، فقال لأبي بكر :ما تقول :قال :صدقوا، إنهم لجيرانک وأحلافک، فتغير وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال لعمر :ما تقول؟ قال :صدقوا إنهم لجيرانک وحلفاؤک، فتغير وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :يا معشر قريش !والله ليبعثن الله عليكم رجلا قد امتحن الله قلبه بالإيمان فيضربكم على الدين أو يضرب بعضكم، فقال أبو بكر :أنا يا رسول الله !قال :لا، قال عمر :أنا يا رسول الله؟ قال :لا، ولكنه الذي يخصف النعل وكان أعطى عليا نعلا يخصفها.(وابن جرير، وصححه، (ص).

یہ حدیث کم و بیش حدیث ۳۶۳۷۳ کی طرح ہے صرف اس میں اضافہ یہ کہ آنحضرت ﷺ والہ وسلم کا چہرہ ابوبکر اور عمر کے جواب سے متغیر ہوگیا تھا۔

۳۶۴۱۹۔عن علي قال :لما نزلت هذه الآية على رسول الله صلى الله عليه وسلم (وانذر عشيرتک الأقربين) دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :يا علي !إن الله أمرني أن أنذر عشيرتي الأقربين، فضقت بذلک ذرعا وعرفت أني مهما أناديهم بهذا الأمر أرى منهم ما أكره فصمت عليها حتى جائني جبريل فقال :يا محمد !إنک إن لم تفعل ما تؤمر به يعذبک ربک، فاصنع لي صاعا من طعام واجعل عليه رجل شاة واجعل لنا عسا من لبن ثم اجمع لي بني عبد المطلب حتى أكلمهم وأبلغ ما أمرت به، ففعلت ما أمرني به ثم دعوتهم له وهم يومئذ أربعون رجلا يزيدون رجلا أو ينقصونه، فيهم أعمامه :أبو طالب وحمزة والعباس وأبو لهب، فلما اجتمعوا إليه دعاني بالطعام الذي صنعته لهم فجئت به، فلما وضعته تناول النبي صلى الله عليه وسلم جشب ـ حزبة من اللحم فشقها بأسنانه ثم ألقاها في نواحي الصحفة ثم قال :كلوا بسم الله، فأكل القوم حتى نهلوا عنه، ما نرى إلا آثار أصابعهم، والله !إن كان الرجل الواحد منهم ليأكل مثل ما قدمت لجميعهم، ثم قال :اسق القوم يا علي !فجئتهم بذلک العس، فشربوا منه حتى رووا

جميعا، وأيم الله !إن كان الرجل منهم ليشرب مثله.فلما أراد النبي صلى الله عليه وسلم أن يكلمهم بدره (بدره :بدر إلى الشيء :أسرع .المختار .32 ب) أبو لهب إلى الكلام فقال :لقد سحركم صاحبكم، فتفرق القوم ولم يكلمهم النبي صلى الله عليه وسلم، فلما كان الغد فقال :فقال :يا علي !إن هذا الرجل قد سبقني إلى ما سمعت من القول فتفرق القوم قبل أن أكلمهم فعد لنا مثل الذي صنعت بالأمس من الطعام والشراب ثم اجمعهم لي، ففعلت ثم جمعتهم، ثم دعاني بالطعام فقربته، ففعل به كما فعل بالأمس، فأكلوا وشربوا حتى نهلوا، ثم تكلم النبي صلى الله عليه وسلم فقال :يا بني عبد المطلب !إني والله ما أعلم شابا في العرب جاء قومه بأفضل ما جئتكم به !إني قد جئتكم بخير الدنيا والآخرة وقد أمرني الله أن أدعوكم إليه، فأيكم يؤازرني على أمري هذا؟ فقلت وأنا أحدثهم سنا وأرمصهم (وأرمصهم :يقال :غمصت العين ورمصت من الغمص والرمص، وهو البياض الذي تقطعه العين ويجتمع في زوايا الأجفان والرمص :الرطب منه، والغمص :اليابس .النهاية .2/263 ب) عينا وأعظمهم بطنا وأحمشهم (وأحمشهم :يقال :رجل حمش الساقين وأحمش الساقين أي دقيقهما .النهاية .1/440 ب) ساقا :أنا يا نبي الله أكون وزيرك عليه !فأخذ برقبتي فقال :إن هذا أخي ووصيي وخليفتي فيكم فاسمعوا له وأطيعوا، فقام القوم يضحكون ويقولون لأبي طالب :قد أمرك أن تسمع وتطيع لعلي.

ابن إسحاق وابن جرير وابن أبي حاتم وابن مردويه وأبو نعيم، (حق) معا في الدلائل.

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ جب آیت ''وانذر عشیرتک الاقربین'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراوں۔ لیکن میں اس پر میری قدرت نہیں جب کبھی میں اعلان کرتا ہوں تو لوگ ناگواری سے دیکھتے ہیں میں خاموش رہ جاتا ہوں۔ حتی کے جبرئیل میرے پاس آئے اور فرمایا کہ: اے محمد (ﷺ والہ وسلم) جس کا تم کو حکم دیا گیا ہے تو اُس کو بجالاؤ۔ لہذا اے علیؑ! تم میرے لئے ایک صاع کھانا تیار کرواور اُس پر بکری کی ایک دستہ رکھ دواور ہمارے لئے دودھ کا شربت تیار کرو پھر میرے پاس بنی عبدالمطلب کو جمع کرو تا کہ میں اُن سے بات کروں اور جو مجھے حکم ملا ہے وہ اُن تک پھنچادو۔ چانچہ میں کھانا تیار کیا اور بنی عبدالمطلب کو دعوت دی اس وقت اُن کی تعداد چالیس تھی ان میں آپ ﷺ، حضرت ابوطالب، حمزہؓ، عباسؓ، اورابولھب شامل تھے۔ جب یہ لوگ جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے مجھے کھانا لانے کو کہا، میں کھانا حاضر کر دیا آپؐ نے گوشت ایک ٹکڑا لیا اور دندان مبارک سے لگا کر رکھ دیا پھر فرمایا: بسم اللہ! کھانا شروع کرو۔ لوگ پیٹ بھر کھایا حتی کے وہ بے نیاز ہو گئے مگر کھانا جیسا تھا ویسا ہی باقی رہا برتن میں ہم کھانے والوں کے انگلیوں کے نشان دیکھ رہے تھے حالانکہ جو کھانا پیش کیا گیا تھا وہ ایک آدمی کے ہی لئے کافی تھا۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا پینے کے لئے مشروب لاؤ۔ میں وہ مشروب لایا لوگوں نے پینا شروع کیا اور سیر ہو گئے حالانکہ وہ ایک آدمی کے لئے ہی کافی تھا۔ چنانچہ جب سب کھا چکے تو نبی کریم ﷺ بات کرنے کا رادہ کیا ابولہب جلدی سے بول

اُٹھا: چلو بس بات ہوگئی چلو اُٹھو، سب اُٹھ کر چلے گئے اور نبی کریم کچھ کہہ نہ سکے، دوسرے دن رسول کریم ﷺ وآلہ نے فرمایا: اے علی! یہ شخص (ابولہب) مجھ پر سبقت لے گیا جس کہ وجہ سے لوگ اُٹھ کر چلے گئے اور میں کچھ کہہ نہ سکا لہذا کل کی طرح آج پھر کھانے اور مشروب کا انتظام کرو اور لوگوں کو جمع کرو۔۔ میں نے کھانا تیار کیا پھر لوگوں کو بلایا، آپؐ نے ایسا ہی کہا جیسے کل کیا تھا لوگ سیر ہو کر کھانا کھایا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے کلام کیا اور فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! میں نہیں جانتا کہ عرب میں کوئی نوجوان ان تعلیمات سے افضل کوئی لایا ہو میں تمہارے پاس دنیا اور آخرت کی بھلائی لایا ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میں تمہیں دعوت دوں، تم میں سے کون ہے اس معاملہ میں مجھے تقویت پہنچائے گا؟ میں (یعنی حضرت علیؑ) نے کہا: اس کام کے لئے میں تیار ہوں حلانکہ میں اس قوم میں سب سے کم سن میری پنڈلیاں پتلی تھیں۔ میں (حضرت علیؑ) عرض کیا: یا نبی اللہ! میں اس معاملہ میں آپ کا وزیر بنتا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے گردن سے پکڑ لیا اور فرمایا: یہ میر بھائی، میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے اس کی بات سُنو اور اِس کی اطاعت کرو۔ لوگ ہنستے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور ابوطالبؑ سے کہنے لگے: اس نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم علیؑ کی بات سُنو او راُس کی اطاعت کرو۔

۳۶۴۲۰ ـمسند البراء بن عازب قال :كنا مع رسول الله صلى الله عليه و سلم في سفر فنزلنا بغدير خم فنودي: الصلاة جامعة !و كسح لرسول الله صلى الله عليه و سلم تحت شجرة فصلى الظهر فأخذ بيد علي فقال :ألستم تعلمون أني أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟ قالوا :بلى، فقال :ألستم تعلمون أني أولى بكل مؤمن؟ من نفسه، قالوا: بلى، فأخذ بيد علي فقال؛ اللهم !من كنت مولاه فعلي مولاه، اللهم !وال من والاه وعاد من عاداه؛ فلقيه عمر بعد ذلک فقال :هنيئا لک يا ابن أبي طالب !أصبحت وأمسيت مولى كل مؤمن ومؤمنة.

مسند براء بن عازب: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے مین منادی نے اعلان کیا ''الصلاۃ الجامعۃ''۔ ایک درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے لئے جگہ صاف کی گئی۔ آپؐ نے نماز ظہر پڑھی اور پھر آپؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنین پر اُن کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں: صحابہؓ نے جواباً عرض کیا: جی ہاں بے شک! پھر آپؐ نے فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنین پر اُن کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں: صحابہؓ نے جواباً عرض کیا: جی ہاں بے شک! پھر آپؐ نے فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنین پر اُن کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں: صحابہؓ نے جواباً عرض کیا: جی ہاں بے شک!۔ پھر آپؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یا اللہ! میں جس کا مولا ہوں یہ علیؑ اُس کا مولا ہے۔ یا اللہ! جو علیؑ کو دوست رکھتا ہو تو بھا اُس کو دوست رکھ اور جو علیؑ سے دشمنی رکھتا ہو تو اُس کا دشمن ہو جا۔ اس کے بعد حضرت عمر آگے بڑھے اور کہا: اے علیؑ! مبارک ہو صبح اور شام پر آپ ہر مومن مرد اور عورت کے مولا ہو گئے۔

۳۶۴۶۳ ـ ثنا محمد بن إسماعيل الضراري ثنا عبد السلام بن صالح الهروي ثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مجاهد عن ابن عباس قال :قال رسول الله صلى الله عليه و سلم :أنا مدينة العلم وعلي بابها، فمن أراد المدينة فليأتها من

بابها.

محمد بن اسماعیل ضراری، عبدالسلام بن صالح الھروی وہ ابومعاویہ سے اور وہ اعمش سے اور وہ مجاہد سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے: میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ ہے جو شہر مین داخل ہونا چاہے اُسکے دروازے سے آئے۔مصنف (علامہ متقی) لکھتے ہین کہ یہ حدیث حسن ہے اور کہتے ہیں کہ: میں عرصہ دراز تک یہی جواب دیتا رہا حتیٰ کے مجھے تہذیب الآثار میں حضرت علیؑ کی اس حدیظ کے بارے میں ابن جریر کی تصحیح پر واقفیت ہوئی جب کہ حاکم نے ابن عباسؓ کی اس حدیث کو صحیح گردانا۔ میں (علامہ متقی) نے استخارہ کیا پھر مجھے یہ یقین ہوگیا کی یہ حدیث حسن ہے اور مرتبہ صحیح تک پہنچی ہے۔عربی متن زیر میں ہے

۳۶۴۶۴۔ثنا إبراهيم بن موسى الرازي - وليس بالفراء - ثنا أبو معاوية- بإسناد مثله هذا الشيخ لا أعرفه ولا سمعت منه غير هذا الحديث - انتهى كلام ابن جرير .وقد أورد ابن الجوزي في الموضوعات حديث علي وابن عباس وأخرج (ک) حديث ابن عباس وقال :صحيح الإسناد، وأن الحديث من قسم الحسن لا يرتقى إلى الصحة ولا ينحط إلى الكذب، وبيان ذلک يستدعي طولا ولکن هذا هو المعتمد في ذلک انتهى .وقد کنت أجيب بهذا الجواب دهرا إلى أن وقفت على تصحيح ابن جرير لحديث علي في تهذيب الآثار مع تصحيح (ک) لحديث ابن عباس فاستخرت الله وجزمت بارتقاء الحديث من مرتبة الحسن إلى مرتبة الصحة

۳۶۴۷۸۔وبهذا الإسناد عن علي قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :يا علي !ليس في القيامة راکب غيرنا ونحن أربعة، فقام رجل من الأنصار فقال :فداک أبي وأمي !فمن هم؟ قال :أنا على البراق :وأخي صالح على ناقته التي عقرت، وعمي حمزة على ناقتي العضباء، وأخي علي على ناقة من نوق الجنة بيده لواء الحمد ينادي :لا إله إلا الله محمد رسول الله، فيقول الآدميون :ما هذا إلا ملک مقرب أو نبي مرسل أو حامل عرش، فيجيبهم ملک من بطنان العرش :يا معشر الآدميين !ليس هذا ملکا مقربا ولا نبيا مرسلا ولا حامل عرش، هذا الصديق الأکبر علي بن أبي طالب.

اسی اسناد سے حضرت علیؑ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! قیامت کے دن ہم چار کے علاوہ کوئی شخص سواری پر نہیں ہوگا۔انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ فدا وہ کون ہیں؟۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: میں براق پر سوار ہوں گا، میرے بھائی صالح اُس اونٹنی پر سوار ہوں گے جس کی کونچیں کاٹ دی گئی تھیں، میرے چچا حمزہ غصباء پر سوار ہوں گے اور میرا بھائی علیؑ جنت کی اونٹنی پر سوار ہوگا اور اُس کے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا اور یہ اعلان کرر ہا ہوگا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔آدمی کہیں گے کہ یہ کوئی مقرب فرشتہ ہے یا نبی مرسل ہے یا عرش کا اُٹھانے والا فرشتہ ہے۔چنانچہ فرش سے نیچے ایک فرشتہ اُنھیں جواب دے

گا: اے آدمیوں کی جماعت یہ مقرب فرشتہ نہیں ہے نہ نبی مرسل ہے اور نہ ہی حامل عرش ہے بلکہ یہ صدیق اکبر علی ابن ابی طالب ہیں۔

۳۶۴۸۵ـعن زيد بن أرقم قال :نشد علي الناس من سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم غدير خم: ألستم تعلمون أني أولى بالمؤمنين من أنفسهم !قالوا :بلى، قال :فمن كنت مولاه فعلي مولاه !اللهم وال من والاه وعاد من عاداه، فقام اثنا عشر رجلا فشهدوا بذلك.

زید ابن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے لوگوں کو واسطہ دے کر پوچھا کہ: کس کس نے غدیر خم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے سُنا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنین پر اُن کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں: صحابہؓ نے جواباً عرض کیا: جی ہاں بے شک! پھر آپؐ نے فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنین پر اُن کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں: صحابہؓ نے جواباً عرض کیا: جی ہاں بے شک! پھر آپؐ نے فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنین پر اُن کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں: صحابہؓ نے جواباً عرض کیا: جی ہاں بے شک!۔ پھر آپؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یا اللہ! میں جس کا مولا ہوں یہ علیؑ اُس کا مولا ہے۔ یا اللہ! جو علیؑ کو دوست رکھتا ہو تو بھی اُس کو دوست رکھ اور جو علیؑ سے دشمنی رکھتا ہو تو اُس کا دشمن ہو جا۔ چنانچہ بارہ آدمی کھڑے ہوئے اور انھوں نے گواہی دی۔

۳۶۴۹۹ـعن سليمان بن عبد الله عن معاذ العدوية قالت :سمعت عليا وهو يخطب على منبر البصرة يقول :أنا للصديق الأكبر !آمنت قبل أن يؤمن أبو بكر، وأسلمت قبل أن يسلم.

۳۶۴۹۹۔ روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو سُنا آپ بصرہ کے منبر خطاب فرما رہے تھے میں صدیق اکبر ہوں میں نے ابوبکر سے پہلے ایمان لایا اور اُن کے اسلام لانے سے قبل اسلام لایا۔

۳۶۵۰۱ـعن علي قال: نزلت الآية على رسول الله صلى الله عليه وسلم في نعته (إنما وليكم الله ورسوله.(إلى آخر الآية خرج النبي صلى الله عليه وسلم فدخل المسجد وجاء الناس يصلون بين راكع وساجد وقائم يصلي، فإذا سائل، فقال :يا سائل !هل أعطاك أحد شيئا؟ قال :لا إلا ذاك الراكع - لعلي بن أبي طالب - أعطاني خاتمه

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ ''انما ولیکم اللہ ورسول......'' نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور لوگ بھی جمع تھے بعض نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع یا سجدے میں کوئی قیام میں اچانک ایک سائل پر نظر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس پوچھا: تمہیں کسی نے کچھ عطا کی ہے اُس نے کہا: نہیں مگر اس رکوع کرنے والے نے یعنی علی ابن ابی طالب نے یہ انگوٹھی دی ہے۔

۳۶۵۰۲ـعن أبي المعتمر مسلم بن أوس وجارية بن قدامة السعدي أنهما حضرا علي بن أبي طالب يخطب وهو يقول :سلوني قبل أن تفقدوني !فإني لا أسأل عن شيء دون العرش إلا أخبرت عنه.

ابومعتمر نے وہ مسلم بن اُوس اور وجاریۃ بن قدامۃ السعدی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علیؑ کی خدمت میں تھے تو آپؑ خطبہ دے رہے تھے اور فرمایا: پوچھو! مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو قبل اس کے مجھے نہ پاؤ۔ اس لئے زیر عرش مجھ سے جس چیز کے متعلق سوال کیا

جائے گا میں اُس کا جواب ضرور دوں گا۔

٣٦٥٠٨۔أیضاعن عبد الله القشیري قال :حدثني أنس بن مالک قال :کنت أحجب النبي صلی الله علیه و سلم فسمعته یقول :اللهم !أطعمنا من طعام الجنة، فأتي بلحم طیر مشوي فوضع بین یدیه فقال :اللهم ائتنا بمن تحبه ویحبک ویحب نبیک !قال أنس :فخرجت فإذا علي بالباب !فاستأذنني فلم آذن له، ثم عدت فسمعت من النبي صلی الله علیه و سلم مثل ذلک، فخرجت فإذا علي بالباب !فاستأذنني فلم آذن له، ثم عدت فسمعت من النبي صلی الله علیه و سلم مثل ذلک أحسب أنه قال :ثلاثا، فدخل بغیر إذني فقال النبي صلی الله علیه و سلم :ما الذي أبطأ بک یا علي؟ قال :یا رسول الله !جئت لأدخل فحجبني أنس، قال :یا أنس !لم حجبته؟ قال :یا رسول الله !لما سمعت الدعوة أحببت أن یجيء رجل من قومي فتکون له، فقال النبي صلی الله علیه و سلم :لا یضر الرجل محبة قومه ما لم یبغض سواهم.

عبداللہ قشیری انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں ایک دن نبی کریم کے پاس دربانی کرر ہا تھا تو میں سُنا آپ ﷺ یہ فرمار ہے تھے یا اللہ! ہمیں جنت کے کھانوں میں سے کھلا۔۔ چنانچہ آپ ؐکی خدمت میں کسی نے بھونے ہوئے پرندہ کا گوشت لا یا گیا اور آپ ؐ کے سامنے رکھ دیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: یااللہ! میرے پاس ایسے شخص کو بھیج جس سے تو محبت کرتا اور تجھ سے اور تیرے نبی سے محبت کرتا ہو۔ انس کہتے ہیں کہ مین دروازے سے باہر نکلا تو دیکھتا ہوں کہ حضرت علیؑ کھڑے ہوئے ہیں در پر۔ اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کرر ہے ہیں۔ میں اُنہیں اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں دی وہ واپس لوٹ گئے میں اندر واپس آیا تو سُنا نبی کریم ﷺ وہی ارشاد فرمار ہے: یااللہ! میرے پاس ایسے شخص کو بھیج جس سے تو محبت کرتا اور تجھ سے اور تیرے نبی سے محبت کرتا ہو۔ عبداللہ قشیری کہتے ہیں کہ کہ میرا گمان ہے انس نے ایسا تین بار ہوتے کہا (کہ رسول اللہ ﷺ کا دعا کرنا اور حضرت علی کا آنا) تیسری بار اجازت کے انتظار سے قبل حضرت علیؑ اندر داخل ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا: یا علیؑ! تم نے تاخیر کیوں کر دی؟ حضرت علیؑ نے فرمایا: یارسول اللہ میں داخل ہونا چاہتا تھا لیکن انس نے مجھے روک دیتا تھا۔ آپ ﷺ نے انس پوچھا: اے انس روکنے کیا سبب تھا؟۔ تو انس نے جواب دیا: رسول اللہ! میں جب آپ کی دعا سُنی تو میں نے چاہا کہ میری قوم کا کوئی شخص آجائے اور یہ دعا اُس کے حق میں ہو جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کو اُس کی محبت ضرر نہیں پہنچاتی جب تک وہ اُن کے علاوہ کسی اور سے بغض نہ رکھتا ہو۔

٣٦٥١٦۔عن علي قال :انطلقت أنا والنبي صلی الله علیه و سلم حتی أتینا الکعبة فقال لي رسول الله صلی الله علیه و سلم :اجلس - وصعد علی منکبي، فذهبت لأنهض به فرأی مني ضعفا فنزل وجلس لي نبي الله صلی الله علیه و سلم وقال :اصعد علی منکبي، فصعدت علی منکبیه، فنهض بي فإنه یخیل إلي أني لو شئت لنلت أفق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیه تمثال صفر أو نحاس فجعلت أزاوله عن یمینه وعن شماله وبین یدیه ومن خلفه، ورسول

الله صلى الله عليه وسلم يقول :هيه هيه !وأنا أعالجه حتى استمكنت منه، قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: اقذف به، فقذفت به فتكسر كما تتكسر القوارير، ثم نزلت فانطلقت أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم نستبق حتى توارينا بالبيوت خشية أن يلقانا أحد من الناس فلم يرفع عليها بعد.

حضرت علیؑ کی روایت ہے کہا جب ہم خانہ کعبہ کے قریب پہنچے تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا بیٹھ جاؤ جب میں بیٹھ گیا آپؐ میرے کاندھوں پرسوار ہوئے پھر میں آپؐ کو لے کراُٹھنے لگا مگر میں اُٹھ نہ سکا۔ آپؐ یہ دیکھ کراُتر آئے اور پھر آپ ﷺ مجھے لے کراُٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ: مجھے ایسے لگا اگر میں چاہوں تو آسمان کی بلندوں چھولوں۔ پھر خانہ کعبہ پر چڑھ گیا اور چھت پر تانبے یا پیتل کا بت تھا میں اُس بت کو دائیں بائیں کر کے توڑا اور اُس کو نیچے پھینک دیا اس طرح وہ ٹکڑے ہوگیا جیسے شیشہ پھر میں اوپر سے نیچے اُتر آیا۔ مسند احمد بن حنبل جلد ص ۸۴

۳۷۵۱۰۔عن أبي الأسود قال :دخل معاوية على عائشة فقالت :ما حملك على قتل أهل عذراء حجر وأصحابه؟ فقال :يا أم المؤمنين !إني رأيت قتلهم صلاحا للأمة وبقائهم فسادا للأمة، فقالت :سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :سيقتل بعذراء ناس يغضب الله لهم وأهل السماء.

ابو اسود کہتے ہیں کہ کہ معاویہ ایک دفعہ حضرت عائشہ کے پاس آئے تو عائشہ نے معاویہ سے پوچھا: تم نے اہل عذرا حجرؓ اور اُن کے ساتھیوں کو کیوں قتل کیا؟ معاویہ نے جوابدیا: اے ام المومنین! میں نے اُمت کی بہتری کے لئے قتل کیا، چونکہ اُن کے زندہ رہنے سے اُمت میں فساد پھیلنے کا خدشہ تھا۔ عائشہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سُنا ہے کہ عنقریب عذراء میں لوگوں کو قتل کیا جائے گا جس کی وجہ سے اللہ اور اہل آسمان غضبناک ہوں گے۔

۳۷۶۲۳ ۔ أيضاعن يزيد بن حبان عن زيد بن أرقم قال :قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا بماء يدعى خما بين مكة والمدينة فحمد الله وأثنى عليه ووعظ وذكر ثم قال :أما بعد أيها الناس !إني أنتظر أن يأتيني رسول ربي فأجيب، وأنا تارک فيكم الثقلين :أحدهما كتاب الله، فيه الهدى والصدق، فاستمسكوا بكتاب الله وخذوا به - فرغب في كتاب الله وحث عليه؛ ثم قال :وأهل بيتي أذكركم الله في أهل بيتي - ثلاث مرات .فقيل لزيد :ومن أهل بيته؟ أليس نساؤه من أهل بيته؟ فقال زيد :إن نسائه من أهل بيته ولكن أهل بيته من حرم الصدقة بعده، قيل :ومن هم؟ قال :هم آل العباس وآل علي وآل جعفر وآل عقيل، قيل :أكل هؤلاء يحرم الصدقة؟ قال :نعم.

زید بن حبان، زید بن ارقمؓ سے روایت کرتے ہیں کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم ہمیں خطاب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے، اسوقت آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے خم نامی چشمہ پر تھے۔ آپؐ نے حمد وثنا کے بعد وعظ و نصیحت کی اور پھر فرمایا: امابعد! اے لوگو! میں انتظار کررہاہوں کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آئے اور میں اس بات کو قبول کروں میں تمہارے درمیان دو چیزیں بھاری

چھوڑ رہا ہوں ایک کتاب اللہ ہے اس میں ہدایت اور سچائی ہے کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رہو، پھر آپؐ نے ہمیں کتاب اللہ کی ترغیب دی اور اُس کو اُبھارا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دوسرے میرے اہل بیت ہیں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق دہائی دیتا ہوں اسی کلمے کو آپؐ نے تین بار فرمایا۔ چنانچہ زید بن ارقمؓ سے پوچھا گیا: آپؐ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپؐ کی بیویاں اہل بیت نہیں ہے۔ زید بن ارقمؓ نے جواب دیا: آپؐ کی ازواج اہل بیت تو ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔ پوچھا: وہ کون؟ جواب دیا وہ آل عباس، آل علی، آل جعفر۔ اور آل عقیل ہیں۔ پوچھا گیا: کیا ان پر صدقہ حرام ہی؟ جواب دیا: ہاں۔

۳۷۶۳۴ ـمسند علي عن الشبلي قال :سمعت محمد بن علي الدامغاني قال :سمعت علي بن حمزة الصوفي يحدث عن أبيه قال :سمعت موسى بن جعفر يقول :حدثنا أبي سمعت أبي يحدث عن أبيه عن علي بن أبي طالب قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم :يا علي !إن الإسلام عريان لباسه التقوى، ورياشه الهدى، وزينته الحياء وعماده الورع، وملاكه العمل الصالح، وأساس الإسلام حبي وحب أهل بيتي.

مسند علی سے شبلی کی روایت ہے کہ حضرت علیؑ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے علیؑ! اسلام ننگا ہے اور اُس کا لباس تقویٰ ہے، اُس کے بال و پر ہدایت ہے اور اُس کی زینت حیا ہے اُس کا ستون ورع ہے، اُس کی جڑ عمل صالح اور مہری اور میرے اہل بیت کہ محبت اسلام کی بنیاد ہے۔

۳۷۶۳۵ ـأن النبی ﷺ کا یمر بیت فاطمةؑ ستة أشهر إذا فرج إلى الفجر۔ يقول : الصلواة يوا اهل بيت ! انما يعد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا۔

مسند انس ہے ہے کہ انس روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم چھ مہینے تک حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) نماز فجر کے لئے کے گھر کے پاس سے گذرتے جاتے وقت آپؐ یہ فرماتے: ے اہل بیت تمہارے اوپر رحمت نازل ہو۔ اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تم سے ہر گندگی کو دور رکھا اور تمہیں پاک رکھا۔

۳۷۷۶۹ ـمسند الصديق ـعن أم جعفر أن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت :يا أسماء !إني قد استقبحت ما يصنع بالنساء، إنه يطرح على المرأة الثوب فيصفها، فقالت أسماء :يا بنت رسول الله !ألا أريك شيئا رأيته بأرض الحبشة، فدعت بجرائد رطبة فحنتها ثم طرحت عليها ثوبا، فقالت فاطمة :ما أحسن هذا وأجمله !يعرف به الرجل من المرأة، فإذا أنا مت فاغسليني أنت وعلي ولا يدخل علي أحد، فلما توفيت جائت عائشة تدخل فقالت أسماء :لا تدخلي، فشكت إلى أبي بكر فقالت :إن هذه الخثعمية تحول بيني وبين ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد جعلت لها مثل هودج العروس، فجاء أبو بكر فوقف على الباب وقال :يا أسماء !ما حملك على أن منعت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم يدخلن على ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعلت لها مثل هودج العروس؟

فقالت :أمرتني أن لا يدخل عليها أحد ورأيتها هذا الذي صنعت وهي حية فأمرتني أن أصنع ذلک لها، فقال أبو بكر: فاصنعي ما أمرتک، ثم غسلها علي وأسماء.

مسند صدیق سے ام جعفر کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہؑ بنت رسول ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اسماءؓ (جو حضرت جعفر طیار کی بیوہ اور اس وقت زوجہ ابوبکر تھیں) عورتوں کے میت کے ساتھ جو کیا جاتا ہے وہ مجھ کو بُرا لگتا ہے۔ چانچہ مُردے پر صرف ایک کپڑا ڈال دیا جاتا ہے جو عورت کے اعضا کو ظاہر کر دیتا ہے، اسماءؓ بنت عمیس نے کہا: اے بنت رسول ﷺ! کیا میں ایسی چیز نہ بتاؤں جو سرزمین حبشہ میں میں نے دیکھا ہے۔ چنانچہ اسماءؓ نے چند ٹھنیوں کو منگوا کر اور اُنہیں ٹیڑھا کر کے اُس پر کپڑا ڈال دیا۔ حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیھا) نے فرمایا: کتنا خوبصورت ہے۔ اس میں مردہ رکھنے سے مرد اور عورت کی تمیز نہیں ہوگی۔ لہذا جب میں مر جاؤں تو مجھے تم اور علیؑ غسل دینا اور میرے پاس کوئی نہ آئے، چنانچہ جب حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیھا) نے وفات پائی تو عائشہ نے اندر آنا چاہا۔ اسماءؓ جو اسوقت زوجہ ابوبکر تھیں اندر آنے کے لئے روکا۔ عائشہ نے ابوبکر سے شکایت کی کہ یہ میرے اور رسولؐ کی بیٹی درمیان حائل ہوگئی ہے اور اُس نے فاطمہؑ کے لئے دلہن کی ھودج (ڈولی) کی طرح بنا رکھی ہے۔ ابوبکر آئے اور دروازے ہی پر کھڑے رہے اور پوچھا: اے اسماءؓ! رسولؐ کی زوجہ کو رسولؐ کی بیٹی کے پاس اندر آنے کیوں روک رکھا ہے۔ اور تم نے فاطمہؑ کے لئے دلہن جیسی ھودج کی طرح کیوں بنایا؟۔ حضرت اسماءؓ نے جواب دیا: کے مجھے حکم دیا گیا کہ کوئی اُن کے پاس نہ آئے اور ھودج میں نے اُن کی حیات میں بنایا تھا اور ایسا بنانے اُنہون نے حکم دیا۔ یہ سُن کر ابوبکر نے کہا جیسا تم سے کہا گیا ویسا بجالاؤ۔ پھر حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیھا) کو حضرت علیؑ اور اسماء نے غسل دیا۔

۳۷۸۱۹۔عن أبي جعفر أن عمر بن الخطاب منع أزواج النبي صلى الله عليه وسلم الحج والعمرة.ابن سعد

ابوجعفر سے روایت ہے کہ عمر ابن خطاب نے ازواج رسول ﷺ کو حج وعمرہ کرنے سے منع فرمادیا تھا۔

۴۴۲۹۔قال :بينا أنا عند علي بن أبي طالب رضي الله عنه في الرحبة إذ أتاه رجل فسأله عن هذه الآية} أفمن كان على بينة من ربه ويتلوه شاهد منه {فقال :ما من رجل من قريش جرت عليه المواسي إلا قد نزلت فيه طائفة من القرآن، والله والله لأن يكونوا يعلموا ما سبق لنا أهل البيت على لسان النبي الأمي صلى الله عليه وسلم أحب إلي من أن يكون لي ملء هذه الرحبة ذهبا وفضة، والله إن مثلنا في هذه الأمة كمثل سفينة نوح في قوم نوح، وإن مثلنا في هذه الأمة كمثل باب حطة في بني إسرائيل.أبو سهل القطان في أماليه وابن مردويه)

عباد بن عبداللہ اسدی سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں میں حضرت علیؑ کی خدمت میں موجود تھا۔ آپؑ کشادہ گھانس پر تشریف فرما تھے۔ ایک شخص آیا اور اُس نے اس آیت افمن کان علی بینة من ربه ویتلوه شاهد منه سورھود: ۱۷ بھلا جو اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل رکھتے ہیں اور اُس کے ساتھ ایک گواہ بھی اُس کی جانب سے ہوگا۔ کا کیا مطلب ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: قریش کے ہر بالغ شخص کے بارے میں کچھ نہ کچھ قرآن میں نازل ہوا۔ واللہ! واللہ! اگر لوگ یہ جان لیں کہ ہم اہل بیت کے لئے اللہ نے زبان رسول سے کیا کیا (فضیلتیں)

گنوائے ہیں تو یہ مجھے اس سے زیادہ کہیں پسند ہے کہ پوری جگہ سونے چاندی کے ساتھ بھر کر مل جائے۔ واللہ! اس اُمت مین ہماری مثال ایسی ہے جیسے کشتی نوحؑ اور ہماری مثال اس اُمت مین ایسی ہے جیسے بنی اسرائیل میں باب حطۃ۔

۳۵۶۰۰۔عن عائشةقالت :واختلفوا في ميراثه فما وجدوا عند أحد من ذلک علما، فقال أبو بكر، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :إنا معشر الأنبياء لا نورث، ما تركنا صدقة.

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی میراث کے بارے میں اختلاف ہوا کسی کو اس حدیث کے بارے میں علم نہ تھا کہ ابوبکر نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سُنا کہ ہم انبیاء کی جماعت کا کوئی میراث نہیں ہوتی جو کچھ مال چھوڑے جاتے ہیں وہ صدقہ ہے۔

۳۵۶۹۹۔عن الضحاک قال، رأى أبو بكر الصديق طيرا واقفا على شجرة فقال :طوبى لک يا طير !والله لوددت أني كنت مثلک تقع على الشجر وتأكل من الثمر ثم تطير وليس عليک حساب ولا عذاب، والله !لوددت أني كنت شجرة في جانب الطريق مر علي جمل فأخذني فأدخلني فاه فلاكني ثم ازدردني ثم أخرجني بعرا ولم أكن بشرا.

ضحاک سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے ایک پرندہ دیکھا کہ وہ ایک درخت پر بیٹھا ہے کہا: تجھے مبارک ہوا ے پرندے! واللہ کاش کے میں بھی تیری طرح ہوتا درخت پر بیٹھتا ہے پھل کھاتا ہے پھر اُڑ جاتا ہے تجھ پر نہ حساب ہے نہ عذاب کاش کہ میں ایک درخت ہوتا راستہ کے کنارے پر اور گذرتا ہوا اونٹ مجھے اپنے منہ میں داخل کرتا خوب چباتا پھر مجھے ہضم کر لیتا پھر میں مینگنی بن نکل جاتا مگر انسان نہ ہوتا۔

(ماشاء اللہ پھر وہ حدیث عشر مبشرہ کیا ہوئی، صحابی ہونے کا ان کے ہاں کوئی شرف ہی نہیں)

۱۴۰۹۷۔عن عمر بن الخطاب قال :لما كان اليوم الذي توفي فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم بويع لأبي بكر في ذلک اليوم، فلما كان من الغد جائت فاطمة إلى أبي بكر معها علي فقالت :ميراثي من رسول الله صلى الله عليه وسلم أبي، قال :أمن الرثة (الرثة :تقول :ورثت أبي، وورثت الشيء من أبي أرثه بالكسر فيهما ورثا ووراثة وإرثا، الألف منقلبة من الواو، ورثة الهاء عوض من الواو :الصحاح للجوهري .) ۱/۲۹۵(ب.

العقد :بالكسر :القلادة .الصحاح للجوهري (۱/۵۰۷(ب) أو من العقد؟ قالت :فدک وخيبر وصدقاته بالمدينة أرثها كما ترثک بناتک إذا مت، فقال أبو بكر :أبوک والله خير مني وأنت خير من بناتي، وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :لا نورث ما تركناه صدقة يعني هذه الأموال القائمة فتعلمين أن أباک أعطاكها؛ فوالله لئن قلت :نعم لأقبلن قولک، ولأصدقنک، قالت :جائتني أم أيمن فأخبرتني أنه أعطاني فدک قال عمر :فسمعته يقول :هي لک فإذا قلت قد سمعته فهي لک، فأنا أصدقک فأقبل قولک، قالت :قد أخبرتک بما عندي(ابن سعد) ورجاله ثقات سوى الواقدي (أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى (2/316(.ص).

۱۴۰۹۷ ۔ حضرت عمر سے مروی ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکر بیعت ہوگئی۔ تو حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیھا) حضرت علی کے ساتھ ابوبکر کے پاس آئیں اور فرمایا کہ میرے باپ کی میراث مجھے دیں۔ ابوبکر نے پوچھا میراث میں کیا دینے کا فرمایا تھا؟۔ حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیھا) نے فرمایا،: فدک، خیبر اور مدینے کے اموال میں، میں اُن کی وارث ہوں۔ جس طرح تمہارے مرنے کے بعد تمہاری اولاد وارث بنیں گی۔ ابوبکر یہ سُن کر بولے: واللہ آپؐ کا باپ ﷺ مجھ سے بہتر تھا اور آپ میری بیٹیوں سے بہتر ہیں مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سُنا کہ: ہم کسی کو اپنا وارث نہیں بناتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اگر آپ کو علم ہے کہ یہ مال آپ کے باپؐ نے دیا ہے تو ہاں کرو۔ ہم تمہاری بات قبول کریں گے۔ اور تم کو یہ اموال دے دیں گے۔ حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیھا) نے فرمایا: یہ میرے پاس اُم ایمن (یہ حضورؐ ورثہ میں آپؐ کے والد سے ملی تھیں) ہیں۔ ام ایمنؓ نے کہا یہ فدک رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیھا) کو دیدیا ہے۔ حضرت عمر جو اسوقت موجود تھے گواہی دی کہ: ہاں رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے ہوئے یہ سُنا ہے کہ فدک تمہارے (حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیھا)) لئے ہے۔ اے ابوبکر تم نے بھی سُنا ہے اور میں تمہاری (حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیھا)) کی بات) قبول کرتا ہوں۔ حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیھا) نے فرمایا مجھ کو جتنا معلوم تھا میں نے بتلا دیا۔

۱۴۱۳۸ ۔عن أسلم أنه حين بويع لأبي بكر بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم كان علي والزبير يدخلون على فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ويشاورونها ويرجعون في أمرهم؛ فلما بلغ ذلک عمر بن الخطاب خرج حتى دخل على فاطمة، فقال :يا بنت رسول الله ما من الخلق أحد أحب إلي من أبيک، وما من أحد أحب إلينا بعد أبيک منک، وايم الله ما ذاک بما نعي إن اجتمع هؤلاء النفر عندک أن آمر بهم أن يحرق عليهم الباب، فلما خرج عليهم عمر جاؤوها قالت :تعلمون أن عمر قد جائني وقد حلف بالله لئن عدتم ليحرقن عليكم الباب

اسلم سے روایت ہے کہ بعد وفات رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم جب ابوبکر کی بیعت کی گئی زبیر، حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیھا) کے گھر مشورہ کرنے آتے اور سوچ بچار کرتے۔ عمر ابن خطاب آئے اور حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیھا) کو مخاطب ہو کر کہا: اے بنت رسولؐ! مجھے مخلوق میں آپ کے باپ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں اور آپ کے باپ کے بعد آپ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ مگر واللہ! یہ لوگ جو آپ کے پاس آئے ہیں یہ باز آجائیں ورنہ یہ دروازہ جلا دوں گا۔

۸۸۹۰ ۔عن أسلم أن عمر بن الخطاب اطلع على أبي بكر وهو يمد لسانه، قال :ما تصنع يا خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال :إن هذا الذي أوردني الموارد

اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر اپنی زبان کو پکڑ کر کھینچ رہے ہیں۔ حضرت عمر نے پوچھا اے خلیفہ! یہ کیا ہو رہا ہے۔ اسی نے مجھے خطرناک جگہ پہنچا دیا ہے۔

-27189عن عمر قال :رآني رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أبول قائما فقال :يا عمر لا تبل قائما

۲۷۱۸۹۔حضرت عمر کہتے ہیں کہ: مجھے رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا تو فرمایا: اے عمر کھڑے ہوکر پیشاب مت کرو۔

۲۴۳۹۰۔عن حميد بن عبد الرحمن بن عوف أن عمر وعثمان كانا يصليان المغرب في رمضان حين ينظران إلى الليل قبل أن يفطروا ثم يفطران بعد الصلاة وذلک في رمضان.

۲۴۳۹۰۔ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان اسوقت نماز پڑھتے تھے جب افطاری سے قبل رات کی تاریکی دیکھ لیتے تھے پھر نماز کے بعد افطار کرتے تھے۔

۴۵۷۱۲۔عن سعيد بن المسيب قال :استمتع ابن حريث وابن فلان، كلاهما ولد له من المتعة زمان أبي بكر وعمر.

۴۵۷۱۲۔سعید بن مسیّب کی روایت ہے کہ ابن حریث اور ابن فلاں نے متعہ کیا ہے۔حضرت ابوبکر اور عمر کے زمانے میں دونوں کی متعہ سے اولاد بھی ہوئی۔

۴۵۷۱۵ ۔عن عمر قال :متعتان كانا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم انهى عنهما واعاقب عليهما :متعة النساء، ومتعة الحج .(أبو صالح كاتب الليث في نسخته، والطحاوي)

حضرت عمر نے فرمایا: رسول کریم ﷺ کے زمانے میں متعہ کی دو قسمیں جائز تھیں۔میں اُن سے منع کرتا ہوں۔اور اُن پر سزا بھی دوں گا۔ ایک عورتوں کا متعہ اور دوسرا متعہ حج۔

۴۵۷۱۸۔عن سعيد بن المسيب أن عمر نهى عن متعة النساء وعن متعة الحاج.(مسدد).

سعید بن مسیّب کی روایت ہے کہ حضرت عمر نے متعہ نساء اور متعہ حج سے منع کیا۔

۴۵۷۱۹۔ عن جابر :كانوا يتمتعون من النساء حتى نهاهم عمر ابن الخطاب.(ابن جرير).

حضرت جابرؓ کی روایت ہے :ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں متعہ نساء اور متعہ حج کرتے تھے حضرت عمر نے منع کیا۔

۴۵۷۲۰۔عن جابر قال :تمتعنا متعة الحج ومتعة النساء على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فلما كان عمر نهانا فانتهينا.(ابن جرير).

حضرت جابرؓ کی روایت ہے :ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں متعہ نساء اور متعہ حج کرتے تھے حضرت عمر نے منع کیا ہم باز آ گئے۔

۴۵۷۲۲۔عن أبي قلابة أن عمر قال :متعتان كانتا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا أنهى عنهما وأضرب فيهما.(ابن جرير، كر).

ابو قلابہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: متعہ کی دو قسمیں رسول کریم ﷺ کے زمانے میں تھیں میں اُن سے منع کرتا ہوں۔

%)ابن جرير).

۴۵۷۳۰۔عن جابر أنه سئل عن متعة النساء فقال :استمتعنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر، ثم نهى عنها عمر.(عب).

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ متعہ کیا ہم عہدِ رسول ﷺ میں اور عہد ابوبکر پھر حضرت عمر نے منع کیا۔

۴۵۷۳۱۔أيضاعن حسن بن محمد بن علي عن جابر بن عبد الله وسلمة بن الأكوع قالا :كنا في غزوة فجائنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :استمتعوا.(عب).

حضرت جابرؓ اور سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں کہ:ایک غزوہ میں ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا متعہ کرو۔

۴۵۷۳۲۔عن جابر قال :كنا نستمتع بالقبضة من التمر والدقيق على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر حتى نهى عمر الناس، وكنا نعتد من المستمتع منهن بحيضة.

۴۵۷۳۲۔ حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ اور ابوبکر کے عہد میں مٹھی بھر کھجور اور آٹے پر متعہ کر لیتے تھے حتی کہ حضرت عمر نے ہمیں اُس سے منع کر دیا چنانچہ ہم متعہ کرنے والی عورت کی عدۃ کا شمار ایک حیض سے کرتے تھے۔

۳۵۸۹۹ ۔ عن أنس بن مالک قال :رأيت عمر بن الخطاب وهو يومئذ أمير المؤمنين يطرح له صاع من تمر فيأكلها حتى يأكل حشفها.

انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے زمانہ خلافت عمر ابن خطاب کو دیکھا اُن کے سامنے ایک صاع کھجور رکھدی جاتی اور تمام کھا لیتے تھے حتی کے اُس کے گٹھلیاں بھی کھا جاتے تھے۔

۳۵۹۲۸۔عاصم بن عبید اللہ بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت عمر کھانے کے بعد اپنی جوتی پر ہاتھ صاف کر لیتے اور فرماتے آل عمر کا رومال اُن کی جوتیاں ہیں۔

سائب بن یزید کہتے ہیں کہ:بسااوقات میں نے عمر بن خطاب کے پاس رات کا کھانا کھایا وہ روٹی اور گوشت کھاتے پھر اپنا ہاتھ پاؤں پر صاف کر لیتے اور فرماتے یہ عمر اور آل عمر کا رومال ہے۔

۳۶۴۵۹۔عن فاطمة الزهراء عن أم سلمة قالت :والذي أحلف به !إن كان علي لأقرب الناس عهدا برسول الله صلى الله عليه وسلم، قالت عدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم قبض في بيت عائشة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم غداة بعد غداة يقول :جاء علي؟ مرارا، قالت وأظنه كان بعثه في حاجة فجاء بعد، فظننا أنه له إليه حاجة فخرجنا من البيت فقعدنا بالباب فكنت من أدناهم من الباب فأكب عليه علي، فجعل يساره ويناجيه، ثم قبض من يومه ذلک فكان أقرب الناس به عهدا.

حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے ساتھ میں حلف کرتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ

کی وفات سے قبل تمام لوگوں میں سب سے زیادہ قریب ترین علیؑ تھے آپؐ سے سب سے آخری ملاقات کرنے والے صرف علیؑ تھے۔
جب ہم رسول اللہ ﷺ کی عیادت کے لئے گئے تو آپ کو یہ فرماتے سُنا: کیا علیؑ آ گئے؟ کیا علیؑ آ گئے؟ کئی مرتبہ تو حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: وہ آپؐ کے کسی کام سے گئے ہوئے ہیں۔ پھر ذرا دیر بعد جب علیؑ آ گئے۔ ام سلمہؓ نے کہا کہ میں نے یہ گمان کیا کہ آپؐ کو علیؑ سے کوئی خاص کام ہے تو ہم سب باہر آ گئے اور دروازہ کے پاس بیٹھ گئے اور میں بہ نسبت دوسروں کے دروازہ سے زیادہ قریب تھی تو میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ علیؑ کی طرف جھکے ہوئے سرگوشی کر رہے تھے اور اُن سے کچھ بات کر رہے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا۔ چنانچہ آپؐ سے سب سے آخری ملاقات کرنے والے صرف علیؑ تھے۔(مسند احمد ج۶ ص ۳۰۰ سلسلہ ۲۶۳۱۰ (اردو)
سلسلہ ۲۷۱۰۰؛ مستدرک الحاکم ج ۳ ص ۱۳۹؛ المصنف ج ۷ ص ۴۹۴؛ مسند ابی یعلی ج ۱۲ ص ۳۶۴؛ کنز العمال ج ۱۳ ص ۱۴۶ سلسلہ۔

۳۵۶۲۳۔أيضا بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ بيدي ونحن نمشي في بعض سكك المدينة فمررنا بحديقة فقلت :يا رسول الله !ما أحسنها من حديقة !قال :لک في الجنة أحسن منها، ثم مررت بأخرى فقلت :يا رسول الله! ما أحسنها من حديقة !قال :لک في الجنة أحسن منها حتى مررنا بالسبع حدائق كل ذلک أقول :ما أحسنها، ويقول :لک في الجنة أحسن منها، فلما خلى له الطريق اعتنقني ثم أجهش (أجهش :الجهش :أن يفزع الإنسان إلى الإنسان ويلجأ إليه، وهو مع ذلک يريد البكاء كما يفزع الصبي إلى أمه وأبيه .يقال :جهشت وأجهشت .أ ه النهاية 1/322 .ب) باكيا :قلت :يا رسول الله !ما يبكيک؛ قال :ضغائن في صدور أقوام لا يدونها لک إلا من بعدي، قلت :يا رسول الله !في سلامة من ديني؟ قال :في سلامة من دينک.

۳۶۵۲۳۔حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ وآلہٖ وسلم میرا ہاتھ پکڑے مدینے کی گلیوں میں جا رہے تھے اتنے میں ہم ایک باغ کے قریب پہنچے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کتنا خوبصورت باغ ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جنت میں تمہارے لئے اس سے خوبصورت باغ ہیں۔ اس طرح ہم سات باغوں سے گذرے ہر بار آپؐ نے یہی فرمایا۔ جب ہم کھلے راستے پر آئے تو آپؐ نے مجھے گلے لگایا اور دردمندانہ رونے لگے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے متعلق لوگوں کے دلوں میں کینہ بھرا ہوا جو میرے بعد ظاہر ہوگا۔ میں عرض کیا: رسول اللہ! میں دین پر سلامت رہوں گا؟۔ فرمایا: یہ کینہ تمہارے دین پر سلامتی کی وجہ سے ہے۔

۳۰۱۷۳۔فقال العباس :فقلت :ويحک اشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله قبل، والله، أن تقتل قال: فتشهد شهادة الحق فقال :أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله.
فتح مکہ کے بعد جب حضرت عباسؓ عم رسولؐ بطور سفارش ابوسفیان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے اور ابوسفیان کلمہ پڑھنے کے لئے

حیلے حوالے کر رہا تھا۔ تو حضرت عباسؓ نے ابوسفیان سے کہا: تیرا ناس ہو! بخدا قتل ہونے سے قبل یہ اقرار کر جلد کلمہ پڑھ کہ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں ،۔ چنانچہ ابوسفیا ننے فوراً کلمہ شھادت دہرایا۔

۳۰۱۹۵ ـقال أبو سفيان :يا أبا الفضل أصبح ابن أخيک عظيم الملک، فقال له العباس :إنه ليس بملک ولکنها نبوة

ابوسفیان نے اسلام لانے کے بعد لشکر اسلام کو دیکھا تو کہا: اے ابوالفضل (حضرت عباسؓ عمِ رسول)! تمہارا بھتیجا عظیم بادشاہ بن گیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے فرمایا: کم بخت یہ بادشاہت نہیں یہ نبوت ہے۔

۹۱۵۱ ـمسند عمر رضي الله عنه عن عبيدة قال جاء عيينة بن حصن والأقرع بن حابس إلى أبي بكر فقالا :يا خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم إن عندنا أرضا سبخة ليس فيها کلاء ولا منفعة، فإذا رأيت أن تقطعناها؟ لعلنا نحرثها ونزرعها فأقطعها إياهما، وکتب لهما عليه کتابا، وأشهد فيه عمر وليس في القوم، فانطلقا إلى عمر ليشهداه، فلما سمع عمر ما في الکتاب تناوله من أيديهما، ثم تفل فيه ومحاه فتذمرا، وقالا :مقالة سيئة، قال عمر :إن رسول الله صلى الله عليه وسلم کان يتألفکما والإسلام يومئذ ذليل، وإن الله قد أعز الإسلام، فاذهبا فاجهدا جهدکما لا أرعى الله عليکما إن رعيتما، فأقبلا إلى أبي بکر وهما يتذمران، فقالا :والله ما ندري أنت الخليفة أم عمر؟ فقال :بل هو، ولو شاء کان، فجاء عمر مغضبا حتى وقف على أبي بکر، فقال :أخبرني عن هذه الأرض التي اقطعتها هذين الرجلين، أرض هي لک خاصة أم هي بين المسلمين عامة؟ قال :بل هي بين المسلمين عامة، قال :فما حملک أن تخص هذين بها دون جماعة المسلمين؟ قال :استشرت هؤلاء الذين حولي، فأشاروا علي بذلک، قال :فإذا استشرت هؤلاء الذين حولک؟ أو کل المسلمين أوسعت مشورة ورضا؟ فقال أبو بکر :قد کنت قلت لک إنک أقوى على هذا مني، ولکنک غلبتني .)ش خ) في تاريخه ويعقوب بن سفيان (ق کر).

مُسندعمر۔ عبیدۃ سے روایت ہے کہ عینیہ بن حصن، اوراقرع بن حابس حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور کہا: اے رسول کے خلیفہ! ہمارے قریب ایک زمین ہے جس میں نہ گھانس ہوتی ہے اور نہ کوئی فائدہ مند شئے، آپ جب چاہیں تو اُسے ہمیں عطا کر دیں، ہم اس میں فصل لگائیں گے، چنانچہ حضرت ابوبکر نے وہ زمین انہیں بطور جائداد دے دی۔ اور اس کے متعلق ایک تحریر لکھ دی اور بطور گواہ حضرت عمر کا نام بھی لکھ دیا جبکہ وہ اسوقت موجود نہیں تھے۔ یہ دونوں حضرات، حضرت عمر کے پاس گواہی کی جگہ پر دستخط کروانے گئے۔ جب حضرت عمر نے دیکھا تو اُس دستاویز کو لے لیا اور تھوک کر اُسے مٹا دیا۔ یہ دیکھ یہ دونوں ناراض ہوئے اور کوئی بُری بات بھی کہی۔ حضرت عمر نے کہا: رسول اللہ ﷺ اُس زمانے میں تم لوگوں کی دلجوئی کرتے تھے جبک اسوقت اسلام کمزور تھا اور جب کہ اسلام کو غلبہ عطا کیا ہے تم دونوں جاؤ اور محنت کرو اللہ تعالیٰ تم دونوں پر مہربانی نہ کرے۔ وہ دونوں حضرت ابوبکر کے پاس غصہ سے واپس آئے اور کہا: ہم کو یہ نہیں معلوم تھا کہ خلیفہ

آپ ہیں یا عمر؟ حضرت ابوبکر نے کہا: نہیں بلکہ عمر ہی خلیفہ ہیں اور اگر وہ خلیفہ بننا چاہتا تو وہ بن جاتا تھا۔ اتنے میں حضرت عمر غصہ سے بھرے ہوئے آ گئے۔ اور حضرت ابوبکر کے سر پر آ کھڑے ہوئے اور کہا: مجھے اس زمین کے بارے میں بتاؤ جو تم نے ان دونوں کو بطور جاگیر دے دی ہے۔ کیا یہ آپ کی زمین ہے یا تمام مسلمانوں کی۔ حضرت ابوبکر نے کہا: یہ مسلمانوں کی ہے۔ پھر حضرت عمر نے پوچھا: پھر تم کو کس بات نے مجبور کیا کہ مسلمانوں کی جماعت چھوڑ کر صرف ان دونوں کو مخصوص کیا؟۔ حضرت ابوبوبکر نے کہا: میں نے جو لوگ ارد گرد بیٹھے ہیں اُن سے مشورہ لے کر کیا اور یہ سمجھا کہ ان کا مشورہ تمام مسلمانوں کے مشورہ کے برابر ہے (یعنی اجماع ہو گیا) پھر حضرت ابوبکر حضرت عمر سے کہا: میں نہیں کہتا تھا کہ خلافت کے معاملہ میں تم مجھ سے زیادہ طاقتور ہو۔ لیکن تم مجھ پر غالب ہو۔ (یہ روایت کئی کتابوں میں موجود ہے)۔ مصنف ابن ابی شیبہ؛ تاریخ بخاری؛ بیھقی۔ ابن عساکر۔

۹۱۵۰۔ مسند أبي بكر رضي الله عنه عن عروة قال :دخلت على معاوية، فقال لي :ما فعل المسلول؟ قلت :هو عندي، قال :أنا والله خططته بيدي اقطع أبو بكر الزبير، فكنت أكتبها، فجاء عمر فأخذ أبو بكر الكتاب فأدخله في ثني الفراش، فدخل عمر فقال :كأنكم على حاجة؟ فقال أبو بكر :نعم، فخرج أبو بكر الكتاب فأتممته.

۹۱۵۰۔ حضرت ابوبکر نے اپنے داماد زبیر بن العوام کو جاگریں عطا فرمائی ہیں ابن زبیر سے منقول کہ ہم معاویہ کے پاس گئے تو ہم سے معاویہ نے پوچھا مسلول زمین کیا ہوئی؟ میں نے جواب دیا وہ میرے پاس ہے۔ اس پر معاویہ نے کہا کہ واللہ! میں نے اس کا ہبہ نامہ کو خود لکھا تھا جب حضرت ابوبکر نے زبیر بن العوم کے لئے دینا چاہا تو مجھ سے کہا لکھ دو جب میں لکھنے بیٹھا تو اچانک حضرت عمر آ گئے۔ جیسے ہی انھوں نے ہم دونوں کو دیکھا تو حضرت عمر نے کہا معلوم ہوتا ہے کچھ راز کی بات ہو رہی ہے۔ حضرت ابوبکر نے کہا ہاں۔ جب حضرت عمر چلے گئے تو جو کاغذ ہم نے چھپا لیا تھا اس کو نکالا اور ہم نے جو لکھنا تھا وہ لکھ دیا۔ السنن الکبریٰ البیھقی ج۶ ص ۱۴۵؛ کنز العمال جلد ۳ ص ۹۱۳ سلسلہ

۹۱۵۰۔ ایسی حدیث فتوح البلدان البلاذری میں ہے: عن عروة أقطع أبوبكر الزبير مابين الجرف إلى قناة فتوح البلدان (عربی) ج ۱ ص ۱۳ (اردو) ج ۱ ص ۱۸ ؛ معجم البلدان حموی ج ۴ ص ۱۳ کہ حضرت ابوبکر نے زبیر کو الجرف سے قناۃ تک حصہ جاگیر میں دے دیا قناۃ ایک وادی ہے جو الطائف سے آتی ہے

۳۵۷۳۸ عن عمر بن يحى الرزقی قال: أقطع أبوبكر طلحة ابن عبيدالله أرضا و كتب له بها كتابا ، اشهد له بها ناسا فيهم عمر فأتى طلحة عمر بالكتاب فقال: اختم على هذا فقال لا أختم أهذا لک دون الناس! قال فرجع طلحة غضبا إلى أبى بكر فقال : والله! ما أدرى أنت الخليفة أم عمر۔ قال : بل عمر ولكنه أبى۔

عمرو بن یحیٰ الزرقی سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے طلحہ بن عبیداللہ (یہ بھی حضرت ابوبکر داماد تھے) ایک زمین بطور جاگیر عطا فرمائی اور اس کے لئے تحریر لکھدی اور کچھ لوگون کو گواہ بنایا اور اُن میں حضرت عمر کا نام بھی تھا، چنانچہ طلحہ وہ تحریر لے کر حضرت عمر کے پاس آئے اور کہا کہ

اس پر مہر لگادو، حضرت عمر نے کہا مہر نہیں لگاؤں گا۔ اس پر مسلمان کا حق ہے۔ چنانچہ طلحہ حضرت ابوبکر کے پاس غصہ سے واپس آئے اور کہا واللہ معلوم نہیں خلیفہ آپ ہیں یا عمر تو حضرت ابوبکر نے فرمایا: بلکہ عمر ہی خلیفہ ہیں لیکن انہوں نے قبول نہیں کیا۔

۹۱۵۴۔عن عروة أن عمر أقطع العقيق أجمع.۔الشافعي (عب ق).

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے (اپنے دورِ خلافت میں) پورا عقیق جاگیر میں دے دی۔ فتوح البلادان جلد ۱ ص ۱۳ اردو جلد ۱ ص ۱۷ میں بلاذری لکھتے ہیں کہ ہشام بن عروۃ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے یہ تمام زبیر کو دیدیا۔

۹۱۵۷۔عن الشعبي قال :لم يقطع النبي صلى الله عليه وسلم أول من اقطع القطائع عثمان .

شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے جاگیریں نہیں عطا کی جس نے سب سے پہلے یہ عمل کیا وہ حضرت عثمان تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ)

۹۱۶۵۔عن عبد الله بن أبي بكر قال :جاء بلال بن الحارث المزني إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستقطعه أرضا طويلة عريضة، فلما ولي عمر، قال لبلال :إنک استقطعت رسول الله صلى الله عليه وسلم أرضا عريضة طويلة فقطعها، وإن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يمنع شيئا يسأله فإنک لا تطيق ما في يديک، فقال :أجل قال: فانظر ما قويت عليه منها فأمسكه، وما لم تطق فادفعه إلينا نقسمه بين المسلمين، فقال :لا أفعل والله، شيء أقطعنيه رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال عمر :والله لتفعلن، فأخذ منه ما عجز عن عمارته فقسمه بين المسلمين.

عبداللہ ابن ابی بکر سے روایت ہے کہ: بلال بن حارث مزنی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو رسول اللہ نے ایک وسیع زمین انھیں دی، جب حضرت عمر خلیفہ بنے تو بلال کو بلایا اور کہا: تم نے نبی کریم ﷺ سے زمین مانگی اور وہ نبی کریم ﷺ کوئی سوال کرتا رد نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ جتنی زمین تم استعمال کر سکتے ہو رکھو اور جو تمہاری طاقت سے باہر ہے وہ واپس کردو تاکہ میں مسلمانوں میں تقسیم کردوں۔ بلال نے کہا: واللہ جو جاگیر رسول اللہ (ﷺ) نے مجھے دی ہے وہ میں واپس نہیں کرنے کا۔ حضرت عمر نے کہا: واللہ تمہیں ایسا ضرور کرنا پڑے گا۔ چنانچہ حضرت عمر وہ زمین اُن سے چھین لیا۔ بیہقی فی الشعب۔

۱۳۶۴۸۔عن عائشة أنها رأت النبي صلى الله عليه وسلم حزينا، فقالت :يا رسول الله، وما الذي يحزنک؟ قال: شيئا تخوفت على أمتي أن يعملوا بعدي بعمل قوم لوط .(طب).

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو غمگین دیکھا تو پوچھا یا رسول اللہ! کس بات نے آپ کو رنجیدہ کیا؟۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا مجھے ایک بات کا خوف ہے میرے بعد میری اُمت قوم لوط کا عمل نہ کرنے لگ جائیں۔

۱۳۶۴۹۔مسند عمر رضي الله عنه۔ عن عائشة قالت :أول من اتهم بالأمر القبيح تعني عمل قوم لوط اتهم به رجل على عهد عمر، فأمر شباب قريش أن لا يجالسوه.

مسند عمر میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ کہا: سب سے پہلے جو اس بدفعلی (یعنی قوم لوط کا عمل) کے متہم ہوا خلافت عمر کے زمانے میں ہوا۔ حضرت عمر نے قریش کے جوانوں کو اُس کے ساتھ کوئی نہ بیٹھنے کا حکم دیا۔

۱۴۰۵۰ ۔عن الحسن أن أبا بكر الصديق خطب فقال :أما والله ما أنا بخيركم ولقد كنت لمقامي هذا كارها، ولوددت أن فيكم من يكفيني أفتظنون أني أعمل فيكم بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم إذن لا أقوم بها، إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعصم بالوحي، وكان معه ملك، وإن لي شيطانا يعتريني فإذا غضبت فاجتنبوني أن لا أؤثر في أشعاركم وأبشاركم (أشعاركم :الشعر واحد الأشعار، والشاعر جمعه الشعراء على غير قياس الصحاح للجوهري (۶۹۹/۲) ب.أبشاركم :البشرة والبشر :ظاهر جلد الإنسان.انتهى.الصحاح للجوهري ۲ /۵۹۹) .ب) ألا فراعوني، فإن استقمت فاعينوني وإن زغت فقوموني قال الحسن :خطبة والله ما خطب بها بعده.ابن راهويه أبو ذر الهروي في الجامع).

یہ کہ ابوبکر نے خلافت کے بعد جو خطبہ دیا اس میں انھوں نے کہا کہ: آگاہ ہو کہ میں ایک بشر ہوں اور تم میں سے کسی سے بھی بہتر نہیں ہوں لہٰذا میری رعایت کرو جب مجھے دیکھو راہ راست پر ہوں تو میری پیروی کرو، اور اگر دیکھو کہ میں ٹیڑھا ہو گیا ہوں تو سیدھا کرو۔ آگاہ ہو کہ میرے لئے ایک شیطان ہے جو مجھے گھیرے ہوئے ہے مجھے تنگ کرتا رہتا ہے۔۔ جب بھی مجھے غضب میں دیکھو تو مجھ سے بچو، میں بالوں اور کھالوں پر کوئی اثر نہیں رکھتا۔''۔الامامۃ والاسیاسۃ ج ص ۱۴، مجمع الزوائد الھیثمی ج ۵ ص ۱۸۳؛ کنزالعمال ج۵ ص ۶۳۱ حرف الخا ، خلافت ابوبکر

۳۷۶۶۵۔عن حسين بن علي قال :صعدت إلى عمر بن الخطاب المنبر فقلت له :انزل عن منبر أبي واصعد منبر أبيک، فقال :إن أبي لم يكن له منبر، فأقعدني معه، فلما نزل ذهب بي إلى منزله فقال :أي بني من علمک هذا قلت: ما علمنيه أحد، فقال :أي بني !لو جعلت تأتينا وتغشانا قال فجئت يوما وهو خال بمعاوية وابن عمر بالباب لم يؤذن له، فرجعت، فلقيني بعد فقال يا بني !لم أرک أتيتنا؟ قلت :جئت وأنت خال بمعاوية فرأيت ابن عمر رجع فرجعت، فقال :أنت أحق بالإذن من عبد الله بن عمر !إنما أنبت في رؤوسنا ما ترى الله ثم أنتم - ووضع يده على رأسه.

مروی ہے حسین ابن علیؑ سے فرمایا کہ میں عمر ابن خطاب کے پاس پہنچا جب کہ وہ منبر پر تھے تو میں اُس منبر پر چڑھ گیا اور میں نے عمر سے کہا کہ میرے باپ کے منبر پر سے اُترو، اور اپنے باپ کے منبر کی طرف جاؤ تو عمر نے کہا میرے باپ کے پاس کوئی منبر نہیں تھا۔ اور انھوں نے مجھے اپنے ساتھ بٹھالیا۔ میرے ہاتھ میں کچھ کنکریاں تھیں میں اُن کنکروں کو اُلٹ پلٹ کرنے لگا۔ یہاں تک جب عمر اُتر آئے تو مجھے اپنے ساتھ اپنے مکان پر لے گئے۔ پھر مجھ سے کہا: یہ کہنے کیلئے آپ کو کس نے سکھایا تو میں نے جواب دیا: واللہ مجھے کسی نے نہیں سکھایا۔ پھر مجھ سے کہا: میرے فرزند! اچھا ہوتا آپ ہمارے پاس آیا کرتے۔ چنانچہ پھر ایک دن میں اُن کے پاس گیا اور عمر ابن خطاب

خلوت میں معاویہ کے ساتھ مشغول تھے اور دروازہ پر عبداللہ ابن عمر تھے۔ میں لوٹ آیا۔ اس کے بعد پھر عمر مجھ سے ملے تو کہا: میں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ میں نے کہا: میں آیا تھا اور اُس دن آپ معاویہ کے ساتھ تنہائی میں تھے میں لوٹ گیا۔ عمر نے کہا : ابن عمر سے زیادہ میرے نزدیک اجازت کے لئے آپ سب سے زیادہ حقدار ہیں۔ إنمه أثبت في رؤوسنا ما هدي الله و أنتم۔ يا إنما أنبت ما تري في رؤوسنا الله ثم أنتم۔ ہمارے سر پر جو بال ہیں اللہ نے آپ کے طفیل میں اُنھیں اُگایا ہے۔ (تاریخ بغداد خطیب ج ۱ ص ۱۵۲ باب الحسن والحسین ؛ ابن عساکر ج ۱۴ ص ۱۷۶ ؛ تہذیب التہذیب حالات امام حسینؑ ج ۲ ص ۳۰۰ ؛ سیر اعلام النبلاء ذہبی حالات الحسینؑ ج ۳ ص ۲۸۵ ؛ معرفۃ الثقات ج ۱ ص ۳۰۲ ؛ تھذیب الکمال المزی ج ۲ ص ۴۰۴ ؛ کنز العمال ج ۳ ص ۶۵۵ سلسله ۳۷۶۶۲ ؛ الرياض النضرة المحب الطبری ج ۲ ص ۳۴۱ طبع دار الکتب العلمية بيروت۔)

۱۴۲۵۹۔عن حذيفة قيل لعمر بن خطاب و هو بالمدينة : يا امير المومنين ! من خليفة بعدک؟ قال عثمان بن عفان۔

۔حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ مدینہ میں کسی نے حضرت عمر سے پوچھا کہ آپ کے بعد کون خلیفہ بنے گا؟ حضرت عمر نے کہا: عثمان بن عفان (یہ پہلے ہی سے طے ہو چکا تھا کہ حضرت عمر کے بعد خلیفہ کون ہوگا۔ یہ شوری وغیرہ صرف سیاسی چال تھی لوگوں کو فریب دینے کے لئے۔ تاریخ ابن عساکر ج ۳۹ ص ۱۸۸ ؛ الثقات ابن حبان ج ۸ ص ۶۷ ؛ کنز العمال ج ۵ ص ۷۳۶ سلسلہ ۱۴۲۵۹ ؛ ریاض النضرۃ حالات عثمان ج ۳ ص ۵۲۔

شوریٰ کے متعلق چند رائیں:

Justice Amir Ali is critical of Omar's Shura that led to Osman's appointment (page 45, History of the Saracens).states: " In deviating, however from the example of his predecessor he made a mistake which paved the way to Omayyad intrigue "

جسٹس امیر علی نے انگریزی تاریخ اسلام میں لکھا'' خلافت کو شوریٰ کے حوالے کرنے میں خلیفہ دوم سے ایسی غلطی سرزد ہوئی جس نے بنی اُمیہ کی سازشوں کے لئے راستہ صاف کر دیا۔ بنی اُمیہ سے عثمان خلیفہ ہوئے جن کا انتخاب اسلام میں تباہی کا باعث ہوا۔

علامہ ابن عبدربہ اپنی کتاب عقد فرید جلد ۲ ص ۲۰۳ میں لکھا ہے کہ أوفد ابن حصين على معاوية فأقام عنده ما أقام ثم إن معاوية بعث إليه ليلا فخلا به فقال له: يا بن حصين قد بلغني أن عندک ذهنا و عقلا فأخبرني عن شئ أسالک عنه۔ قال : سئلني ؛ عما بدالک۔ قال: أخبرني ما الذي شتت أمر المسلمين و فرق أهوائهم و خالف بينهم قال: نعم قتل الناس عثمان۔ قال: ما صنعت شئيا؛ قال فمسير علي إليک وقتله إياک؛ قال ما صنعت شيئا؛ قال ما عندي غير هذا يا امير المؤمنين؛ قال : فأنا أخبرک إنه لم يشتت بين المسلمين ولا فرق أهواء هم ولا خالف بينهم إلا الشورى التي جعلها عمر إلى ستة نفر: ابن حصین سے معاویہ نے کہا: تو بڑا ذہین ہے یہ بتلا وہ کون سا امر تھا جو مسلمانوں میں انتشار اور اختلاف کا

باعث ہوا؟۔ابن حصین نے کہا:قتل عثمان،معاویہ نے کہا:نہیں،ابن حصین نے کہا کہ:علیؑ کا خلیفہ ہونا اور آپ سے جنگ،معاویہ نے کہا :نہیں۔معاویہ نے کہا سنو!یہ سب شوریٰ کی وجہ سے ہوا جو عمر نے چھ آدمیوں کے درمیان قائم کیا۔مرآد)

۲۶۸۶۳۔عن حمران قال : دعا عثمان بماء فتوضأ ثم ضحک،فقال :ألا تسألونی مم أضحک؟ قالوا : یا امیر المؤمنین ما أضحک؟ قال رأیت رسول اللّٰہ ﷺ کما توضأت فمضمض واستنشق و غسل ثلاثا،ویدیہ ثلاثا، مسح برأسہ، و ظھر قدمیہ۔حمران روایت کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان خلیفہ سوم نے ایک مرتبہ وضو کے لئے پانی طلب کیا پھر بے ساختہ ہنس پڑے اور کہا کیا تم لوگ مجھ سے میرے ہنسنے کی وجہ دریافت نہیں کرو گے؟لوگوں نے کہا یا امیر المومنین!آپ کیوں ہنسے؟ تو عثمان بن عفان نے کہا کہ میں نے رسول اکرم کو ایسے ہی وضو کرتے دیکھا جس طرح میں نے وضو کیا آپ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا،اور اپنے منہ کو تین بار دھویا،اور دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا اور اپنے سر اور پاؤں کے اوپر کے حصے کا مسح کیا پھر کہا:میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی وضو کرتے دیکھا تھا۔ مجمع الزوائد الھیشمی ج۱ ص ۲۲۴؛المصنف ابن شیبہ ج۱ ص۱۸؛کنز العمال حدیث ۲۶۸۶۳ ج۹ ص ۴۲۷،اور ص ۴۴۲؛سیر اعلام النبلاء ج ۱۳ ص۳۰۱؛المعجم الکبیر طبرانی ج ۳ ص۲۸۱۔اس کے علاوہ کئی مفسرین اور محدثین نے مختلف طریقوں سے پیر پر مسح کرنا بتلایا ہے مثلاً ابن ابی شیبۃ الکوفی اپنی کتاب المصنف جلد اول ص ۳۰ پر باب **فی المسح علی القدمین** کے تحت آٹھ حوالوں سے پیر پر مسح کرنا لکھا ہے۔**فجعلنا نمسح علیٰ ارجلنا**:ہم پاؤں پر مسح کرنے لگے۔

۳۵۸۸۸۔فوطئہ وطأ شدیدا و ھو غضبان الیہ أختہ تحجزہ عن زوجھا ففخھا عمر بیدہ فشجھا۔فلم رأت الدم
جب حضرت عمر کو یہ معلوم ہوا کہ اُن کی بہنوئی اور بہن دونوں مسلمان ہو چکے ہیں یہ اُن کے گھر گئے اور اپنے بہنوئی کو خوب پیٹا اور بہن کو اتنا مارا کہ چہرہ زخمی ہو گیا اور خون بہنے لگا۔جب عمر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کی قمیص اور چادر پکڑ کر جھٹکا دیا اور فرمایا:اے عمر!تو باز نہ آئے گا جب تک تجھ پر بھی وہی نازل ہو جیسا ولید بن مغیرہ پر نازل ہوا:**مثل ما انزل بالولید بن المغیرۃ یعنی الخزی والنکال ۔**

طبقات ابن سعد جلد ۳ ص ۲۶۹ باب اسلام عمر (عربی) اردو ۳ ص ۵۶ ؛تاریخ الخلفاء اردو ص ۱۱۴؛کنز العمال ج ۱۲ ص ۶۰۹

۳۵۷۴۱۔عن جابرؓ : قال لی عمر : کان أول إسلامی أن ضرب أختی المخاض فأخرجت من البیت۔۔الخ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ:حضرت عمر نے مجھ سے بیان کیا کہ میرے اسلام لانے کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ میں اپنی بہن کو مار کر گھر سے باہر نکال دیا تھا۔اس کا ذکر اور کتابوں میں ہے جیسے ابن عساکر تاریخ ج ۴۴ ص۲۹؛تاریخ اسلام الذہبی ج۱ ص ۱۷۳؛السیرۃ الحلبیۃ ج ۲ ص ۱۸

بسمہ سبحانہ وبذکرولیہ

مسند احمد بن حنبل سے

میر مراد علی خان

امام احمد بن حنبل کو محمد بن اسمٰعیل بخاری کا استاد کہا جاتا ہے اُن کی کتب احادیث کا مطالعہ کیا جائے تو بعض حیرت انگیز روایتیں نظر آتی ہیں۔ زیرِ نظر مقالہ میں چند کا ذکر پیش خدمت ہے۔

- 661حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا خلف ثنا قيس عن الأشعث بن سوار عن عدى بن ثابت عن أبي ظبيان عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم يا علي إن أنت وليت الأمر بعدي فاخرج أهل نجران من جزيرة العرب

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے کہ: یا علیؑ! تم میرے بعد خلیفہ بنو تو اہل نجران کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا۔ مسند احمد بن حنبل جلد ا ص ۸۷ (عربی)

- 19306حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا محمد بن جعفر ثنا عوف عن ميمون أبي عبد الله عن زيد بن أرقم قال كان لنفر من أصحاب رسول الله صلى الله عليه و سلم أبواب شارعة في المسجد قال فقال يوما سدوا هذه الأبواب الا باب علي قال فتكلم في ذلک الناس قال فقام رسول الله صلى الله عليه و سلم فحمد الله تعالى وأثنى عليه ثم قال أما بعد فإني أمرت بسد هذه الأبواب الا باب علي وقال فيه قائلكم وإني والله ما سددت شيئا ولا فتحته ولكني أمرت بشيء فاتبعته

زید بن ارقمؓ صحابی نے کہا کہ چند اصحاب رسول ﷺ کے دروازے مسجد نبوی میں کھولتے تھے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کے علیؑ کے دروازے کے علاوہ سارے دروازے بند کردو۔ اس حکم سے لوگوں میں ناگواریاں ظاہر ہوئیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا: امابعد! پس میں نے حکم دیا کے سارے دروازے بند کردئے جائیں سوائے علیؑ کے دروازے کے اور اس سلسلے میں تم سے کہنے والوں نے کچھ کہا (اعتراض کیا) واللہ! میں نے تو نہ کوئی چیز بند کی اور نہ کھولی، مگر جس وقت جب مجھے اس بات کا حکم دیا گیا تو میں نے اس کی تعمیل کی۔ مسند احمد بن حنبل ج ۴ ص ۳۶۹

(اس سلسلہ میں ایک جھوٹی حدیث گھڑی کی گئی جو صحیح بخاری جلد ا ص ۵۱۶ میں ہے کہ سارے دروازے جو مسجد میں کھلتے ہیں بند کردئے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازے۔ اس کے جھوٹے ہونے کا ایک ثبوت یہ کہ حضرت ابوبکر کا کوئی گھر مسجد نبوی کے قریب ہی نہیں تھا بلکہ یہ ہجرت کے بعد سے اپنی خلافت تک مدینہ کے نواح میں ایک مقام السّنحُ میں رہتے تھے۔ بیشمار حوالے موجود ہیں مثلاً سیرۃ نبیؐ ابن ہشام، تاریخ طبری وغیرہ۔ اور اس حدیث کا راوی فلیح بن سلیمان ہے کہ جو روایت کرتا ہے کہ فرمایا رسولؐ اللہ نے ''کسی کی مال اور صحبت

کا احسان مجھ پر اتنا نہیں جتنا ابوبکر کا ہے، کسی کا دروازہ کھلا مت رکھو مسجد میں سوائے ابوبکر کے دروازہ کے۔(اس راوی کے بارے ہے کہ یہ قابل بھروسہ نہیں تھا تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص ۱۸۵) تیسیر الباری جلد اول الخوخة والممر فی المسجد، ۳۵۵، ص ۳۲۵ تا ۳۲۶۔ ملاحظہ ہو امام نووی کا تبصرہ جس میں اس راوی کے بارے میں لکھا گیا۔

ایسی ہی حدیث کا راوی عکرمہ سے ہے جو ابن عباس کا غلام تھا اور خارجی تھا امام مالک اور امام مسلم دونوں نے ان سے قطع تعلق رکھا تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص ۹۵۔ ابن خلکان حصہ سوم ص ۲۱۳ طبقات ابن سعد۔ ایضاً۔ تیسیر البار ی، ایضاً، ۳۵۶، ۳۲۶، ۳۲۷۔)

- 3062حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا يحيى بنحماد ثنا أبو عوانة ثنا أبو بلج ثنا عمرو بن ميمون قال ـ إني لجالس إلى بن عباس إذ أتاه تسعة رهط فقالوا يا أبا عباس أما ان تقوم معنا واما أن تخلونا هؤلاء قال فقال بن عباس بل أقوم معكم قال وهو يومئذ صحيح قبل أن يعمى قال فابتدئوا فتحدثوا فلا ندري ما قالوا قال فجاء ينفض ثوبه ويقول أف وتف وقعوا في رجل له عشر وقعوا في رجل قال له النبي صلى الله عليه و سلم لأبعثن رجلا لا يخزيه الله أبدا يحب الله ورسوله قال فاستشرف لها من استشرف قال أين علي قالوا هو في الرحل يطحن قال وما كان أحدكم ليطحن قال فجاء وهو أرمد لا يكاد يبصر قال فنفث في عينيه ثم هز الراية ثلاثا فأعطاها إياه فجاء بصفية بنت حيي قال ثم بعث فلانا بسورة التوبة فبعث عليا خلفه فأخذها منه قال لا يذهب بها الا رجل مني وأنا منه قال وقال لبني عمه أيكم يواليني في الدنيا والآخرة قال وعلي معه جالس فأبوا فقال علي أنا أواليک في الدنيا والآخرة قال أنت وليي في الدنيا والآخرة قال فتركه ثم أقبل على رجل منهم فقال أيكم يواليني في الدنيا والآخرة فأبوا قال فقال علي أنا أواليک في الدنيا والآخرة فقال أنت وليي في الدنيا والآخرة قال وكان أول من أسلم من الناس بعد خديجة قال وأخذ رسول الله صلى الله عليه و سلم ثوبه فوضعه على علي وفاطمة وحسن وحسين فقال إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا قال وشري على نفسه لبس ثوب النبي صلى الله عليه وسلم ثم نام مكانه قال وكان المشركون يرمون رسول الله صلى الله عليه و سلم فجاء أبو بكر وعلي نائم قال وأبو بكر يحسب أنه نبي الله قال فقال يا نبي الله قال فقال له علي ان نبي الله صلى الله عليه و سلم قد انطلق نحو بئر ميمون فأدركه قال فانطلق أبو بكر فدخل معه الغار قال وجعل علي يرمى بالحجارة كما كان يرمى نبي الله وهو يتضور قد لف رأسه في الثوب لايخرجه حتى أصبح ثم كشف عن رأسه فقالوا انک للئيم كان صاحبک نراميه فلا يتضور وأنت تتضور وقد استنكرنا ذلک قال وخرج بالناس في غزوة تبوک قال فقال له علي أخرج معک قال فقال له نبي الله لا فبكى علي فقال له أما ترضى أن تكون منى بمنزلة هارون من موسى الا أنک لست بنبي انه لا ينبغي أن أذهب الا وأنت خليفتي قال وقال له رسول الله أنت وليي في كل مؤمن بعدي وقال سدوا أبواب المسجد غير باب علي فقال فيدخل المسجد جنبا وهو طريقه

ليس له طريق غيره قال وقال من كنت مولاه فإن مولاه علي :

عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابن عباسؓ کے پاس بیٹھا تھا کہ نو افراد پر مشتمل لوگوں کا ایک وفد آیا اور کہنے لگا: اے ابوالعباس! آپ ہمارے ساتھ چلیں یا یہ لوگ یہاں جو بیٹھے ہیں وہ چلے جائیں ہم کو آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔۔ابن عباسؓ سے نے فرمایا میں خود چلتا ہوں یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ آپ کی بینائی جا چکی تھی۔ ان لوگوں نے گفتگو کا آغاز کیا لیکن ہمیں نہیں معلوم کیا کہا۔ تھوڑی دیر بعد ابن عباس اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے تف ہے ان لوگوں پر کہ یہ لوگ ایک ایسے آدمی پر عیب نکال رہے ہیں جس کی دس خوبیاں اور خصوصیات کسی میں نہیں ہے۔ یہ لوگ ایسے انسان کی برائی کر رہے ہیں جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے (خیبر) میں فرمایا: اب میں ایسے مرد کو بھیج رہا ہوں جسے اللہ اور رسولؐ محبت کرتے ہیں اور وہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے لوگ جستجو میں رہے لیکن نبی ﷺ نے فرمایا: علیؑ کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتلایا کہ وہ چکی میں آٹا پیس رہے ہوں گے نبیؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی آٹا کیوں نہیں پیستا؟ پھر نبیؐ اُن کے پاس آئے تو پتہ چلا کہ اُنہیں (حضرت علیؑ) کو آشوب چشم ہے اور کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور تین بار علم (جھنڈا) ہلا کر اُنہیں دیا۔

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر کو سورہ توبہ (سورہ برات) کا اعلان کرنے مکہ روانہ کیا۔ بعد اُن کے پیچھے حضرت علیؑ کو روانہ کیا اور اُ کے اعلان کرنے کی ذمہ داری حضرت علیؑ کو دی اور پھر نبی اکرم نے فرمایا یہ کام ایسا تھا جسے کوئی ایسا شخص ہی کر سکتا تھا جو مجھ سے ہو۔

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچازاد بھائیوں سے فرمایا دنیا وآخرت میں تم میں سے کون ہے جو میری نصرت کرے ؟ سب نے انکار کیا سوائے حضرت علیؑ کے اور فرمایا کہ میں آپؐ کے ساتھ اس دنیا اور آخرت میں مولات قائم رکھوں گا مدد کروں گا۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم میرے بعد اس دنیا میں اور آخرت میں میرے ولی ہو۔ تمام لوگوں میں حضرت خدیجہؓ کے بعد جس نے اسلام قبول کیا وہ حضرت علی ہی تھے، پھر ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ایک چادر کے نیچے حضرت علی، حضرت فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو لیا جس پر یہ آیت نازل ہے کہ اے اہل بیتؑ! اللہ نے تم سے ہر قسم کے رجس کو دور رکھا ہے۔ پھر حضرت علیؑ نے اپنا نفس بیچ دیا اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ کا لباس زیب تن کیا اور ہجرت کی رات نبیؐ کے بستر پر سو گئے۔ مشرکین اسوقت حضرت علیؑ کو نبی سمجھ کر تیروں کی بوچھار کر رہے تھے۔ جب نبی ﷺ غزوۂ تبوک کے لئے نکلے حضرت علیؑ نے پوچھا کیا میں بھی چلوں آپؐ نے فرمایا نہیں جس کو سُن کر حضرت علیؑ رونے لگے اس پر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم اس بات راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے ویسی ہی نسبت ہے جیسے ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یا علیؑ تم میرے بعد ہر مومن کے ولی ہو۔ نیز جب مسجد نبوی کے تمام دروازے بند کردئے گئے سوائے حضرت علیؑ کے دروازے کے۔ نیز نبی ﷺ اکرم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں یہ علیؑ بھی اُس کا مولا ہے۔

مسند احمد بن حنبل جلد ا ص ۳۳۱

١٢٩٦ ـ حدثنا عبد الله ثنا محمد بن سليمان لوين ثنا محمد بن جابر عن سماک عن حنش عن علی رضي الله عنه قال لما نزلت عشر آيات من برائة علی النبي صلی الله عليه و سلم دعا النبي صلی الله عليه و سلم أبا بكر رضي الله عنه فبعثه بها ليقرأها علی أهل مكة ثم دعاني النبي صلی الله عليه و سلم فقال لي أدرک أبا بكر رضي الله عنه فحيثما لحقته فخذ الكتاب منه فاذهب به إلی أهل مكة فاقرأه عليهم فلحقته بالجحفة فأخذت الكتاب منه و رجع أبو بكر رضي الله عنه إلی النبي صلی الله عليه و سلم فقال يا رسول الله نزل في شيء قال لا و لكن جبريل جائني فقال لن يؤدی عنک الا أنت أو رجل منک

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ جب نبی اکرم ﷺ پر سورۂ برات کی دس آیتیں نازل ہوئیں تو آپؐ نے ابوبکر کو بلوایا اور مکے روانہ کیا کہ اُن آیتوں کو مکہ والوں کو پڑھ کر سُنا دیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلوایا اور فرمایا کہ جاؤ اور ابوبکر سے وہ آیتیں لے لو اور تم خود مکہ جا کر اہل مکہ کو وہ آیتیں سنا دینا۔ حضرت علیؑ فرمایا کہ چنانچہ میں روانہ ہوا اور ابوبکر سے جحفہ میں ملا اور اُن آیتوں کو لے لیا۔ ابوبکر واپس مدینہ لوٹے اور نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ یارسول اللہ! کیا میرے متعلق کچھ نازل ہوا فرمایا نہیں بلکہ جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا کہ اللہ کا حکم ہے کہ آپ کی جگہ کوئی دوسرا قائم نہیں ہوسکتا یا تو آپؐ خود جائیں یا وہ جو آپ میں سے ہو۔ مسند احمد جلد ا ص ۱۵۱۔ (یہ روایت ثابت کرتی ہے ابوبکر رجل منک میں نہیں تھے)۔ مسند احمد جلد ا ص ۱۵۱

۴ ـ حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قال ثنا وكيع قال قال إسرائيل قال أبو إسحاق عن زيد بن يثيع عن أبي بكر أن النبي صلی الله عليه و سلم بعثه ببرائة لأهل مكة لا يحج بعد العام مشرک و لا يطوف بالبيت عريان و لا يدخل الجنة إلا نفس مسلمة من كان بينه وبين رسول الله صلی الله عليه و سلم مدة فأجله إلی مدته والله بريء من المشركين و رسوله قال فسار بها ثلاثا ثم قال لعلي رضي الله تعالی عنه ألحقه فرد علي أبا بكر و بلغها أنت قال ففعل قال فلما قدم علی النبي صلی الله عليه و سلم أبو بكر بكی قال يا رسول الله حدث في شيء قال ما حدث فيک إلا خير و لكن أمرت أن لا يبلغه إلا أنا أو رجل مني

ابوبکر نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں سورہ برأت کا یہ اعلان کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ تو حج کرنے کے لئے آئے اور نہ برہنہ خانہ کعبہ کا طواف کرے۔ جنت میں مسلم کے علاوہ کوئی داخل نہ ہوگا وہ شخص جس کے درمیان کسی مدت کا معاہدہ ہے تو معاہدہ اُس کی مدت تک باقی ہے اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسولؐ مشرکین سے بری ہے۔ جب ابوبکر تین روز کا راستہ طے کر چکے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ جاؤ اور جا کر ابوبکر کو میرے پاس بھیج دو اور تم (یعنی حضرت علیؑ) اس اعلان کو مکہ والوں تک پہنچا دو، پس حضرت علیؑ نے ایسا ہی کیا اور جب ابوبکر واپس نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو روئے اور کہا یارسول اللہ ﷺ کیا میرے بارے میں کوئی نئی بات ہوئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں تمہارے بارے میں خیر ہے لیکن مجھے حکم دیا گیا کہ اِن کو کوئی اور نہ پہنچائے مگر میں یا وہ شخص جو مجھ سے ہو۔ مسند احمد

جلد ۱ ص ۳۔

۳۹۹۔حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا يحيى بن سعيد ثنا سعيد ثنا عوف ثنا يزيد يعني الفارسي قال أبي أحمد بن حنبل وثنا محمد بن جعفر ثنا عوف عن يزيد قال قال لنا بن عباس رضي الله عنه قلت لعثمان بن عفان ما حملكم على ان عمدتم إلى الأنفال وهي من المثاني والى براءة وهي من المائين فقرنتم بينهما ولم تكتبوا قال بن جعفر بينهما سطرا بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتم وها في السبع الطوال ما حملكم على ذلک قال عثمان رضي الله عنه Y ان رسول الله صلى الله عليه و سلم كان مما يأتي عليه الزمان ينزل عليه من السور ذوات العدد وكان إذا أنزل عليه الشيء يدعو بعض من يكتب عنده يقول ضعوا هذا في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا وينزل عليه الآيات فيقول ضعوا هذه الآيات في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا وينزل عليه الآية فيقول ضعوا هذه الآية في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا وكانت الأنفال من أوائل ما أنزل بالمدينة وبراءة من آخر القرآن فكانت قصتها شبيها بقصتها فقبض رسول الله صلى الله عليه و سلم ولم يبين لنا انها منها وظننت انها منها فمن ثم قرنت بينهما ولم أكتب بينهما سطرا بسم الله الرحمن الرحيم قال بن جعفر ووضعتها في السبع الطول

کہتے ہیں کہ ہمسے پہلے عبداللہ ابن عباسؓ نے کہا کہ: مین نے عثمان سے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ آپ نے انفال جو مثانی میں سے ہے اور سورہ برأت جو مئین میں سے ہے ملا دیا اور اُن کے درمیان ایک سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی نہیں لکھی اور اس کو سبع الطّوال میں رکھ دیا آپ کو ایسا کرنے کی کس نے آمادہ کیا؟ عثمان نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ پر بعض اوقات کئی کئی سورتیں نازل ہوتی تھیں اور جب بھی کوئی نازل ہوتی آپؐ کا تبان وحی میں سے بلا کر فرما دیتے کہ اس کو اس سورۃ میں رکھ دو۔ سورۃ انفال قیام مدینہ کی ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی تھیں اور سورۃ برأت آخر قران میں ہے چونکہ دونوں کے احکام اور واقعات ملتے جلتے ہیں اسی اثنا میں رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور حضرت رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نہیں بتلایا کہ اس سورے کو کیا کرنا۔ میں نے گمان (کیا کہ براۃ سورہ انفال کا حصہ ہے) اس وجہ سے میں نے ملا دیا اور درمیان میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی نہیں لکھی۔ راوی ابن جعفر نے یہ بھی اضافہ کیا: میں نے اس کو سبع الطّوال میں رکھ دیا۔ احمد بن حنبل جلد ۱ ص ۵۷

۱۵۱۰۷۔حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا يزيد أنا شريک بن عبد الله عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه و سلم فقال Y يطلع عليكم رجل أو قال يدخل عليكم رجل يريد رجل من أهل الجنة فجاء أبو بكر رضي الله عنه ثم قال يطلع عليكم أو يدخل عليكم شاب يريد رجل من أهل الجنة قال فجاء عمر رضي الله عنه ثم قال يطلع عليكم رجل من أهل الجنة اللهم اجعله عليا اللهم اجعله عليا قال فجاء علي رضي الله عنه

حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا ہم رسول ﷺ وآلہٖ وسلم کے ساتھ تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک شخص تمھارے سامنے نمودار ہوگا یا اُن کی مراد تھی داخل ہوگا، جس کا تعلق اہل جنت سے ہے ابوبکر آئے آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ نمودار ہوگا یا آئے گا ایک جوان جو جنتی ہوگا پھر عمر آئے پھر آنحضرت ﷺ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اب وہ نمودار ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا اے اللہ! وہ علیؑ ہوں، وہ علیؑ ہوں۔ پھر حضرت علیؑ تشریف لائے۔

۱۸۵۰۲ حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا عفان ثنا حماد بن سلمة أنا على بن زيد عن عدى بن ثابت عن البراء بن عازب قال : كنا مع رسول الله صلى الله عليه و سلم في سفر فنزلنا بغدير خم فنودي فينا الصلاة جامعة و كسح لرسول الله صلى الله عليه و سلم تحت شجرتين فصلى الظهر وأخذ بيد علي رضي الله تعالى عنه فقال ألستم تعلمون انى أولى بالمؤمنين من أنفسهم قالوا بلى قال ألستم تعلمون انى أولى بكل مؤمن من نفسه قالوا بلى قال فأخذ بيد على فقال من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه قال فلقيه عمر بعد ذلک فقال هنيئا يا بن أبي طالب أصبحت وأمسيت مولى كل مؤمن ومؤمنة

براُ بن عازبؓ روایت کرتے ہین کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم سفر تھے ہم غدیر خم کے پاس اُترے اور جمع کرنے کے لئے الصلواۃ جامعۃ کا اعلان فرمایا دو درختوں کے تحت رسول اللہ ﷺ کے لئے جگہ کی وہاں نماز ظہر ادا کی گئی اور نماز کے بعد آپ ﷺ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور لوگوں سے مخاطب کے ارشاد فرمایا: کیا تم کو علم نہیں ہے کہ میں تمام مومنین کے نفسوں پر حق تصرف رکھتا ہوں؟ سب نے کہا : بیشک اس طرح آپ نے اس سوال کو کئی دفعہ دہرایا پھر آپ ﷺ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جس کا میں مولا ہوں یہ علیؑ بھی اُس کا مولا ہیں پھر آپ نے یہ دعا کی اللہ تو اُس کو دوست رکھ جو اس کو دوست رکھے اور جو علیؑ سے دشمنی کرے تو اُس کا دشمن بن جا۔ اس کے بعد حضرت عمر نے کہا یا علیؑ مبارک ہو تم مومنین اور مومنات کے مولا ہو گئے۔ مسند احمد بن حنبل ج ۴ ص ۲۸۱۔ (اس حدیث کو مسند احمد بن حنبل کے اردو ترجمہ سے نکال دیا گیا)

۲۳۹۰۹ ۔حدثنا عبد الله حدثني أبى ثنا يعقوب ثنا أبى عن محمد بن إسحاق قال حدثني عبد الله بن حسن عن بعض أهله عن أبى رافع مولى رسول الله صلى الله عليه و سلم قال خرجنا مع على حين بعثه رسول الله صلى الله عليه و سلم برايته فلما دنا من الحصن خرج إليه أهله فقاتلهم فضربه رجل من يهود فطرح ترسه من يده فتناول على بابا كان عند الحصن فترس به نفسه فلم يزل في يده وهو يقاتل حتى فتح الله عليه ثم ألقاه من يده حين فرغ فلقد رأيتني في نفر معي سبعة أنا ثامنهم نجهد على أن نقلب ذلک الباب فما نقلبه

ابورافعؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے (خیبر) میں علم دے کر روانہ کیا ہم حضرت علیؑ کے ساتھ چلے جب ایک یہودی نے ایسا وار کیا کہ حضرت علیؑ کی ڈھال ہاتھ سے گر گئی اب حضرت علیؑ نے ایک دروازہ قلعہ کا اٹھالیا اور اُس کو ڈھال بنایا دروازہ برابر آپ کے ہاتھ

میں رہا جب تک اللہ نے فتح عطا نہ کی، فتح کے بعد حضرت علیؑ نے اُس دروازے کو پھینک دیا۔ ابورافع کہتے ہیں کہ میں اپنے سات (۷) ساتھیوں کے ساتھ جن کا میں آٹھواں تھا اُس دروازے کو اُٹھانے کی کوشش کی مگر وہ اُٹھا نہیں۔ مسند احمد بن حنبل جلد ص ۶ (اردو ترجمہ سے یہ نکالدیا گیا)

۶۴۴ ۔حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا أسباط بن محمد ثنا نعيم بن حكيم المدائني عن أبي مريم عن علي رضي الله عنه قال انطلقت أنا والنبي صلى الله عليه و سلم حتى أتينا الكعبة فقال لي رسول الله صلى الله عليه و سلم اجلس وصعد على منكبي فذهبت لأنهض به فرأى مني ضعفا فنزل وجلس لي نبي الله صلى الله عليه و سلم وقال اصعد على منكبي قال فصعدت على منكبيه قال فنهض بي قال فإنه يخيل إلي أني لو شئت لنلت أفق السماء حتى صعدت على البيت وعليه تمثال صفر أو نحاس فجعلت أزاوله عن يمينه وعن شماله وبين يديه ومن خلفه حتى إذا استمكنت منه قال لي رسول الله صلى الله عليه و سلم اقذف به فقذفت به فتكسر كما تتكسر القوارير ثم نزلت فانطلقت۔

ابومریم کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ساتھ تھے اور جب ہم خانہ کعبہ کے قریب پہنچے تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا بیٹھ جاؤ جب میں بیٹھ گیا آپؐ میرے کاندھوں پر سوار ہوئے پھر میں آپؐ کو لے کر اُٹھنے لگا مگر اُٹھ نہ سکا۔ آپؐ یہ دیکھ کر اُتر آئے اور آپ ﷺ مجھے لے کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسے لگا اگر میں چاہوں تو آسمان کی بلندیوں کو چھولوں۔ پھر خانہ کعبہ پر چڑھ گیا اور چھت پر تانبے یا پیتل کا بت تھا میں اُس بت کو دائیں بائیں کر کے توڑا اور اُس کو نیچے پھینک دیا اس طرح وہ ٹکڑے ہو گیا جیسے شیشہ پھر میں اوپر سے نیچے اُتر آیا۔ مسند احمد بن حنبل جلد ص ۸۴

۲۷۲۴۲ ۔حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا حسين بن محمد قال ثنا الفضيل يعني بن سليمان قال ثنا محمد بن أبي يحيى عن أبي أسماء مولى بني جعفر عن أبي رافع ان رسول الله صلى الله عليه و سلم قال لعلي بن أبي طالب انه سيكون بينك وبين عائشة أمر قال أنا يا رسول الله قال نعم قال أنا قال نعم قال فانا أشقاهم يا رسول الله قال لا ولكن إذا كان ذلک فارددها إلى مأمنها

ابورافعؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ یا علیؑ تمہارے اور عائشہ کے درمیان ایک معاملہ پیش آئے گا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: مجھ سے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت علیؑ پوچھا کیا میں زیادتی پر ہوں گا؟، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں لیکن تم اُس کو (حضرت عائشہ) امن کی جگہ لوٹا دینا۔ مسند احمد بن حنبل جلد ۶ ص ۳۹۳

۲۴۲۹۹ ۔حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا يحيى عن إسماعيل ثنا قيس قال لما أقبلت عائشة بلغت مياه بني عامر ليلا نبحت الكلاب قالت أي ماء هذا قالوا ماء الحوأب قالت ما أظنني الا أني راجعة فقال بعض من كان معها بل تقدمين فيراک المسلمون فيصلح الله عز و جل ذات بينهم قالت ان رسول الله صلى الله عليه و سلم قال لها ذات يوم كيف

بأحداكن تنبح عليها كلاب الحوأب

قیس کہتے ہیں کہ جب عائشہ بنو عامر کے ترائی پر پہنچیں تو اُن پر کتے بھونکنے لگے۔ عائشہ نے دریافت: یہ کون سی جگہ ہے؟۔لوگوں نے جواب دیا: ماءالحواب ہے۔ یہ سُن کر حضرت عائشہ نے کہا مجھے گمان ہوتا ہے مجھے واپس جانا چاہئے۔لوگوں نے مشورہ دیا ایسا نہ کیجئے شائد آپ کی موجودگی سے صلح ہوجائے (ایک دوسری حدیث میں ہے عبداللہ بن زبیر (ایک اور حدیث میں ہے خود زبیر) نے ۱۵۰ افراد سے جھوٹی قسم دلوائی کہ یہ حواب نہیں ہے)۔اس پر عائشہ نے کہا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اُن سے فرمایا کہ تم میں وہ کون ہے جس پر الحوأب کے کتے بھونکیں گے۔مسند احمد بن حنبل ج ۶ ص ۵۲۔احمد بن حنبل اپنی ہی تصنیف کتاب ''الزھد'' ج ۲ ص ۴۵۰ سلسلہ ۹۲۰ کہ حدثنا من سمع عائشة تقرأ " وقرن في بيوتكن تبكي حتى تبل خمارها" سورة الاحزاب آیت ۳۳) کی جب بھی تلاوت کرتیں تو اس قدر روتیں کہ اُن کا آنچل آنسوؤں سے تر ہوجاتا تھا۔ مسند ابی شیبہ میں ہے کہ عائشہ کہا کرتی تھیں کہ: کاش میں آج سے ۲۰ سال پہلے نیست ونابود ہوگئی ہوتی۔مستدرک حاکم میں لکھا ہے کہ: عائشہ کے یہ الفاظ ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے بعد میں نے ایک گناہ کیا۔

- 557حدثنا عبد الله حدثني سفيان بن وكيع حدثني قبيصة عن أبي بكر بن عياش عن عاصم عن أبي وائل قال قلت لعبد الرحمن بن عوف كيف بايعتم عثمان وتركتم عليا رضي الله عنه قال ما ذنبي قد بدأت بعلي فقلت أبايعك على كتاب الله وسنة رسوله وسيرة أبي بكر وعمر رضي الله عنهما قال فقال فيما استطعت قال ثم عرضتها على عثمان رضي الله عنه فقبلها

ابووائل کہتے ہیں کے میں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے پوچھا کہ آپ لوگ حضرت علیؑ کو چھوڑ کر عثمان کی بیعت کیسے کرلی؟ اس پر عبدالرحمٰن بن عوف نے جواب دیا یہ میرا گناہ تھا کہ میں نے علیؑ سے کہا: میں آپ کے ہاتھ پر اس بات پر بیعت کرتا ہوں کہ آپ کتاب اللہ، سیرت رسولؐ اور سیرت ابوبکر اور سیرت عمر۔جس پر علیؑ جواب دیا میری استطاعت تک پھر میں اسی کو عثمان کو پیش کیا انہوں پوری طرح قبول کرلیا۔ مسند احمد بن حنبل جلد ص ۷۵

۵۵۲۔ حدثنا عبد الله حدثني عبيد الله بن عمر القواريري حدثني القاسم بن الحكم بن أوس الأنصاري حدثني أبو عبادة الزرقي الأنصاري من أهل المدينة عن زيد بن أسلم عن أبيه قال شهدت عثمان يوم حوصر في موضع الجنائز ولو ألقى حجر لم يقع الا على رأس رجل فرأيت عثمان أشرف من الخوخة التي تلي مقام جبريل عليه السلام فقال أيها الناس أفيكم طلحة فسكتوا ثم قال أيها الناس أفيكم طلحة فسكتوا ثم قال يا أيها الناس أفيكم طلحة فقام طلحة بن عبيد الله فقال له عثمان الا أراك ههنا ما كنت أرى أنك تكون في جماعة تسمع ندائي آخر ثلاث مرات ثم لا تجيبني أنشدك الله يا طلحة تذكر يوم كنت انا وأنت مع رسول الله صلى الله عليه و سلم .... قال طلحة اللهم

نعم ثم انصرف۔
اسلم روایت کرتے ہیں کہ عثمان کے محاصرے کے دن موضع جنائز میں دیکھا کہ اسوقت مجمع (باغیوں) اتنا کثیر تھا اگر پتھر پھینکا جاتا تو وہ کسی کے سر پر گرتا (یعنی بقولے تل دھرنے کو تک جگہ نہ تھی) میں دیکھا عثمان نے اپنے مکان کے جھروکے سے جو مقام جبرئیل سے متصل تھا لوگوں کو آواز دیکر پوچھا: اے لوگو! کیا تم (باغیوں) میں طلحہ موجود ہیں؟ سارے لوگ خاموش رہے عثمان نے پھر آواز دی جب تیسری بار آواز دی تو طلحہ بن عبیداللہ مجمع سے نکل کر کھڑے ہوئے۔ عثمان نے جب نے اُن سے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ تم مجمع عام میں ہواوت تین مرتبہ میری پکار سُن کر بھی جواب نہیں دے رہے ہو میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے پوچھتا ہوں اے طلحہ کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جب تم اور میں رسول اللہ کے ساتھ تھے؟ طلحہ نے جواب دیا: ہاں اور پھر طلحہ وہاں سے پلٹ گئے۔ مسند احمد بن حنبل جلد ا ص ۴۷

۵۵۵۔حدثنا عبد الله حدثني محمد بن أبي بكر بن علي المقدمي ثنا محمد بن عبد الله الأنصاري ثنا هلال بن حق عن الجريري عن ثمامة بن حزن القشيري قال شهدت الدار يوم أصيب عثمان رضي الله عنه فاطلع عليهم اطلاعة فقال ادعوا لي صاحبيكم اللذين ألباكم علي فدعيا له فقال نشدتكما الله أتعلمان ....إسناده حسن

ثمامة بن حزن القشیری بیان کرتے ہیں کہ جس روز عثمان کا قتل انھوں نے دیکھا کہ عثمان اپنے مکان پر سے لوگوں کو جھانک کر آواز دی اور کہا: بلاؤ اُن دو کو کہاں ہیں جنہوں نے تم لوگوں کو میرے خلاف اشتعال دلایا پس وہ دونوں طلحہ اور زبیر تھے۔ عثمان نے کہا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا کیا تمہیں معلوم نہیں؟۔ مسند احمد بن حنبل ج ا ص ۴۷ تا ۵۷

۱۶۹۸۔ حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا محمد بن أبي عدی عن داود عن عامر قال بعث رسول الله صلى الله عليه و سلم جيش ذات السلاسل فاستعمل أبا عبيدة على المهاجرين واستعمل عمرو بن العاص على الأعراب فقال لهما تطاوعا قال وكانوا يؤمرون أن يغيروا على بكر فانطلق عمرو فأغار على قضاعة لأن بكرا أخواله فانطلق المغيرة بن شعبة إلى أبي عبيدة فقال إن رسول الله صلى الله عليه و سلم استعملک علينا وإن بن فلان قد ارتبع أمر القوم وليس لک معه أمر فقال أبو عبيدة إن رسول الله صلى الله عليه و سلم أمرنا أن نتطاوع فأنا أطيع رسول الله صلى الله عليه و سلم وإن عصاه عمرو رجاله ثقات رجال الصحيح إلا أنه مرسل

عامر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ السلاسل کا لشکر بھیجا ر وابوعبیدہ کو مہاجرین کے لشکر کا افسر بنایا اور عمرو بن العاص کو اعراب کا امیر بنایا اور حکم دیا کے یہ دونوں مل جل کر رہیں اور حکم دیا پہلے بنوبکر پر حملہ کرنا۔ چنانچہ عمرو بن العاص روانہ ہوئے اور انہوں نے بنوبکر بجائے بنوقضاعۃ پر حملہ کیا کیونک بنوبکر سے عمرو بن العاص کا ننہالی رشتہ تھا۔ مغیرہ بن شعبہ ابوعبیدہ کے پاس شکایت لے کر پہنچے اور کہا کہ یہ عمرو بن العاص قوم کے ایک حصہ کا امیر بنا اور آپ کو شریک نہ کیا۔ اس پر ابوعبیدہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہم کو مل جل رہنے کا حکم دیا۔ مسند احمد بن حنبل ج ا ص ۱۹۶ صحيح على شرط مسلم

- 13820حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا عبد الصمد بن حسان قال أنا عمارة يعني بن زاذان عن ثابت عن أنس قال استأذن ملك المطران يأتي النبي صلى الله عليه و سلم فأذن له فقال لأم سلمة احفظي علينا الباب لا يدخل أحد فجاء الحسين بن علي رضي الله عنها فوثب حتى دخل فجعل يصعد على منكب النبي صلى الله عليه و سلم فقال له الملك أتحبه قال النبي صلى الله عليه و سلم نعم قال فإن أمتک تقتله وإن شئت أريتک المكان الذي يقتل فيه قال فضرب بيده فأراه ترابا أحمر فأخذت أم سلمة ذلک التراب فصرته في طرف ثوبها قال فكنا نسمع يقتل بكربلاء

انس روایت کرتے ہیں فرمایا ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ کہ بارش کا فرشتہ نے نبی اکرم ﷺ کے حجرے میں داخل ہونیکی اجازت چاہی جو آپؐ نے دیدی اور میں دروازے پر ٹھیر گئی تا کہ کوئی اندر نہ جاسکے۔ اتنے امام حسینؑ آئے اور اک دم حجرے میں چلے گئے اور داخل ہو کر نبی اکرم ﷺ کے کاندھے پر سوار ہو گئے۔ فرشتہ نے سوال کیا: یا نبی اللہ کیا آپ اس کو محبوب رکھتے ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا: ہاں۔ اس پر فرشتہ نے کہا: آپ ﷺ کی اُمت اِن کو قتل کرے گی۔ اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ دکھاؤں جہاں یہ قتل کئے جائیں گے۔ پھر فرشتہ نے ہاتھ مارا اور نبی اکرم ﷺ کو سرخ مٹی دکھائی۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ نے اُس مٹی کو ایک کپڑے کے کنارے میں باندھ لیا۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے یہ سُن رکھا تھا کہ حسینؑ بن علیؑ کربلا میں قتل ہوں گے۔ مسند احمد بن حنبل جلد ۳ ص ۲۶۵

۶۴۸ ـحدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا محمد بن عبيد ثنا شرحبيل بن مدرک عن عبد الله بن نجي عن أبيه انه سار مع علي رضي الله عنه وكان صاحب مطهرته فلما حاذى نينوى وهو منطلق إلى صفين فنادى علي رضي الله عنه اصبر أبا عبد الله اصبر أبا عبد الله بشط الفرات قلت وماذا قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم وعيناه تفيضان قلت يا نبي الله أغضبک أحد ما شأن عينيک تفيضان قال بل قام من عندي جبريل قبل فحدثني ان الحسين يقتل بشط الفرات قال فقال هل لک إلى ان أشمک من تربته قال قلت نعم فمد يده فقبض قبضة من تراب فأعطانيها فلم أملک عيني أن فاضتا

عبد اللہ بن نجی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت علی کے ساتھ جا رہے تھے جب وہ نینویٰ کے محاذات میں (صفین کی جنگ کے لئے) پہنچے تو حضرت علیؑ نے آواز دی عبد اللہ ٹھیر جاؤ............دریا فرات کے کنارے ٹھیر جاؤ! نجی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ: کیا بات ہوئی؟۔ حضرت علیؑ فرمایا: میں اک دن نبیؐ کے پاس آیا اور آپؐ کے دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں عرض کیا: یا نبی اللہ کس نے آپ کو رلوایا؟ جو آپ کے آنکھوں سے آنسوں جاری ہیں؟، کہا: کسی نے نہیں بلکہ جبرئیل ابھی ابھی میرے پاس تھے اور خبر دی کہ حسینؑ دریائے فرات کے کنارے قتل کئے جائیں گے۔ اور پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ: اگر آپؐ چاہیں تو اُن کے قتل گاہ کی مٹی کو بو بھی سنگھادوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں۔ جبرئیل نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور ایک مٹھی مٹی لیکر مجھے دیدی اور اسی وجہ سے میں اپنے آنسو روک نہ سکا، مسند احمد بن حنبل جلد ص ۸۵۔

- 2165حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا عبد الرحمن ثنا حماد بن سلمة عن عمار بن أبي عمار عن بن عباس قال رأيت النبي صلى الله عليه و سلم في المنام بنصف النهار أشعث أغبر معه قارورة فيها دم يلتقطه أو يتتبع فيها شيئا قال قلت يا رسول الله ما هذا قال دم الحسين وأصحابه لم أزل أتتبعه منذ اليوم قال عمار فحفظنا ذلک اليوم فوجدناه قتل ذلک اليوم إسناده قوي على شرط مسلم

عمار بن ابی عمار، عبداللہ ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ فرمایا عبداللہ ابن عباسؓ نے کہ میں نے ایک دوپہر کو خواب میں دیکھا نبی اکرم ﷺ گردآلودہ بال پریشان نظر آئے اور آپؐ کے دست مبارک میں ایک بوتل تھی جس میں خون بھرا ہوا تھا اور آپ ﷺ اس کو اٹھائے ہوئے تھے۔ عبداللہ ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اے رسول اللہ! ﷺ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ حسینؑ اور اُن کے ساتھیوں کا خون ہے آج میں پورا دن سے اُٹھا رہا ہوں۔ عمار ابن ابی عمار کہتے ہیں ہم نے یہ دن یاد رکھا اور بعد کو معلوم ہوا کہ یہ وہی دن تھا جس روز حسینؑ شہید کئے گئے۔ مسند احمد بن حنبل جلد ۱ ص ۲۴۲

۲۵۵۳ ۔حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا عفان ثنا حماد هو بن سلمة أنا عمار عن بن عباس قال رأيت النبي صلى الله عليه و سلم فيما يرى النائم بنصف النهار وهو قائم أشعث أغبر بيده قارورة فيها دم فقلت بأبي أنت وأمي يا رسول الله ما هذا قال هذا دم الحسين وأصحابه لم أزل ألتقطه منذ اليوم فأحصينا ذلک اليوم فوجدوه قتل في ذلک اليوم إسناده قوي على شرط مسلم

میں نے ایک دوپہر کو خواب میں دیکھا نبی اکرم ﷺ ہیں اور آپؐ کے دست مبارک میں ایک بوتل تھی جس میں خون بھرا ہوا اور وہ اُسے اُٹھائے ہوئے تھے۔ عبداللہ ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اے رسول اللہ! ﷺ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ حسینؑ اور اُن کے ساتھیوں کا خون ہے جسے میں نے آج پورے دن اُٹھایا ہے۔۔ عمار ابن ابی عمار کہتے ہیں ہم نے یہ دن یاد رکھا اور بعد کو معلوم ہوا کہ یہ وہی دن تھا جس روز حسینؑ شہید کئے گئے۔

۲۲۹۹۱ ۔حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا زيد بن الحباب حدثني حسين ثنا عبد الله بن بريدة قال دخلت أنا وأبي على معاوية فأجلسنا على الفرش ثم أتينا بالطعام فأكلنا ثم أتينا بالشراب فشرب معاوية ثم ناول أبي ثم قال ما شربته منذ حرمه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال معاوية كنت أجمل شباب قريش وأجوده ثغرا وما شيء كنت أجد له لذة كما كنت أجده وأنا شاب غير اللبن أو إنسان حسن الحديث يحدثني

عبد اللہ بن بریدہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور میرے باپ، معاویہ کے پاس گئے انہوں نے ہمیں فرش پر بٹھایا پھر کھانا پیش کیا جو ہم نے کھایا پھر پینے کے لئے شراب لائی گئی جسے پہلے معاویہ نے پیا، پھر اس کو میرے والد کو پیش کیا تو میرے والد نے یہ کہہ کر انکار کیا کہ جب سے رسول اللہ ﷺ وآلہ نے حرام کیا میں نے نہیں پیا۔ مسند احمد جلد ۵ ص ۳۴۷؛ (اردو) جلد ۱۰ ص ۶۶۱ سلسلہ ۲۳۳۲۹؛ مجمع الزوائد

الھیثمی ج ۵ ص ۳۶۲ معہ(رواه أحمد و رجاله رجال الصحيح، حسن الحديث ئحدثني) تاریخ ابن عساکر ج ۲۷ ص ۱۲۷۔

۱۹۲۸۵۔حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا إسماعيل بن إبراهيم عن أبي حيان التيمي حدثني يزيد بن حيان التيمي قال انطلقت أنا وحصين بن سبرة وعمر بن مسلم إلى زيد بن أرقم فلما جلسنا إليه قال له حصين لقد لقيت يا زيد خيرا كثيرا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعت حديثه وغزوت معه وصليت معه لقد رأيت يا زيد خيرا كثيرا حدثنا يا زيد ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا بن أخي والله لقد كبرت سني وقدم عهدي ونسيت بعض الذي كنت أعي من رسول الله صلى الله عليه وسلم فما حدثتكم فاقبلوه وما لا فلا تكلفونيه ثم قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما خطيبا فينا بماء يدعى خما بين مكة والمدينة فحمد الله تعالى وأثنى عليه ووعظ وذكر ثم قال أما بعد الا يا أيها الناس إنما أنا بشر يوشک ان يأتيني رسول ربي عز وجل فأجيب وإني تارك فيكم ثقلين أولهما كتاب الله عز وجل ففيه الهدى والنور فخذوا بكتاب الله تعالى واستمسكوا به فحث على كتاب الله ورغب فيه قال وأهل بيتي أذكركم الله في أهل بيتي أذكركم الله في أهل بيتي أذكركم الله في أهل بيتي فقال له حصين ومن أهل بيته يا زيد أليس نساؤه من أهل بيته قال ان نسائه من أهل بيته ولكن أهل بيته من حرم الصدقة بعده قال ومن هم قال هم آل على وآل عقيل وآل جعفر وآل عباس قال أكل هؤلاء حرم الصدقة قال نعم قال يزيد بن حيان ثنا زيد بن أرقم في مجلسه ذلک قال بعث إلى عبيد الله بن زياد فأتيته فقال ما أحاديث تحدثها وترويها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نجدها في كتاب الله تحدث ان له حوضا في الجنة قال قد حدثناه رسول الله صلى الله عليه وسلم ووعدناه قال كذبت ولكنك شيخ قد خرفت قال انى قد سمعته أذناي ووعاه قلبي من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كذب على متعمدا فليتبوأ مقعده من جهنم وما كذبت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وحدثنا زيد في مجلسه قال ان الرجل من أهل النار ليعظم للنار حتى يكون الضرس من أضراسه كأحد ۔

یزید بن حیان تمیمی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں، حصین بن سبرا اور عمر بن مسلم کے سات گ زید بن ارقمؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب ہم لوگ بیٹھ چکے تو حصین نے کہا: اے زید! آپ نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے، اُن کی احادیث سُنی ہیں، اُن کے ساتھ جہاد میں شرکت کی ہے اور اُن کی معیت میں نمازیں پڑھیں ہیں۔ لہذا آپ کو خیر نصیب ہوگئی۔ آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو اپنے نبی ﷺ سے خود سُنی ہو۔

زید بن ارقمؓ نے کہا: بھتیجے! میں بوڑھا ہو چکا، میرا زمانہ پُرانا ہو چکا اور میں نبی ﷺ کے حوالے سے جو باتیں محفوظ رکھتا تھا اُن میں سے کچھ بھول بھی چکا، لہذا میں اپنے طور پر اگر کوئی حدیث بیان کر دیا کروں تو اُسے کر لیا کرو، ورنہ مجھے اس پر مجبور نہ کیا کرو۔ پھر فرمایا: ایک دن نبی ﷺ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک چشمے کے قریب جسے خم کہا جاتا تھا، خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کر کے کچھ وعظ ونصیحت کی پھر فرمایا: امابعد لوگو! میں بھی ایک انسان ہی ہوں، ہوسکتا ہے کہ جلد ہی میرے رب کا قاصد مجھے بلانے آ پہنچے اور میں اُس کی پکار پر لبیک کہوں، یاد رکھو! میں تمہارے درمیان دو مضبوط چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، پہلی چیز کتاب اللہ جس میں ہدایت بھی ہے اور نور بھی ہے، لہذا کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہو، پھر نبی ﷺ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی ترغیب دی اور توجہ دلائی اور فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں اور تین مرتبہ فرمایا میں اپنے اہل بیت کے حقوق کے متعلق تمہیں اللہ کے نام نصیحت کرتا ہوں۔

حصین نے پوچھا: اے زید! نبی کریم ﷺ کے اہل بیت سے کون لوگ مراد ہیں؟۔ کیا ازواج نبی اس میں داخل نہیں ہیں؟۔ زید بن ارقمؓ نے جوابدیا ازواج تو اہل بیت میں ہیں مگر یہاں اہل بیت سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام ہو۔ حصین نے پوچھا وہ کون؟ تو زید ابن ارقم نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام کیا گیا اور وہ ہیں آل علیؑ اور آل عقیل وآل جعفر اور آل عباس۔ حصین نے پوچھا

کیااِن سب پرصدقہ حرام ہے زیدؓ نے کہا:ہاں(مسنداحمد ج ۴ ص ۳۶۷ سلسلہ ۱۹۲۸۵ (اردو)۱۹۴۷۹۔

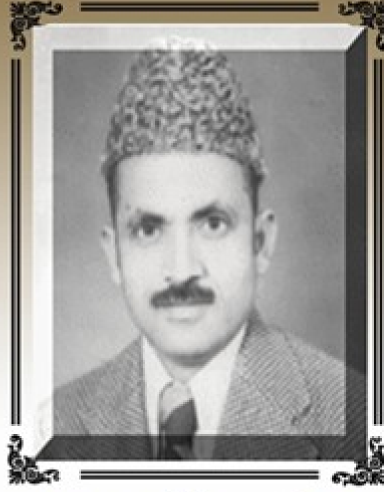
۲۶۶۰۷۔حدثنا عبد الله حدثني أبى ثنا عبد الله بن محمد وسمعته أنا من عبد الله بن محمد بن أبى شيبة قال حدثنا جرير بن عبد الحميد عن مغيرة عن أم موسى عن أم سلمة قالت والذي احلف به ان كان على لأقرب الناس عهدا برسول الله صلى الله عليه وسلم قالت عدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم غداة بعد غداة يقول جاء على مرار قالت وأظنه كان بعثه في حاجة قالت فجاء بعد فظننت ان له إليه حاجة فخرجنا من البيت فقعدنا عند الباب فكنت من أدناهم إلى الباب فأكب عليه على فجعل يساره ويناجيه ثم قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم من يومه ذلک فكان أقرب الناس به عهدا

حضرت ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے ساتھ میں حلف کرتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے قبل تمام لوگوں میں سب سے زیادہ قریب ترین علیؑ تھے آپؐ سے سب سے آخری ملاقات کرنے والے صرف علیؑ تھے۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی عیادت کے لئے گئے تو آپ گو یہ فرماتے سُنا: کیا علیؑ آ گئے؟ کیا علیؑ آ گئے؟ کئی مرتبہ تو حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: وہ آپؐ کے کسی کام سے گئے ہوئے ہیں۔ پھر ذرا دیر بعد جب علیؑ آ گئے۔ام سلمہؓ نے کہا کہ میں نے یہ گمان کیا کہ آپؐ کو علیؑ سے کوئی خاص کام ہے تو ہم سب باہر آ گئے اور دروازہ کے پاس بیٹھ گئے اور میں بہ نسبت دوسروں کے دروازہ سے زیادہ قریب تھی تو میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ علیؑ کی طرف جھکے ہوئے سرگوشی کر رہے تھے اور اُن سے کچھ بات کر رہے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا۔چنانچہ آپؐ سے سب سے آخری ملاقات کرنے والے صرف علیؑ تھے۔

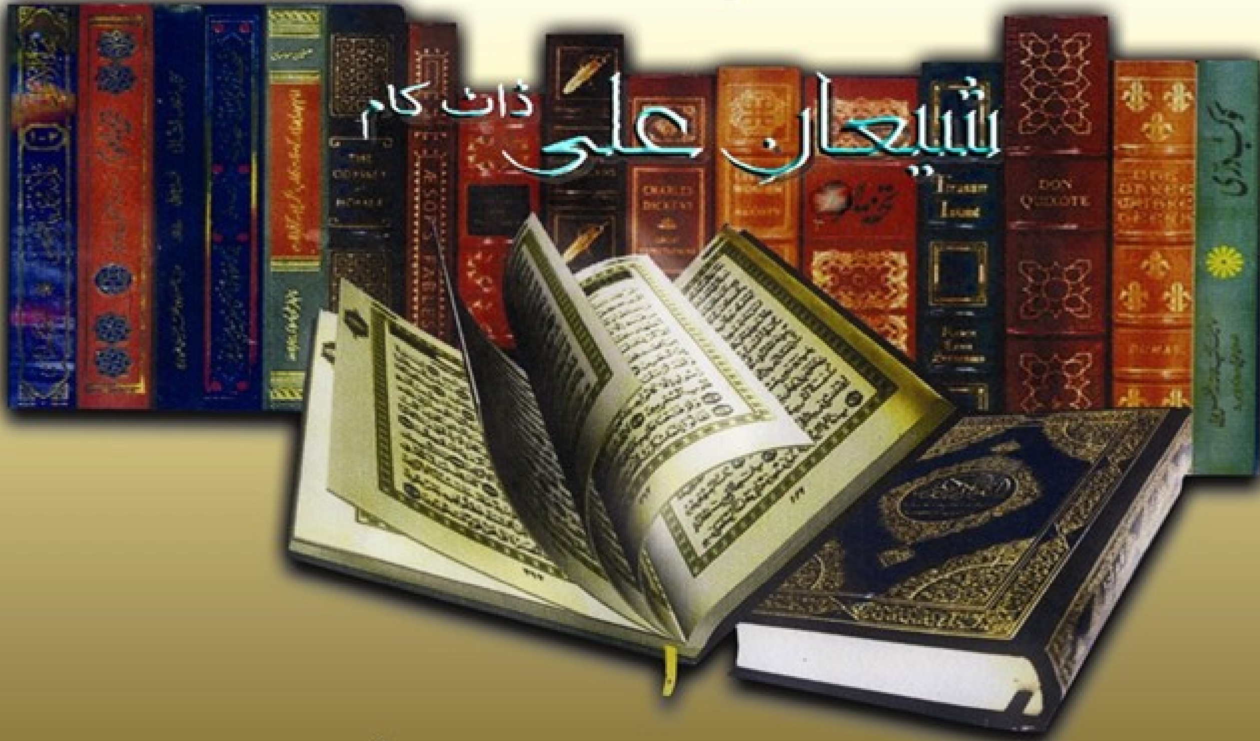
عن ام سلمةؓ قالت والذى احلف به ان كان على لا قرب الناس عهدا برسول الله ﷺ عدنا رسول الله ﷺ غداة و هو يقول جاء على جاء على مرارا فقالت فاطمةؑ كانک بعثته فى حاجة قالت فجاء بعد قالت ام سلمة فطننت ان له اليه حاجة فخرجنا من البيت فقعدنا عندالباب و كنت من ادناهم الى الباب فاكب عليه رسول الله ﷺ و جعل يشاوره ويناجيه ثم قبض رسول الله ﷺ من يومه ذلک فكان على اقرب الناس عهدا۔ حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ:قسم ہے اُس ذات کی جس کے ساتھ میں حلف کرتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے قبل تمام لوگوں میں سب سے زیادہ قریب ترین علیؑ تھے آپؐ سے سب سے آخری ملاقات کرنے والے صرف علیؑ تھے۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی عیادت کے لئے گئے تو آپؐ کو کئی مرتبہ یہ فرماتے سُنا: کیا علیؑ آ گئے؟ کیا علیؑ آ گئے؟ حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: وہ آپؐ کے کسی کام سے گئے ہوئے ہیں۔ پھر ذرا دیر بعد جب علیؑ آ گئے۔ام سلمہؓ نے کہا کہ میں نے یہ گمان کیا کہ آپؐ کو علیؑ سے کوئی خاص کام ہے تو ہم سب باہر آ گئے اور دروازہ کے پاس بیٹھ گئے اور میں بہ نسبت دوسروں کے دروازہ سے زیادہ قریب تھی تو میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ علیؑ کی طرف جھکے ہوئے سرگوشی کر رہے تھے اور اُن سے کچھ بات کر رہے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا۔چنانچہ آپؐ سے سب سے آخری ملاقات کرنے والے صرف علیؑ تھے۔(مسند احمد ج ۶ ص ۳۰۰ سلسلہ ۲۶۳۱۰ (اردو) سلسلہ ۲۷۱۰۰

عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان خلیفہ سوم نے ایک مرتبہ وضو کے لئے پانی طلب کیا اور اُس سے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، اور اپنے منہ کو تین بار دھویا، اور دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا اور اپنے سر اور پاؤں کے اوپر کے حصے کا مسح کیا پھر بے ساختہ ہنس پڑے اور کہا کیا تم لوگ مجھ سے میرے ہنسنے کی وجہ دریافت نہیں کرو گے؟ لوگوں نے کہا یا امیر المومنین! آپ کیوں ہنسے؟ تو عثمان بن عفان نے کہا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ایسا ہی وضو کرتے دیکھا تھا۔مسند امام احمد جلد اول ص ۵۸، اور ص ۳۴۲؛ مجمع الزوائد الهيشمی ج ۱ ص ۲۲۴؛ المصنف ابن شیبہ ج ۱ ص ۱۸؛ کنز العمال حدیث ۲۶۸۶۳ ج ۹ ص ۴۲۷، اور ص ۴۴۲؛ سیر اعلام النبلاء ج ۱۳ ص ۳۰۱؛ المعجم الکبیر طبرانی ج ۳ ص ۲۸۱۔اس کے علاوہ کئی مفسرین اور محدثین نے مختلف طریقوں سے پیر پر مسح کرنا بتلایا ہے مثلاً ابن ابی شیبۃ الکوفی اپنی کتاب المصنف جلد اول ص ۳۰ پر باب **فی المسح علی القدمین** کے تحت آٹھ حوالوں سے پیر پر مسح کرنا لکھا ہے۔**فجعلنا نمسح علیٰ ارجلنا**:ہم پاؤں پر مسح کرنے لگے

معروف کتب پر مبنی کمپیوٹر ڈی وی ڈی



بیادِ سید وصی حیدر رضا زیدی



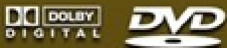
کتابوں کی لسٹ ڈی وی ڈی کور کی پشت پر ملاحضہ فرمائیں۔

خصوصی تعاون: حجتہ الاسلام سید نو بہار رضا نقوی (فاضل مشہد، ایران)



سگ درِ بتولؑ: سید علی قنبر زیدی ۔ سید علی حیدر زیدی

التماس سورہ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب سید وصی حیدر رضا زیدی ابن سید حسین احمد زیدی (مرحوم)





معروف کتب پر مبنی کمپیوٹر ڈی وی ڈی ● التماس سورہ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب سید وصی حیدر رضا زیدی ابن سید حسین احمد زیدی (مرحوم)